آرتی

اوم جے جگدیش ہرے سوامی جے جگدیش ہرے

بھگت جنوں کے سنکٹ بھگت جنوں کے سنکٹ

چھن میں دور کرے اوم جے جگدیش ہرے

جو دھیاوے پھل پاوے دکھ بنشے من کا سوامی دکھ بنشے من کا

سکھ سمپتی گھر آوے سکھ سمپتی گھر آوے

کشٹ مٹے تن کا اوم جے جگدیش ہرے

مات پتا تم میرے شرن پڑوں کس کی

سوامی شرن پڑوں کس کی

تم بن اور نہ دوجا تم بن اور نہ دوجا

آس کروں جس کی اوم جے جگدیش ہرے

تم پورن پرماتم ۔ تم انتریامی سوامی تم انتریامی پار برہم پرمیشور

پار برہم پرمیشور تم سب کے سوامی اوم جے جگدیش ہرے

تم کرونا کے ساگر تم پالن کرتا سوامی تم پالن کرتا میں مورکھ کھل کامی

میں مورکھ کھل کامی کرپا کرو بھرتا اوم جے جگدیش ہرے

تم ہو ایک اگوچر سب کے پران پتی

ہو گئے برباد ہندو رہا باقی کچھ نہیں
جگت کے کرتا ہندوؤں کو شاد کر

ہوں تمہاری شرن میں کر باندھے
گنگا دھر ناشاد کا دل شاد کر

بھجن نمبر ۷

جادو بھرے شیام نیناں تورے دو تو جادو بھرے جادو بھرے شیام
برچھی کا مارا موہن کوئی دم جیوے
ابرو کا مارا ناصد ناہیں بچے
شیام نیناں تورے دونو جادو بھرے

مست ہو کر دیکھتیں گئوویں ہیں شری گوپال کو
مست ہیں سب ٹولیاں ہرنوں کی واں آئی ہوئی
دھیمی دھیمی ہے صبا اٹھکیلیاں کرتی وہاں
اور جمنا کا کنارہ چاندنی چھائی ہوئی
گوال بھی دوڑے ہوئے آئے ہیں سننے کے لئے
گوپیاں بھی ہیں کھڑی سُدھ بدھ کو دِسرائی ہوئی
گنگا دھر کو ہی فقط سودا نہ تھا کوئی جنون
دیکھ کر چھب کرشن کی سب خلق سودائی ہوئی

بھجن نمبر ۲

ہندوؤں کو اے شری کرشن آزاد کر
وعدہ گیتا کا اپنی یاد کر
ہو رہی ہے دھرم گلانی پربھو
وِنَشٹ ہنسا سادھوں کی دور کر
ہوویں پہلے کی طرح آزاد ہم
بنسی والے آکے ایسا ناد کر

سُونا پڑا ہُوا ہے جمنا کا اب کنارہ
بنسی بجاتے جانا بنسی بجانے والے
تو ہندوؤں کو پھر سے دے گیان معرفت کا
رن کشیتر میں مقدس گیتا سنانے والے
ہندو دھرم کی کشتی گرداب میں پڑی ہے
اس کو بچا لے آکر گج کو چھڑانے والے
پھر پریم کے پجاری تم کو بلا رہے ہیں
تو آجا گھر ودُر کے اوساگ کھانے والے
تیرا شہید ہونا تجھ پر شہید ہونا
وحدانیت کا سیدھا رستہ دکھانے والے

بھجن نمبر ۵

سُن کے بنسی کی صدا سب خلق شیدائی ہوئی
بلبلیں ہیں پھر رہی کیا آج اترائی ہوئی
مور بھی گردن اٹھائے دیکھتے اس اور ہیں
کوئلیں بھی اک طرف بیٹھی ہیں شرمائی ہوئی

قلزم دہر میں ہے پُرشور بپا ہے طوفان
سینکڑوں کوس نہیں ہے ابھی ساحل کا نشان
ناخدا تو ہے تجھے ڈھونڈنے ہم جائیں کہاں
بیچ دریا میں کہیں آنکھ سے ہو جائے نہاں
آ لگا دے میری کشتی تو کنارے آ جا (۵)
آ کبھی خستہ دلوں کی بھی کہانی سن لے
قوم کے دل کا کبھی کچھ دردِ نہانی سن لے
تجھ کو سکھیوں کی قسم نالہ فشانی سن لے
اپنے جی میں ہے جو کچھ میں نے ٹھانی سن لے
یعنی خوشتر ہے بس گور کنارے آ جا (۶)

بھجن نمبر ۴

آنند کند بھگون کا ہن کہانے والے
بنسی کے میٹھے سور سے دل کو لبھانے والے
گئوؤں پہ تیری ظالم چھریاں چلا رہے ہیں
گئوؤں کی رکھشا کرنا گئوواں چرانے والے

کبھی سپنے ہی میں جمنا کے کنارے آجا
آجا رادھے کے لئے کرشن پیارے آجا
کاٹھیاوار کے اوراج دلارے آجا
کیسا بھارت پہ ہے چھایا ہوا غمناک سماں
جس کو بھی دیکھئے اب دیش میں ہے نوحہ کناں
برج کے خطّ سر سبز پہ ہے دورِ خزاں
رود جمنا کی ہر ایک موج ہے مصروف کناں
بڑھ چلی حد سے جفا ہائے ستم گاروں کی
زندگی تلخ ہے کیسا کیا تیرے بیماروں کی
جان آپہنچی ہے ہونٹوں پہ طلبگاروں کی
سانس اکھڑ جائے نہ کہیں رشتے کے آواروں کی
تشنہ دید ہیں او آنکھ کے تارے آجا (۳)
تفرقے مذہب و ملت کے مٹا دے آکر
پھر اسی بنسی کی لَے ہم کو سنا دے آکر
تیرے صدقے میری بگڑی کو بنا دے آجا
آب الطاف سے یہ آگ بجھا دے آکر
دل میں ہے آتش فرقت کے شرارے آجا (۴)

خاک پا ہم کو تو ہے اکسیر رادھے شیام کی
سچے دل سے کیجئے بھگتی سپھل ہو جائے گی
ہے یہی ملنے کی بس تدبیر رادھے شیام کی
کھل رہے ہیں دل کے پٹ ہیں دو آنکھیں بند ہی
سامنے رکھ دو میرے تصویر رادھے شیام کی
مفت میں مل جائے گی سب کو نجات بے بہا
بولیں سب جے بچے جوان و پیر رادھے شیام کی
ہاتھ میں مرلی کبھی ہو کاچھن پیتامبری
اس طرح جھانکی ہو جمنا تیرے رادھے شیام کی
آرزو اب تو فقط باقی اتنی اور رفیق
یاد دم نزع رکھیں رادھے شیام کی

کرشن او کرشن میرے آنکھ کے تارے آجا
اُجڑے بھارت کی جوانی کے سہارے آجا
ہار پہنے ہوئے بالوں کو سنوارے آجا

تمہارے درس بن من ترستے نین رہتے ہیں
دره کی آگ میں جلتے سدا دن رین رہتے ہیں
نیتر کہتے ہیں دیکھیں یہ دل کہتا ہے میں پاؤں
اسی طرح سے جھگڑے میں منم بین رہتے ہیں
اتارو جگت ساگر سے میری نیا کو من موہن
تمہارے نام کی سوامی جپاتے بین رہتے ہیں
دیا کر کے درشن دو اور رکھو خواہش نرشیدا کی
تمہاری چھبی کے نرکھے بن اُبلتے بیچین رہتے ہیں

دل کے آئینہ میں ہے تصویر رادھے شیام کی
جلوہ گر آنکھوں میں ہے تنویر رادھے شیام کی
مل گئی تقدیر سے بر دو رنج تو سب کچھ مل گیا

ہم سے نیت انیک نام دے ورن کو تارن جاۓ
شری کرشن کلس ہرن سب کچھ جو ہیں ہر بھرن کو
بھگتی اپنی دیہو سوامی بھیو ساگر سے ترن کو
شری جگن ناتھ جگ مین براجے بودھا بدھ پتی سندرم
نہہ کلنک اتار دھاریو کلی یگ کے دکھ بھنجم
جگن ناتھ جگدیش سوامی بدری ناتھ وشونبھرم
دوارکا کے ناتھ شری پتی کیشو م کرونا یتم
شری کرشن اسنت پڑھت نشدن وشنو لوک سگچھتم

اتی شری کنول نیتر

سمپورن

دینا ناتھ دیالو پورن کرونا مے کرونا کرم
کوئی وت داس بلاس نسدن نام جپت تت نا گرم
پرمے گورو جی کے چرن بندھوں جانسو گیان پرکاشم
آدہ شنو جگا دیر بہا سبہوتے شو سشنکرم
شری کرشن کیشو کرشن کیشو کرشن یدوپتی کیشوم
شری رام رگھوور رام رگھوور رام رگھوبر اگھوم
شری رام کرشن گوبند مادہو واسدیو شری با ونم
مچھ کچھ وراہ نرسنگھ پاہ رگھوپتی پاونم
شری متھرا میں کیشو رائے وراجیں گوکل بالمکند جی
شری بندرابن میں نموہن گوپی ناتھ گوبند جی
دھن متھرا دھن گوکل جہاں شری پتی اوترے
دھن یمنا نیر نرمل گوال بال سکھا ورے
نوبینت ناگر کرت استت شو وِرنچ من موہنم
کالندری نٹ کرت کریڑا بال اُدھ بھت سُندرم
گوال بال سب سکھا ور جیں سنگ رادھا بھامنی
بنسی بٹ تٹ نکٹ یمنا مرلی کی ٹیر سہاونی
الک تندرا آدر بہا اگیر تھدو نو رل مل سنگ چلے

شری کرشن اشٹکم

کنول نین

کنول نین کٹ پیتامبر ادھر مرلی گردھرم
شری مکٹ کنڈل کر لکٹیا ساوریے رادھے ورم
شری گوکل منا دھینوا گے سکل گوپین کے من ہرم
پیت وستر گرڑ واہن چرن نت سکھ نت ساگرم
کرت کیل کلول نسدن کنج بھون اوجاگرم
اجر امر اڈول نشچل پرشوتم اپرا پرم
گوپی ناتھ گوپال گردھر کنس ہرناکش ہرم
گل پھول مالا وشال لوچن ادھک سندر کیشوم
بنسی دھر وسدیو چھیابلی چھلیو شری وامنم
جل ڈوبتے گج راکھ لینو لنکا چھید لیو راونم
سپت دیپ نو کھنڈ چودہ بھون کینے رام جی ایکو پلم
دروپدی کی لاج راکھی کہاں لوں اپما کرم

کملا گئو کی سیوا۔ گایتری پاٹھ اور تلسی و پیپل کو جل سینچنا۔ گیانی سنتوں
کی سیوا کرنی۔ ایکادشی کا برت۔ یہ لکشمی چاروں دنوں کو جو کوئی
اسے پڑھے یا سُنے۔ اور عمل کرے اُس کا کلیان ہوگا۔ اس کی مہما کہی
نہیں جا سکتی۔ شریمد بھگوت گیتا مکتی اور بھگتی کے دینے والی ہے

بڑے بڑے دان پنوں کا پھل دیتا ہوں جو شخص باقاعدہ طور پر گیتا کا پاٹھ کرتے ہیں اور جو پریم اور شردھا کے ساتھ اسے سنتے ہیں۔ ہری دوار کی سیڑھیوں پر گنگا تٹ پر تلسی یا پیپل کے پاس بیٹھ کر ہری مندر یا دیگر پوتر استھان میں بیٹھ کر اسے پڑھتے ہیں۔ ان کو کلیگ کے جتنے پاپ ہیں۔ وہ نہیں لگتے۔ اور دکھ کلیش سے وہ مکت ہو جاتے ہیں۔ جو جیو یہ چار سادھن۔ گنگا اشنان گیتا پاٹھ۔ گائتری پاٹھ۔ شادھ سنت کی سیوا اور گوبند بھجن کریں گے۔ ان کے پرتاپ سے کلیگ کے پاپ ان کے نزدیک نہیں آوینگے۔ جو شخص ایکادشی۔ اماوس اور پورنماشی کے دن گیتا پڑھے اسے ہزار گئوؤں کے دان کا پھل ملتا ہے۔ پتر پکھش میں پاٹھ کرے تو سب پتروں کا ادھار ہو۔ اور وہ بیکنٹھ باسی ہو کر اشیرباد دیویں اور مکتی پراپت ہو۔

جو جیو ساری گیتا کا پاٹھ کرے اس کا تو کہنا ہی کیا۔ جو ایک ادھیائے یا ایک شلوک باقاعدہ پڑھے۔ تو مکتی اور بھگتی حاصل ہوں۔

جو دو ہمروں کو نہ سادے اس کو گئو دان کا پھل ملے

اس جیو کے ادہار کے جھہ راستے ہیں گنگا اشنان گیتا پاٹھ۔

ڈنڈوت کرنے کے بعد مہاراجہ اندر بولے۔ مہاراج وہ چیتر بھج روپ دھاری میرے تخت کا حقدار کیسے ہوگیا۔ جبکہ اس نے کوئی دان۔ پُن۔ یگیہ وغیرہ نہیں کیا۔ میں نے تو کئی بار استومیدھ یگیہ کیا۔ تب جاکر کے کہیں آپ نے مجھے اندر آسن بخشا تھا۔

میں نے کہا۔ یہ شخص باقاعدہ طور پر شریمد بھگوت گیتا کے اٹھارھویں ادھیائے کا پاٹھ کیا کرتا تھا۔ لیکن اس کی خواہش بھوگ بھوگنے کی تھی۔ لہٰذا جب اس کی روح نے قفس عنصری سے پرواز کیا۔ تو میں نے حکم دیا۔ کہ اسے پہلے بھوگ بھوگنے دو اس لئے آنند بھوگ کا تمہارا آسن دیا گیا ہے۔ تم جاکر اس کے آنند بھوگ کا سامان کرو

دیوراج اندر نے اندر پوری میں واپس آکر ایسا ہی انتظام کر دیا۔ اور وہ چیتر بھج روپ دھاری تھوڑے دنوں کے بعد سیر ہوگیا۔ تو میں نے اُسے بیکنٹھ میں بھجوا دیا۔

جو برہمن۔ سادھو۔ وشنو۔ یوگی۔ اٹھارھویں ادھیائے کا پاٹھ کرتے ہیں۔ ان کو میں استومیدھ یگیہ کا پھل دیتا ہوں۔ کلو کلیا گئوؤں کے دان کا۔ اسنکھ چندرائن برت کا۔ اور بھی

اٹھارھویں ادھیائے کا مہاتم

جیسے لکشمی اچو درجہ دریاؤں میں شری گنگا جی۔ دیوتاؤں میں ہری کو۔ تیرتھوں میں پشکرراج کو۔ پربتوں میں کیلاش پربت کو۔ رشیوں میں نارد جی کو اور گئوؤں میں کام دھینو کو حاصل ہے۔ وہی شری گیتا جی کے اٹھارہویں ادھیائے کو حاصل ہے۔ سنو!

سمیر پربت پر مہاراج اندر کی سبھا لگی ہوئی تھی۔ بے تنے ملیقا کھد ایک چترنج روپ دہاری کو لائے۔ اور بولے! مہاراج! اُٹھئے اور ان کو اپنی جگہ پر بیٹھنے دیجیئے۔ دیوراج اندر نے اس چترنج روپ کو پرنام کرکے اپنی گدی پر بٹھا دیا۔ اور اپنے گورو شری برہسپتی جی سے دریافت کیا۔ کہ گورو جی اس نے کونسا پن کیا ہے۔ جس سے یہ میرے تخت کا حقدار ہوا ہے۔ میرے خیال میں تو اس نے کوئی مین دان برت۔ یگیہ نہیں کیا۔ نہ ہی کوئی تالاب لگوایا ہے۔ اور نہ ہی کوئی کنواں بنوایا ہے۔

برہسپتی جی بولے۔ چلو شری نارائن جی سے دریافت کریں تب سب میرے پاس آئے۔

نسبار برہمن نے ایسا ہی کیا ہاتھی کی روح اُسی وقت قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ اس کی دیو دیہی کو لینے کے لئے سورگ سے بِوان آئے جب ہاتھی بِوان میں سوار ہوا۔ تو بولا! راجن! میں اپنے گذشتہ جنم میں راجہ تھا میں نے ایک بار ہاتھیوں کی لڑائی کروائی تھی جس میں کہ میرا ہاتھی مارا گیا تھا میں بھی اُسی کے غم میں مر گیا۔ دھرم راج نے حکم دیا۔ کہ مجھے ہاتھی کی جُون میں ڈالا جائے۔ میں اُن سے مُلتجی ہُوا۔ کہ مجھے یہ بتا دیا جائے کہ میری مکتی کب ہو گی۔

اُنہوں نے فرمایا۔ شریمد بھگوت گیتا کے سترھویں اُدھیائے کا پاٹھ سُننے سے تیرا کلیان ہوگا۔ دیکھو آج آپ کی اور پنڈت جی کی کرپا سے میرا اُدھار ہو گیا ہے۔ اور میں بیکنٹھ کو جا رہا ہوں۔

یہ کہہ کر ہاتھی سورگ کو چلا گیا

ہے لکشمی! یہ سترھویں ادھیائے کا مہاتم ہے جو کہ تم نے سُنا ہے۔

راجہ نے وہی ہاتھی (راجہ دو شاسن) اُسے دیدیا۔

پنڈت اُسے اپنے گھر لے آیا۔ وہاں آکر بھی ہاتھی نے نہ تو کچھ کھایا ہی نہ پیا۔ اپنے استھان پر کھڑا رہتا رہا۔

برہمن نے راجہ کو اطلاع دی۔ راجہ خود آیا۔ بڑے بڑے قابل طبیب بلوائے۔ اُن سب نے یہ رائے ظاہر کی۔ کہ ہاتھی کو مرض وغیرہ تو کوئی نہیں۔ اس کو کوئی رُوحانی صدمہ ہے۔

تب راجہ نے ہاتھی سے دریافت کیا۔ کہ اے ہاتھی تجھے کیا تکلیف ہے۔

ایشور کی قدرت ملاحظہ ہو۔ ہاتھی کو اس کی درگاہ سے اُسی وقت زبان عطا ہوئی۔ بولا۔ راجن! یہ برہمن بڑا دھرماتما ہے۔ اس کے گھر اَن تو وہی کھا سکتا ہے۔ جو کہ پُن آتما ہو۔ میں پاپی جیو ہوں۔ میرے مقدر میں کہاں؟

برہمن بولا۔ راجن اپنا ہاتھی لوٹا لیجئے

راجہ نے کہا۔ دان دیکر میں اسے نہیں پھیر سکتا

ہاتھی نے برہمن سے کہا! پنڈت جی! اگر آپ کے گھر شریمد بھگوت گیتا ہو۔ تو آپ مجھے اس کے ستر ھویں ادھیائے کا پاٹھ سُنا دیجئے۔

سبے لکشمی! ملک منڈلیک میں دوشاشن نامی ایک راجہ تھا۔ اُس نے ایک دوسرے راجہ سے ہاتھیوں کی لڑائی کی شرط باندھی۔
دوسرے راجہ کا ہاتھی جیت گیا۔ اور دوشاشن کا ہاتھی ہار گیا
کچھ دنوں کے بعد ہاتھی مر گیا۔ راجہ بڑا متفکر ہوا۔ ایک تو شرط ہاری دولت گئی دوسرے ہاتھی مرا۔ تیسرے لوگوں میں مذاق اُڑا۔ اسی بات کے غم میں اور لوگوں کے کہنے سننے سے تھوڑے ہی دنوں کے بعد راجہ بھی چل بسا
جب یمدوت راجہ دوشاشن کو پکڑ کر دھرم راج کے پاس لے گئے۔ تو وہاں سے حکم ہوا۔ کہ اسے ہاتھی کی جون میں ڈالو
راجہ دوشاشن نے سنگلدیپ میں ہاتھی کی جون پائی۔ اور شاہی ہاتھیوں میں جگہ ملی۔ راجہ دوشاشن کو اپنا سابقہ جنم یاد تھا۔ دن رات یاد کر کے رو دے نہ کچھ کھاوے نہ پیوے
ایک دن دربار میں ایک پنڈت آیا۔ اُس نے موجودہ راجہ کو ایک شلوک سُنایا۔ شلوک سُن کر راجہ نے پنڈت سے کہا۔ پنڈت جی جو اچھّا ہے سو مانگو۔
پنڈت بولا۔ مہاراج۔ بھگوان کا دیا اور تو سب کچھ موجود ہے۔ ایک ہاتھی نہیں۔

گوروسنے جب دیکھا۔ تو بولے ارے مورکھ۔ تو نے مجھے دیکھ کر اس لئے آنکھیں بند کی ہیں کہ تو سمجھا میں آسن پہ بیٹھا ہے۔ مجھے سیر جھکا کر نمسکار کرنے سے تیرا مان گھٹیگا۔ جا رے اگیانی! میں تجھے شراپ دیتا ہوں۔ کہ تو ہاتھی ہوگا۔

اس نے کہا ستیہ ہین! مگر میرا ادہار کب ہوگا۔

گورو نے کہا جب کوئی شری گیتا جی کے سولھویں ادھیائے کا پاٹھ تجھے سنائیگا۔ تب تیرا کلیان ہوگا۔

سادھو کی بات سن کر بہاراجہ کھڑگ باہو نے اپنے راجکمار کو گدی پر بٹھا کر خود جنگلوں کی راہ لی۔ اور جب تک زندہ رہے۔ شری گیتا جی کے سولھویں ادھیائے کا پاٹھ کرتے رہے۔ جب وفات پائی۔ تو بیکنٹھ میں جگہ ملی۔

نسے کلنسہی یہ سولھویں ادھیائے کا پھل ہے۔

سترھویں ادھیائے کا مہاتم

شری نارائن جی نے یوں گوہر افشانی کی۔

کہ ایک سادھو بازار کے عین درمیان میں چلا جا رہا ہے۔ لوگوں نے کہا۔ مہاراج! یہاں سے ہٹ جائیے نہیں تو ہاتھی آپ کو مار ڈالیگا۔

سادھو بولا۔ نارائن! بچیہ بنا آئی کے بھلا کوئی کیا مار سکیگا۔

اتنے میں لوگ کیا دیکھتے ہیں۔ کہ ہاتھی سادھو کے نزدیک آکر جھک گیا اور اس کو پرنام کیا۔

لوگوں نے راجہ کو خبر کی وہ بھی وہاں آ پہنچا۔ سادھو نے ایک شلوک پڑھ کر ہاتھی پر جل چھڑکا ہاتھی کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ سورگ سے بوان آئے۔ اور وہ سوار ہو کر چلا۔ جاتی بار ہاتھی راجہ سے یوں گویا ہوا۔ راجن! میں آپ کو دھرماتما جان کر آپ کے شہر میں اس خیال سے رہتا تھا۔ کہ کبھی نہ کبھی ضرور کوئی پُن آتما میرا اُدھار کرے گا۔ یہ کہہ کر ہاتھی رخصت ہوا۔

مہاراجہ نے سادھو سے دریافت کیا۔ مہاراج یہ ہاتھی کون تھا اور آپ نے کونسا شلوک پڑھا ہے۔ جس سے ہاتھی کی مکتی ہو گئی۔

سادھو نے کہا۔ راجن! یہ پچھلے جنم میں بڑا گیانی بھگوت بھگتوں میں اس کی بڑی عزت تھی ایک دن سبھا میں آسن پر بیٹھا تھا کہ اس کا گورو آیا۔ اس نے سوچا۔ اگر میں ان کے استقبال کے لئے اُٹھا۔ تو میری ہتک ہو گی۔ لہذا آنکھیں بند کر کے چپکا ہو رہا۔

واپس آ گئے۔ اپنے راجکمار کو تخت پر بٹھا کر خود عبادت کے لئے جنگلوں میں چلے گئے۔ وہاں جا کر ہر روز شری مد بھگوت گیتا کے پندرھویں ادھیائے کا پاٹھ کرنے لگے اور مکتی حاصل کی۔

اے لکشمی! یہ شری مد بھگوت گیتا کے پندرھویں ادھیائے کا مہاتم ہے۔ جو میں نے کہا ہے۔ اور تو نے سنا ہے۔

سولھویں ادھیائے کا مہاتم

شری نارائن جی فرماتے ہیں۔

اے لکشمی! مہاراجہ سوراشٹر کا نام کھڑگ باہو تھا۔ وہ راجہ بڑا ہی دھرماتما تھا۔ اس کے راجیہ میں گھر گھر مندر تھے رعیت خوشحال تھی دودھ اور شہد کی نہریں بہتی تھیں

مہاراجہ کے پاس بہت سے ہاتھی تھے۔ ان میں سے ایک ایسا تھا۔ جو کسی کے قابو میں نہ آتا تھا۔

ایک دن وہ ہاتھی بدمست ہو کر بازار میں چلا جا رہا تھا۔ لوگ مارے خوف کے ادھر ادھر بھاگ رہے تھے۔ کہ اتنے میں انہوں نے دیکھا

کے پاس درخت کے پاس گھوڑے کو باندھ دیا اور خود اندر تشریف لے گئے دیکھا کہ سادھو اپنے لڑکے کو شریمد بھگوت گیتا کے پندرھویں ادھیائے کا پاٹھ سکھا رہا ہے۔ ایک درخت کے پتے پر سادھو نے ایک شلوک لکھ کر اپنے لڑکے کو دیا۔ وہ پتا لے کر کٹیا سے باہر آیا۔ پتے کو دیکھتے ہی گھوڑے کی روح نفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ اور سورگ لوک سے پوان آکر اسے لے گئے۔ مہاراج پانی پی کر باہر نکلے تو دیکھا۔ کہ گھوڑا مرا پڑا ہے۔

بڑے حیران سے ہو کر مہاراج نے سادھو سے دریافت کیا کہ یہ کیا معاملہ ہے۔

سادھو بولا! راجن! اس پتے کو دیکھ کر جس پر کہ گیتا کا شلوک لکھا ہوا تھا۔ گھوڑے کی مکتی ہو گئی۔

مہاراج بولے! یہ گھوڑا کون تھا۔؟ سادھو نے کہا۔ راجن! گذشتہ جنم میں یہ تمہارا وزیر تھا۔ تم کو مار کر اس نے راج لیا تھا جب یہ مرا۔ تو نرک نصیب ہوا۔ اس کے بعد گھوڑا بنا۔ تم نے خریدا۔ جب اس نے سر ہلایا تھا۔ تو یہ کہتا تھا۔ کہ تم مجھے نہیں پہچانتے۔ مگر میں تمہیں پہنچانتا ہوں۔

اس کے بعد مہاراج سادھو کو نمسکار کر کے اپنے محلوں کو

ایک دن راجہ سو رہا تھا۔ اور پاس ہی چند ملازم بھی سو رہے تھے۔ منتری نے موقع غنیمت سمجھ کر سب کو قتل کر دیا۔ اور خود گدی پر بیٹھ گیا۔ بہت عرصہ تک راج کرنے کے بعد خود بھی راہی عدم ہوا دھرم راج کی خدمت میں جب وہ پیش کیا گیا۔ تو انہوں نے حکم دیا کہ اسے نرک میں ڈالو۔

بہت عرصہ نرک بھوگنے کے بعد وہ سنگل دیپ میں گھوڑا بنا۔

مہاراجہ سنگل دیپ گھوڑے خریدنے کی غرض سے سوداگر ان کے پاس آئے۔ اس گھوڑے نے انہیں دیکھ کر سر جھکایا۔

سوداگر بولا۔ مہاراج یہ گھوڑا آپ کو نمسکار کرتا ہے۔

مہاراج بولے۔ نہیں بھائی یہ نمسکار نہیں کرتا۔ کچھ اور معاملہ ہے۔

دوسرے گھوڑوں کے ساتھ مہاراج اسے بھی خرید کر اپنے محلوں میں واپس لائے۔

ایک دن مہاراج اسی گھوڑے پر سوار ہو کر جنگل میں شکار کھیلنے کے لئے گئے۔ اور شکار کھیلتے کھیلتے دور نکل گئے۔

مہاراج نے پیاس سے بے چین ہو کر ایک سادھو کی کٹیا

کا پاٹھ کرنے والے بھگتوں کے استھان کا بھی مہاتما سے شانتی
لگے گا۔

مہاراج! سادھو کو نمسکار کر کے جیت تالی کو وہیں گیا اور اپنے
پُتر بہت سے پیار سے شری گیتا جی کے چودھویں ادھیائے کے سننے سے
اُن کا اُدھار ہوا۔ مرتیو کے بعد سکنیٹھ میں جگہ ملی۔
اے لکشمی! یہ چودھویں ادھیائے کے پاٹھ کا پھل ہے جو
میں نے کہا ہے اور تم نے سنا ہے

پندرھویں ادھیائے کا مہاتم

شری نارائن جی لکشمی کو سرانشانی کرتے ہیں
اے لکشمی! اُتر دیش میں نرسنگھ نامی ایک راجہ تھا۔ راجہ کو اپنے
منتری پر بڑا اعتبار تھا۔ اس کا خیال تھا کہ میرا منتری بڑا نیک ہے
مگر دراصل معاملہ ایسا نہ تھا۔ وہ منتری بڑا ہی دغا باز تھا
اس کی خواہش تھی کہ جس طرح سے بھی ہو۔ راجہ کو ہلاک
کر کے خود حکومت کروں۔

ہوئی ہے۔ یہ کہہ کر وہ دونو چلے گئے۔

مہاراج کے تعجب کی کوئی انتہا نہ رہی۔ اُنہوں نے سادھو سے دریافت کیا۔ کہ یہ کیا معاملہ ہے۔

سادھو بولا۔ راجن! یہاں میرا گورو رہتا تھا۔ اور ہر روز شری گیتا جی کے چودہویں ادھیائے کا پاٹھ کیا کرتا تھا۔ میں بھی ویسا ہی کرتا ہوں۔

مہاراج بولے۔ آپ دیا کر کے مجھے اِن کے گذشتہ جنم کے حالات سُنایئے۔

سادھو بولا۔ راجن! یہ خرگوش اپنے گزشتہ جنم میں برہمن تھا۔ اور یہ کُتیا اس کی استری تھی۔ یہ برہمن کے کہنے میں نہ تھی۔ اس نے اسے بہت سمجھایا۔ مگر اس نے ایک نہ مانی۔ بلکہ اُلٹا اپنے شوہر کو زہر دے کر مار دیا۔

جب مرنے کے بعد دونو کو شری دھرم راج کے دربار میں حاضر کیا گیا۔ تو وہاں سے حکم ملا۔ کہ شوہر کو خرگوش کا۔ اور استری کو کُتیا کا جنم دیا جاوے

دونو نے دریافت کیا۔ کہ ہمارا اُدھار کب ہوگا؟

دھرم راج بولے۔ جب شری گیتا جی کے چودھویں ادھیائے

مہاراج نے اُسی وقت سونے کی زنجیروں سے آراستہ کر کے
اور مخملی ڈولیوں میں بٹھا کر سنگلدیپ بھیج دیئے۔
مہاراجہ سنگلدیپ نے جب کتّوں کو دیکھا۔ تو نہایت خوش
ہو کر گویا ہوئے۔ یہ ہمارے دوست نے بہت اچھا کیا۔ یہ اس
جگہ نہیں پائے جاتے۔
ایک دن مہاراجہ سنگلدیپ کتّوں کو ساتھ لے کر شکار کھیلنے
کے لئے گیا۔ اور بھی بہت سے ساتھی ساتھ تھے۔ شرطیں
بیار ہیں اور شکار شروع ہوا۔ ایک خرگوش کے پیچھے دوڑے۔
خرگوش دور نکل گیا۔ کتّے نے اُسے کاٹا تھا۔ اُسے خون بہ رہا تھا۔
اُسی خون کے نشانات پر کتا دوڑا ہوا جا رہا تھا۔ مہاراجہ بھی گھوڑے
پر سوار تعاقب میں تھے
دوڑتے دوڑتے کتا اور خرگوش ایک سادھو کی کٹیا کے پاس
والے تالاب میں گرے۔ مہاراج بھی پہنچ گئے۔ کیا دیکھتے ہیں۔ کہ تالاب
میں گرنے کے ساتھ ہی دونوں کی روح قفس عنصری سے پرواز کر
گئی۔ دونوں نے دیودیہی پائی۔ اور بوانوں میں سوار ہو کر سورگ
کو جانے لگے۔ مہاراجہ کو دیکھ کر دونوں نے کہا۔
مہاراج! آپ دھنیہ ہیں۔ آپ کی وجہ سے ہمیں نجات حاصل

اسے لکشمی۔ یہ ہے تیرھویں ادھیائے کا مہاتم۔ اگر کوئی بھولے سے بھی گیتا پڑھے۔ تو وہ بھی میری ذات میں داخل ہو جاتا ہے۔

چودھویں ادھیائے کا مہاتم

شری نارائن جی نے فرمایا

اے لکشمی! ملک کشمیر کے سرپتی کتستیر میں سوریہ ورما نامی راجہ حکومت کرتا تھا۔ سنگلدیپ کے راجہ سے اُس کے دوستانہ تعلقات تھے۔ وہ ہر سال اُسے موتی جواہرات اور گھوڑے وغیرہ ارسال کیا کرتا تھا۔

ایک دن راجہ سوریہ ورما نے بھی اپنے وزیر سے مشورہ کیا۔ کہ ہمیں مہاراجہ سنگلدیپ کو کوئی تحفہ بھیجنا چاہیئے۔ لیکن کیا بھیجنا چاہیئے؟

وزیر نے کہا۔ مہاراج! اور تو وہاں کسی شے کی کمی نہیں البتہ اُس جگہ شکاری کتے نہیں ہوتے۔

تب اُس عورت نے حیثِ الٰہی کا منہم پایا۔

ایک دن وہ نربدا کے کنارے چلی جا رہی تھی۔ دیکھا کہ ایک سادھو شری گیتا جی کے تیرھویں ادھیائے کا پاٹھ کر رہا ہے۔

جونہی اُس نے پاٹھ سُنا۔ اس کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ اور اس کے لئے سورگ سے بوان آئے۔

سادھو نے دریافت کیا۔ اے عورت تو نے کونسا پُن کیا ہے۔ جو سورگ کو جا رہی ہے۔

عورت نے کہا۔ مہاراج! آپ کے پاٹھ کے پھل سے سورگ کو جا رہی ہوں۔ میری ایک التجا ہے۔ اگر آپ قبول فرماویں۔ تو عرض کروں۔

سادھو نے کہا۔ کہو۔

عورت نے کہا۔ مہاراج جس شیر نے مجھے کھایا تھا۔ اُس کو بھی ایک شلوک کا پھل دیجئے۔ تاکہ اس کا بھی کلیان ہو جائے

سادھو نے ایسا ہی کیا۔ تب سے بھی فوراً ہی دیو دیہی پائی شیر اور وہ عورت دونوں بوان میں سوار ہو کر سورگ کو چلے گئے۔

ہو کر ادھر ادھر ماری ماری پھرنے لگی۔ شام کے قریب وہ آدمی اسے ملا۔ دونوں درختوں کے تلے بیٹھ کر راز و نیاز کی باتیں کرنے لگے۔ اتنے میں ایک شیر آیا۔ عورت ڈری۔ شیر بولا۔ اے عورت میں تجھے کھاؤنگا!

عورت نے کہا۔ میں نے کیا کیا ہے۔ جو تم مجھے کھاؤگے۔ تم یہ تو بتاؤ۔ کہ تم ہو کون؟

شیر بولا۔ میں اپنے گذشتہ جنم میں برہمن تھا۔ بڑا لالچی تھا اور جھوٹ بولا کرتا تھا۔ جوا بھی کھیلا کرتا تھا۔ ایک دن صبح اٹھ کر گھر سے جو چلا۔ تو راستے میں ایسا گرا کہ جان نکل گئی۔

دوت پکڑ کر دھرم راج کے پاس لے گئے۔ دھرم راج نے حکم دیا۔ کہ اس برہمن کو شیر کی جون میں ڈال دو۔

دھرم راج نے یہ کہہ کر مجھے یہ حکم دیا۔ کہ جو لوگ بدچلن ہوں تو انہیں کھایا کر۔ بس اسی حکم کے مطابق اب میں تمہیں کھاؤنگا

اتنا کہہ کر شیر نے اس عورت کو کھا لیا۔ یمدوت اس کو پکڑ کر دھرم راج کے پاس لے گئے۔ دھرم راج نے حکم دیا۔ اسے [illegible] کی جون میں ڈال دو۔

اَدھیائے کا پاٹھ سُنایا۔ اُن دونوں نے دیودیہی پائی۔ بیکنٹھ سے بوان آئے۔ اور وہ سوار ہو کر چلے گئے۔ دیوی بہت خوش ہوئی۔ بولی! اے برہمن! میرا نام آج سے وشنو دیوی ہے۔ مجھے اس نگر کا راجہ دیتی ہوں۔ یہ کہہ کر شری لکشمی تو انتردھیان ہو گئیں۔

راجہ کے ہاں اولاد نہ تھی۔ اُس نے برہمن کو گدی پر بٹھا دیا۔ اور خود تپسیا کے لئے بنوں کو چلا گیا۔

اے لکشمی یہ شری گیتا جی کے بارھویں اَدھیائے کا مہاتم ہے۔ جو کہ مَیں نے کہا ہے۔ اور تم نے سُنا ہے۔

تیرھویں اَدھیائے کا مہاتم

شری نارائن جی نے فرمایا۔

ملک دکھن میں ایک شہر "ہری نام" تھا۔ وہاں ایک بدچلن عورت رہتی تھی۔ ایک دن اُس نے ایک آدمی سے وعدہ کیا۔ کہ میں تمہیں جنگل میں ملوں گی

وہ مقررہ وقت پر جنگل میں گئی۔ مگر وہ اس آدمی کو نہ پا سکی۔ پریشان

دیوی نے خوش ہو کر اسے درشن دیئے۔ اور دریافت کیا۔ کہ کیا خواہش ہے۔؟

برہمن نے سنتان اور دھن کی اچھیا ظاہر کی

دیوی نے کہا۔ ایسا ہی ہوگا۔ مگر پہلے میرا کہنا ماننا ہوگا۔

برہمن نے کہا۔ ارشاد کیجیئے۔

دیوی نے کہا۔ پہلے کوئی ایسی تدبیر کرو۔ جس کہ اس بدچلن شخص اننگا اور اس مسوا کا ادھار ہو جائے۔

برہمن اپنے گورو کے پاس گیا۔ اور سارا حال کہہ سنایا۔

گورو نے کہا۔ ان کے ادہار کا طریقہ تو شری نارائن جی ہی بتا سکتے ہیں۔

برہمن نے میری اپاسنا کی۔ میں نے اکاش بانی کے ذریعے اسے کہا۔ کہ شری گیتا جی کے بارہویں ادھیائے کا پاٹھ انہیں سنا اس سے ان کی مکتی ہو جائے گی

برہمن خود آ ہی مندر میں پہنچا۔ اور دیوی سے عرض کی۔ کہ شری نارائن جی نے کہا ہے۔ کہ تو ان گنہگاروں کو شری گیتا جی کا پاٹھ سنا۔ اس سے ان کا کلیان ہو جائے گا۔

برہمن نے دیوی کے کہنے پر اُن دونوں کو شری گیتا جی کے بارھویں

گیارھویں ادھیائے کے سُننے سے ادّھار ہوا تھا۔ بوانوں پر بیٹھ کر سکنیٹھ کو راہی ہوئے۔

سنت نے راجہ سے کہا۔ راجن تم بھی شری گیتا جی کے گیارھویں ادھیائے کا پاٹھ کیا کرو۔ تمہارا بھی کلیان ہو جائے گا۔

راجہ ایسا ہی کرتا رہا۔ اُس کا بھی ادھار ہو گیا۔

اے لکشمی! یہ گیارھویں ادھیائے کا مہاتم ہے جو کہ تم نے سُنا ہے۔

بارھویں ادھیائے کا مہاتم
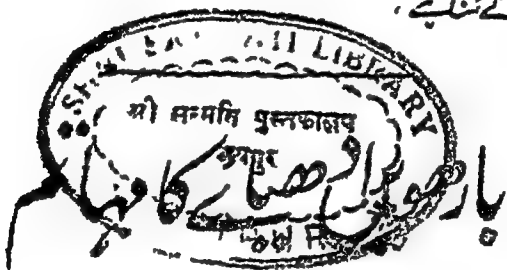
شری نارائن جی نے فرمایا۔ اے لکشمی راجہ سکھانند کے راجیہ میں ایک بد چلن شخص اننگا نامی رہتا تھا۔ اس کی ایک ویشیا کے ساتھ محبت تھی۔ وہ دونو ایک مندر میں جا کر شراب اور گوشت کا استعمال کیا کرتے تھے۔ جب کوئی دریافت کرتا۔ کہ تم مندر میں جا کر کیا کرتے ہو۔؟ تو کہتے ہم دیوی کی پرستش کرتے ہیں۔ وہاں ایک برہمن بھی رہتا تھا اُس نے دیوی کی اُپاسنا کی۔

جب پریت نے اپنا حال اِس طرح سے سُنایا۔ تو راجہ نے سنت سے پوچھا۔ اب کیا کریں۔ راجہ بولا۔ مہاراج! آپ اِس کا کلیان کریں۔ تاکہ یہ میرے کنور کو زندہ کر دے۔ تب سنت نے گیتا کے گیارھویں اَدھیائے کا پاٹھ اُسے سُنایا۔ اُسی وقت پریت نے دیودیہی پائی جتنے جیو اُس نے مارے تھے سب کی مُکتی ہوئی۔ راجکمار بھی زندہ ہو گیا۔ اور اُس کا سُروپ چترُبھج رُوپ ہو گیا۔

راجہ نے سنت سے کہا۔ مہاراج میرا پتر کون ہے

سنت نے کہا۔ راجن! یہ چترُبھج روپ ہی تیرا کنور ہے۔

تب راجہ نے کنور سے کہا۔ آ رے بیٹا۔ آ بیٹھ چل۔

چترُبھج روپ بولا۔ راجن کس کا بیٹا۔ اور کیسا بیٹا۔ میں کئی بار تمہارا بیٹا ہوا۔

راجہ بولا۔ میرے کوئی اولاد نہیں۔ میری گتی کیسے ہوگی۔

راجکمار نے کہا۔ اِس بات کا تو فکر نہ کریں کُل میں ایک بھی وِشنو بھگت ہو۔ اُس کی سب کُلوں کا اُدھار ہو جاتا ہے۔ اور تم تو خود بڑے بھاری وِشنو بھگت ہیں۔ میں اب شری نارائن جی کی ذات میں واصل ہو گیا ہوں۔ یہ کہہ کر وہ سب جن کا کر شری گیتا جی سُنے

کھیتی باڑی کا کام کرتا تھا۔

ایک دن ایک برہمن جو کہ پھوڑوں سے بہت بدحال تھا میرے کھیت میں آکر گرا۔ اس کے جسم پہ سے جا بجا لہو بہہ رہا تھا چیل اُس کا گوشت کھا رہی تھی۔ لیکن وہ اپنا ہاتھ تک بھی نہیں ہلا سکتا تھا۔ میں تماشا دیکھتا رہا۔ مگر میں نے اس چیل کو نہیں اُڑایا۔

اتنے میں ایک سادھو وہاں آیا۔ بولا۔ ارے تو ہے تو برہمن۔ مگر تیرے کرم چنڈالوں جیسے ہیں۔ تجھ میں رحم نام کو بھی نہیں تیرے کھیت کے پاس چیل برہمن کا گوشت نوچ نوچ کر کھا رہی ہے۔ اور تو اسے پرے نہیں ہٹاتا۔ دیکھ تین جیو نرک کے ادھکاری ہیں۔

(۱) ایک تو وہ جو کسی کو چوروں سے نہ چھڑاوے۔

(۲) دوسرا وہ جو مریض کی امداد نہ کرے۔ تیسرے وہ جیسے پریت سے مارا ہو۔ اُسے نہ چھڑاوے۔ جن کے ہردے میں دیا ہے۔ اُن کو انشومیدھ یگیہ کا پھل ملتا ہے۔ جا! میرے شراپ سے تو پریت کی جُون پاوے گا۔ اور جب کوئی آستیا پاٹھی برہمن تجھے تری گیتا جی سُنائے گا۔ تب تیری مکتی ہو گی۔

میں شری لکشمی نارائن کی پوجا ہوتی تھی۔ وہاں ایک ٹھاکر دوارہ بھی تھا جہاں ایک ودوان پنڈت سروز شری گیتا جی کے گیارھویں ادھیائے کا پاٹھ کیا کرتا تھا۔ راجہ وہاں کتھا سنا کرتا تھا
ایک دن راجہ مندر سے اپنے محل کو واپس آرہا تھا۔ اُسے راستے میں ایک سنت ملا۔ اُس کے ساتھ اُس کے دو چیلے بھی تھے سنت نے راجہ کو کہا۔ ہم شری کاشی جی کے درشنوں اور اشنان کو آئے ہیں۔ ہمیں رہنے کو کوئی جگہ دیجئے۔ راجہ نے انہیں ایک حویلی میں اُتارا۔ پھر انہیں بھوجن کرایا۔ راجہ کا بیٹا بھی ساتھ تھا۔
راجکمار حویلی میں کھیل رہا تھا۔ کہ ایک پریت نے جو کہ وہاں رہتا تھا۔ اس کو مار ڈالا۔ ملازمین نے راجہ کو اطلاع دی۔ راجہ سنت کو ساتھ لے کر موقعہ پہ پہنچا۔ سنت نے پریت سے کہا اے تونے راجکمار کو کیوں مار ڈالا ہے؟
پریت نے کہا۔ میں نے کئی پاپی مارے ہیں۔ اگر ایک راجکمار کو بھی مار ڈالا تو کیا ہوا۔
سنت نے کہا۔ میں تجھے شری گیتا کا پاٹھ سنا کر دس جون سے چھڑا دوں گا۔ پہلے تو مجھے یہ بتا۔ کہ تو اپنے گذشتہ جنم میں کون تھا۔ پریت نے کہا۔ میں اپنے گذشتہ جنم میں برہمن تھا۔

ہو ہی رہی تھیں کہ اتنے میں کہیں سے ایک برہمن وہاں آنکلا۔ دونو اُس سے ملتجی ہوئے۔ کہ ہمیں شری گیتاجی کے دسویں ادھیائے کا پاٹھ سُناؤ۔ برہمن نے ایسا ہی کیا۔ وہ ہنس تو سفید رنگ کا اور کنولنی دیو کنیا ہو گئی۔ انہوں نے ہاتھ جوڑ کر برہمن کا دھنیہ باد کیا۔ برہمن کو بڑا تعجب ہُوا۔

اَے بھرنگی یہ برہمن جس کی کہ ایسی اچھی جگہ موت ہوئی ہے وہی ہے۔ جس نے کہ ہنس اور کنولنی کا کلیان کیا تھا۔ اور اُسی نیک فعل کی وجہ سے اِس کی موت ایسی اچھی جگہ ہوئی ہے۔

اے لکشمی۔ یہ ہے شری گیتاجی کے دسویں ادھیائے کا مہاتم جو کہ تو نے سُنا ہے۔

گیارھویں ادھیائے کا مہاتم

شری نارائن جی نے فرمایا۔ اے لکشمی! تنگ بھدر نامی ایک شہر تھا۔ اُس کے راجہ کا نام سُکھانند تھا۔ اُس نگر

ہوگی۔ اور تیرے پانچ انگ ہو نگے۔ ایسا ہی ہوا۔ مانسرور کے سب بھونرے میری خوشبو سے باغ باغ ہوتے ہیں یہ میرا ہی بیج ہے۔ کہ جو کوئی پرند مجھ پر سے گزرتا ہے۔ بھسم ہو کر گر پڑتا ہے۔ تو کون ہے یہاں کیوں آیا ہے؟

ہنس نے کہا۔ برہما جی کی سواری کے لئے جو چار ہنس ہیں۔ ان میں سے میں بھی ایک ہوں۔

مانسرور میں سے موتی چگنے کا حکم ملا تھا۔ دل میں آئی کہ جلد شری مہادیو جی کے درشن بھی کرتا چلوں۔ ادھر ہی آرہا تھا۔ کہ تجھ پر سے گزرا۔ اور سفید سے سیاہ ہو گیا

کنولنی بولی۔ میں اپنے گذشتہ سے بھی پہلے جنم میں برہمن کی بیٹی تھی۔ میں نے ایک مینا کا بچہ پالا تھا۔ ایک دن میرے پتی نے مجھے کھانا بنانے کے لئے کہا۔ میں نہ اٹھی۔ اب کنولنی ہوں۔ کیونکہ میرے پتی نے ایسا ہی شراپ دیا تھا۔ مجھے یاد ہے۔ کہ میں نے اپنے شوہر سے شری گیتا جی کے دسویں ادھیائے کا پاٹھ سیکھا تھا۔ اسی کی وجہ سے یہ میرا بیج ہے۔

ہنس نے کہا کیا ایسا نہیں ہو سکتا جس سے کہ میرا رنگ پھر سفید ہو جائے اور تیری بھی مکتی ہو جائے۔ یہ باتیں

وہ اُسے میرے پاس لے آئے۔ میرے دریافت کرنے پہ اُس نے مجھے بتایا۔ کہ وہ میرے درشنوں کے لئے آرہا تھا۔ جونہی وہ مانسرور میں کھلے ہوئے کنول کے پھولوں پرسے گذرنے لگا سیاہ رنگ ہو کر زمین پر گر پڑا۔ وجہ میں نہیں جانتا۔

میں یہ سن کر حیران ہؤا۔ اتنے میں آکاش بانی ہوئی کہ اے مہادیو جی! آپ سوچ نہ کیجئے یہ ہنس کملنی پر سے ہوکر گذرا تھا اس لئے سیاہ رنگ ہو کر گر پڑا ہے۔ سارا حال کملنی خود بتائے گی۔

تب میں نے کملنی سے دریافت کیا۔

کنولنی بولی! مہاراج! میں اپنے گذشتہ جنم میں اپسرا تھی اور میرا نام پدماوتی تھا۔ شری بھاگیرتی کے کنارے ایک برہمن ہر روز اشنان کر کے شری گیتا جی کے دسویں ادھیائے کا پاٹھ کیا کرتا تھا۔ مہاراج اندر ڈرے۔ کہ کہیں تپ کے تیج سے میرا میرا دھیش نہ چھین لے۔ لہذا اُس کا تپ کھنڈ کرنے کی غرض سے مجھے اُس کی خدمت میں بھیجا۔

میں اُس یوگی کے پاس سے ہو کر گذری۔ جونہی اُس کے انگ سے میرا انگ چھوا۔ اُس نے مجھے شراپ دیا۔ کہ تو کنولنی

دسویں ادھیائے کا مہاتم

شری نارائن جی نے فرمایا۔ اے لکشمی! شری کانشی جی میں ایک ہری بھگت برہمن دھیرجی نامی رہا کرتا تھا۔ ایک دن جب وہ شری وشوا ناتھ جی کے درشنوں کے لئے گیا۔ تو راستے میں دھوپ کی شدت سے گھبرا کر بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ اتنے میں وہاں شری مہادیو جی کا ایک گن بھرنگی نامی آیا۔ برہمن بے ہوش پڑا دیکھ کر اس نے سارا حال شری مہادیو جی کی خدمت میں جا کر کہہ سُنایا۔

شری مہادیو جی نے کہا۔ بھرنگی! تجھے میں اس برہمن کے گذشتہ جنم کا حال سُناتا ہوں۔ ایک بار میں اور پاربتی کیلاش پربت پر بیٹھے تھے۔ کہ اتنے میں برہما کی سواری کا ہنس جو کہ میرے درشنوں کے غرض سے وہاں آرہا تھا۔ جھیل مانسروور پر سے اڑتا ہوا۔ جونہی ایک کنول کے پھول پر سے گزرا۔ سیاہ رنگ کا ہو کر زمین پر گر پڑا۔

میرے گنوں نے مجھے اطلاع دی۔ اور میرے حکم پر وہ

کر درخت پر سے ایک اور پشاچ (شودر) اُتر آیا۔ اور کہنے لگا۔ مجھے بھی وہ شلوک سُناؤ۔

اتنے میں آکاش سے بِوان آ گئے۔ اور برہمن اور پشاچنی اُن میں سوار ہو کر بیکنٹھ کی طرف چلے گئے۔

راستے میں اُن کے بِوان کو دیوتاؤں نے روکا۔ اور دریافت کیا۔ کہ تم نے کون سے ایسے پُن کئے۔ جن کی وجہ سے تم اتنی جلدی بیکنٹھ کو جا رہے ہو۔ تیرتھ۔ اشنان۔ برت۔ تپسیا۔ دان پُن ایسا کوئی بھی کرم تم سے نہیں ہو سکا۔ جس کا صلہ یہ ملا ہو۔ اُس پار برہم کی یہ ستتی نہیں کی

اُنہوں نے کہا۔ کہ ایک برہمن سے شری گیتا جی کا ایک شلوک سُنا ہے۔ اُسی کے پرتاپ سے بیکنٹھ کو جا رہے ہیں۔

اَے لکشمی! یہ شریمد بھگوت گیتا کے نویں ادھیائے کا مہاتم ہے۔ جو کہ تم نے سُنا ہے۔

وہ مرگیا اور پریت بن کر ایک درخت پر رہنے لگا۔
ایک اور بھکاری برہمن بھی اُسی نگر میں رہتا تھا۔ اُس کی استری بڑی کُلٹا تھی۔ جب وہ دونو مرے۔ تو وہ بھی پریت بن کر اُسی درخت پر آ رہے۔
ایک دن استری نے جو کہ اب پشاچنی ہو گئی تھی۔ پریت سے دریافت کیا۔ کہ پچھلے جنم میں تم کون تھے؟
پریت نے کہا۔ میں برہمن تھا۔
پشاچنی۔ تم نے وہ کونسا پُن کیا ہے۔ جس کی وجہ سے تم کو پچھلے جنم کا حال معلوم ہے؟
پریت۔ میں نے ایک برہمن سے ادھیاتم کرم سُنا تھا۔
پشاچنی:۔ اور کیا پُن کیا ہے۔ اور وہ برہمن کون تھا اور ادھیاتم کرم کیا ہوتا ہے؟
پریت:۔ میں نے اور کوئی پُن نہیں کیا۔ البتہ بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج نے شریمد بھگوت گیتا میں جو اُپدیش ارجن کو دیا ہے۔ اُس کے نویں ادھیائے کا ایک شلوک سُنا ہے۔
یہ کہہ کر پریت نے پشاچنی کو وہ شلوک سُنایا۔ شلوک کے سُن

برہمن بولا۔ میں ویدپاٹھی ہوں۔ اِس شہر میں ایک گیتا پاٹھی سادھو رہتا ہے

برہمن نے اُس سادھو سے التجا کی کہ اِس بچے کو شری گیتا جی کے آٹھویں ادھیائے کا پاٹھ سنائیے۔

سادھو نے ایسا ہی کیا۔ بکرا دلیو دیہی پاکر بیکنٹھ چلا گیا۔ اور جاتی بار برہمن کو کہہ گیا۔ اے برہمن! تو بھی شری گیتا جی کا پاٹھ کیا کر تیرا کلیان ہوگا۔

اِس سے وہ برہمن بھی گیتا پاٹھ کرنے لگا۔

اے لکشمی! یہ شری گیتا جی کے آٹھویں ادھیائے کا مہاتم ہے جو کہ تو نے سُنا ہے۔

نویں ادھیائے کا مہاتم

شری نارائن جی نے فرمایا۔

دکشن دیس میں ایک شودر رہتا تھا۔ سُشرما نامی اُس کا نام تھا۔ وہ بڑا ہی بدچلن تھا۔ ایک دن شراب اُس کے کلیجے پر لگ

والے دن کون دان کرنا چاہیئے۔؟

برہمن نے کہا۔ کالے آدمی کا۔

راجہ نے ایک لوہے کا آدمی بنوا لیا۔ اُس کی آنکھوں میں لعل جڑوا لئے۔ طلائی لباس پہنایا۔ تب اشنان کے بعد اُسے دان کیا وہ آہنی پُتلا ہنسا۔ راجہ ڈرا۔ وہ آہنی پُتلا پھر ہنسا۔

وہ آہنی پُتلا برہمن کی طرف دیکھ کر پھر ہنس کر کہنے لگا۔ ارے تو مجھے کیا دان میں لے گا؟

برہمن۔ تیرے جیسے کئی لئے ہیں۔

آہنی پُتلا۔ مجھے تو وہ وجہ بتا جس سے تو نے ایسے متعدد دان حاصل کئے ہیں۔

برہمن۔ جو گُن مجھ میں ہیں وہ میں جانتا ہوں

تب وہ آہنی پُتلا زور سے ہنس کر پھٹ گیا۔ اور اُس میں سے کالکا کی مورتی نکلی۔ برہمن نے شری گیتا جی کے آٹھویں ادھیائے کا پاٹھ کیا اور اُس مورتی پر جل چھڑکا۔ وہ فوراً دیو دیہی پا کر بیکنٹھ کو چلی گئی۔

بکرے نے کہا تم بھی کوئی ایسا شبد کہو جس سے کہ میری مکتی ہو۔

برہمن نے قربانی کے لئے بکرا خریدا۔ جب اُسے قربان کرنے لگا۔ تو وہ ہنسا۔ برہمن نے سبب دریافت کیا۔

بکرا بولا۔ میں بھی اپنے گذشتہ جنم میں بے اولاد تھا۔ مجھے بھی برہمنوں نے یہی یگیہ کرنے کیلئے کہا تھا۔ بہت تلاش کرنے پر بھی مجھے بکرا نصیب نہ ہوا۔ آخر میں نے ایک بکری کا بچہ بکری سمیت ہی خرید لیا۔ جب قربانی کا وقت آیا۔ تو بکری بولی اے برہمن۔ تو برہمن نہیں۔ پاپی ہے۔ جو میرے بچے کی قربانی کرتا ہے۔ کسی کے بیٹے کو مارنے سے تیرے گھر بیٹا نہیں ہوگا۔ بکری نے بہت کچھ کہا۔ مگر میں نے اس کی ایک نہ سُنی۔ اس نے شراپ دیا۔ کہ جا تیری گردن بھی ایک دن اسی طرح کاٹی جائے گی۔ یہ کہہ کر بکری مرگئی۔ تھوڑے دنوں کے بعد میں مرکر دہرم راج کی خدمت میں پہنچایا گیا۔ دہرم راج نے نرک کا حکم دیا۔ مُدّتوں دکھ بھوگنے کے بعد سگتے اور گھوڑے کی جُون پائی۔ بہت دُکھ جھیلے۔ اب بکرے کی جُون پائی تھی۔ خیال تھا کہ اب شکوہ پاپ ہوگا۔ مگر اب چھُرا لے کر تم میری گردن پر سوار ہو گئے ہو۔

برہمن نے کہا۔ کہ اے بکرے سُن۔ کوروکشیتر میں راجہ چندر سو شرما اسنان کے لئے آیا۔ برہمن سے دریافت کیا۔ کہ گرہن

بلوایا۔ خوب کھلایا پلایا۔ شری گیتا جی کا پاٹھ کردیا۔ پھر ہاتھ جوڑ کر بنتی پڑا۔ مہاراج میرے پتا کا کلیان کیجئے اس کو آشیرواد دیجئے۔

برہمنوں نے آشیرباد دی۔ ستکو کرن سانپ کا جسم ترک کرکے بیکنٹھ کو چلا گیا۔

اے لکشمی۔ یہ ساتویں ادھیائے کا مہاتم ہے۔ جو کہ تو نے سنا ہے۔ جو اسکو پڑھیگا اور سنیگا اس کو مکتی حاصل ہوگی۔

آٹھویں ادھیائے کا مہاتم

شری نارائن جی نے فرمایا۔ اے لکشمی! شری نربدا جی کے کنارے ایک گاؤں میں سوشرما نامی ایک دہنوان برہمن رہتا تھا وہ سادھوؤں سنتوں کی بہت سیوا کیا کرتا تھا۔

ایک دن اس نے ایک سنت سے کہا۔ مہاراج میرے سنتان نہیں ہے

سنت نے کہا۔ تو یگیہ کر اور بکرے کی قربانی دے۔ دیوی تجھے بیٹا عطا کریگی۔

انہوں نے کہا۔ تیرا باپ سانپ کے کاٹنے سے مر گیا ہے۔ تیرا باپ کروڑپتی تھا۔ تو اُس کی گتی کرا۔ کیونکہ اُس کی گتی نہیں ہوئی لڑکے نے ودھی کے مطابق بڑا بھاری یگیہ کیا۔

اور باقی ماندہ دولت کو چاروں بھائیوں نے آپس میں تقسیم کیا

ایک لڑکے نے کہا۔ جس سانپ نے میرے پتا کو مارا ہے۔ میں اُسے ماروں گا وہ اپنے پتا کے ساتھی سوداگروں کے ساتھ اس جگہ آیا۔ اور گڑھا کھودنے لگا۔ جب گڑھا کھد چکا۔ تو اُس میں سے ایک سانپ نکلا۔ اور بولا ارے! میرا گھر کیوں برباد کرتا ہے۔

لڑکا بولا۔ اِس لئے کہ تو نے میرے باپ کو مارا تھا۔ میں تجھے ماروں گا۔

سانپ نے کہا، بیٹا میں ہی تیرا پتا ہوں۔ اپنے گذشتہ جنم کے کرموں کی سزا بھوگ رہا ہوں۔ تو میری مکتی کر۔

لڑکے نے کہا۔ کہ پتا جی آپ کی مکتی کیسے ہو سکتی ہے۔

سانپ نے کہا۔ گیتا پاٹھی برہمن کو بُلا۔ اُس سے شری گیتا جی کا پاٹھ کروا۔ اُس کی سیوا کروا۔ اُس کی سیوا سے ہی میرا کلیان ہوگا۔

لڑکے نے گھر آکر شہر میں جتنے بھی گیتا پاٹھی برہمن تھے۔ سب کو

سکے چھٹے ادھیائے کا پاٹھ کیا کرتا ہوں۔ یہ سب اُسی کا پرتاپ ہے۔

راجہ نے اپنے بیٹے کو بلا کر تاج و تخت اُس کے حوالے کیا۔ اور خود منی سے سیکھ کر شری مد بھگوت گیتا کے چھٹے ادھیائے کا پاٹھ کرنے لگا۔ جب کہ وہ بھیل سے ترکال دانی ہو گیا۔ کئی برسوں بعد وہ اور منی دونو بیکنٹھ دھام کو چلے گئے

اے لکشمی! یہ ہے چھٹے ادھیائے کا مہاتم جو کہ تم نے سننا ہے۔

ساتویں ادھیائے کا مہاتم

شری نارائن جی نے فرمایا۔ مٹیل نامی ایک شہر تھا۔ اُس میں شنکو کرن نامی ایک دولتمند ویش رہتا تھا۔ وہ تجارت کی غرض سے باہر گیا۔ اور راستے میں سانپ کے کاٹنے سے مرگیا۔ اُس کے ساتھی اُس کی آخری رسوم ادا کر کے آگے بڑھ گئے۔ جب وہ مٹیل واپس لوٹے۔ تو اُس ویش کے لڑکے نے پوچھا۔ میرا پتا کہاں ہے؟

کرتے ہیں۔ اُس کے ضرور درشن کرنے چاہئیں۔ وہ فوراً رتھ منگوا کر شری کانسی جی پہنچا۔ اشنان اور دان سے فارغ ہو کر شری بھوسلے ناتھ جی کے درشن کئے۔ پھر لوگوں سے دریافت کیا۔ کہ یہاں کوئی رتیک منی بھی ہے۔ جواب نفی میں ملا۔

وہاں سے راجہ دکشن دیش میں گیا۔ شری دوارکا جی پہنچا۔ پھر شری بدری نارائن جی کو گیا۔ وہاں سے آگے اُس کا رتھ نہ بڑھا۔ راجہ نے سوچا یہاں ضرور کوئی دھرماتما رہتا ہے۔ جو رتھ آگے نہیں بڑھتا۔

راجہ کو ایک پہاڑ کی غار میں ایک منی بیٹھا دکھائی دیا۔ اُس کا پُرجلال چہرہ دیکھ کر راجہ نے اندازہ لگایا ہو نہ ہو یہی رتیک منی ہے۔ راجہ نے دست بستہ پرنام کیا۔ آپ کے درشنوں سے میرا جنم سپھل ہُوا۔ منی نے کہا۔ تو بڑا دھرم کرم والا ہے۔ تو بنیہ آتما ہے۔ پھر اپنے سیوک سے اُسے پھل پھول آدمی منگوا کر دیئے۔

راجہ نے دریافت کیا۔ آپ کا ایسا تیج کس کے بل سے ہے۔

منی نے کہا میں لنگوٹ بندھ سادھو ہوں۔ میں نے پُن تو کچھ کیا کرنا تھا۔ ہاں ایک بات ہے میں ہر روز باقاعدہ شری مد بھگوت گیتا

جو شخص گیتا پاٹھی ہو۔ اُسے مجھے اطلاع دیئے بغیر سُورگ کو لے جایا کرو
اے لکشمی یہ ہے شریمد بھگوت گیتا کے پانچویں ادھیائے کا
مہاتم جو کہ میں نے تجھے سُنایا ہے۔

چھٹے ادھیائے کا مہاتم

شری نارائن جی نے فرمایا۔ اے لکشمی دریائے گوداوری کے کنارے
ایک گاؤں تھا

اُس کا راجہ سو شرما بڑا ہی نیک تھا۔ رعیت اُس سے بہت ہی
خوش تھی۔ ایک دن کچھ ہنس اُڑتے اُڑتے وہاں آ بیٹھے۔ ایک اُن
میں سے بیٹھنے کے ساتھ ہی اُڑ گیا۔ ایک برہمن نے کہا۔ ارے تو
اتنی جلدی کو اُڑ چلا ہے۔ اور اتنا بیقرار کیوں ہے۔ کیا تو راجہ شرما
سے پہلے ہی سورگ میں پہنچ جائے گا؟

تب پرندوں کے سردار نے کہا۔ کہ ریکھ منی اِس راجہ سے
بھی شریشٹ ہے۔ وہ بیکنٹھ کا حقدار ہے۔ اور بیکنٹھ سورگ لوگ
سے برتر جگہ ہے۔

راجہ شرما نے سوچا۔ کہ جس دھرماتما کی ہنس بھی تعریف

تمہاری پتی برتا استری ہوں۔

ایک دن طوطی جنگل میں بیٹھی تھی۔ کہ اتنے میں وہی گدھا آ گیا۔ طوطی اُڑی۔ گدھے نے اُس کا تعاقب کیا۔ لڑتے لڑتے دونو شمشان بھومی میں ایک سادھو کے کاسہ کے پاس گر پڑے۔ کاسہ کا پانی جو اُچھلا تو دونو پر پڑا۔ دونو نے فوراً ہی دیودیہی پائی۔ اور سورگ سے بِوان اُن کو لینے کے لئے آئے۔

طوطی کہنے لگی۔ ہم نے ایسے کونسے نیک افعال کئے ہیں۔ جو سورگ کو جا رہے ہیں۔

طوطے نے کہا۔ میں تو نہیں جانتا۔ جب وہ دونو دہرم راج کے پاس پہنچے۔ تو دہرم راج اندر نے اس سے دریافت کیا۔ کہ اے گدھے تو اپنے گذشتہ جنم میں کون تھا۔

گدھے نے اپنے اور طوطی کے گذشتہ جنم کا سارا حال سُنایا۔ سب کچھ سُن کر دہرم راج اندر نے کہا۔ کہ وہ کاسہ سر ایک سادھو کا تھا۔ جو ہر روز شری گنگا جی میں اشنان کر کے شری بھگوت گیتا کے پانچویں ادھیائے کا پاٹھ کیا کرتا تھا۔ اس لیے تم کاسہ کے جل سے تم دونو کو دیودیہی پراپت ہوئی۔

اُس کے بعد دہرم راج اندر نے اپنے دوتوں کو حکم دیا۔

لازم ہو گیا۔ اُسے جیب تراشی کی عادت پڑ گئی۔ تھوڑی ہی مدت کے بعد اُس کے پاس بہت سا دھن ہو گیا۔ اور اُس کا بیاہ بھی ہو گیا جیسا وہ بدخصلت تھا۔ بیوی بھی ویسی بدچلن ملی۔ وہ اُس کا کہا بالکل نہ مانتی۔ ایک دن اُس نے عورت کو بہت مارا۔ عورت نے اُسے زہر دے دیا۔ وہ مرنے کے بعد گدھا بنا۔ تھوڑے دنوں کے بعد وہ عورت بھی مر گئی۔ اور وہ طوطی بنی۔ ایک دن اُس نے اپنے طوطے سے دریافت کیا۔ کہ تو نے طوطے کا جنم کیوں پایا؟

طوطے نے کہا۔ میں اپنے گزشتہ جنم میں برہمن تھا میرا گورو بڑا گیانی تھا۔ اُس کے ہاں بہت سے ودیارتھی ودیا پڑھتے تھے جب گورو کسی ودیارتھی کو اُس کا پاٹھ پڑھانے لگتا میں بیچ میں بول پڑتا گورو نے شراپ دیا۔ تو طوطا ہو گا۔ ایسا ہی ہوا۔ اب تم کہو۔

طوطی کہنے لگی میں اپنے گزشتہ جنم میں برہمن تھی۔ اور میں اپنے شوہر کا کہنا نہ مانتی تھی۔ ایک دن اُس نے مجھے مارا۔ میں نے اُسے زہر دیدیا۔ بہت مدت تک نرک بھوگنے کے بعد مجھے یہ جون نصیب ہوئی۔

طوطا کہنے لگا۔ تو اچھی نہیں جس نے کہ اپنے شوہر کو زہر دے دیا طوطی بولی۔ میں نے نرک میں بہت دکھ جھیلے ہیں۔ اب میں

سادھو ۔ مجھے اِس کی کوئی خبر نہیں ۔ تم برہمن مجھے اپنی سیوا کی آگیا دو۔

لڑکیاں آپ ہمیں شری بھگوت گیتا کے جو تھے ادھیائے کا پاٹھ کا پھل ارپن کریں ۔ تاکہ ہمیں نجات حاصل ہو ۔ اور سکینٹھ میں جگہ ملے ۔

سادھو نے ایسا ہی کیا ۔ لڑکیاں مکت ہو کر سورگ کو چلی گئیں ۔

سادھو اور بھی دوڑھ ہو کر پاٹھ کرنے لگا ۔

یہ چوتھے ادھیا کا مہاتم ہے ۔ جو میں نے تم کو سنایا ہے ۔

۱۶

پانچویں ادھیائے کا مہاتم

سری نارائن جی شری لکشمی جی سے فرماتے ہیں ۔

پنگل نامی ایک برہمن بُری صحبت میں پڑ کر بدچلن ہو گیا ۔ وہ شراب مانس وغیرہ کا استعمال کرتا ۔ اور جوا کھیلتا ۔ وہ برادری سے خارج ہو گیا ۔ لہٰذا وہ کسی دوسرے شہر میں چلا گیا ۔ اور راجہ کے ہاں

دیکھا۔ اور آرام کرنے کی غرض سے وہ سائے کے نیچے جا لیٹا۔ وہاں بیری کے دو درخت تھے۔ ایک کے ساتھ اُس کا سر لگا۔ اور دوسرے کے ساتھ اُس کے پاؤں لگے۔ وہ درخت گر گئے۔

انہوں نے ایک برہمن کے گھر لڑکیوں کا جنم لیا۔ وہ دن رات بھگوت بھجن میں مشغول رہتیں جب وہ جوان ہوئیں تو اُن کے والدین نے شادی کے واسطے کہا۔ لڑکیوں نے جواب نفی میں دیا۔ اور جس سادھو نے ان کا اُدھار کیا تھا۔ اُسے دیکھنے کیلئے انہوں نے خواہش ظاہر کی۔ اور والدین سے اجازت لے کر تیرتھ یاترا کی غرض سے گھر سے چلیں۔ جب شری کاشی جی پہنچیں۔ تو شری گنگا جی کے کنارے یادِ خالق میں محو انہیں وہ سادھو دکھائی دیا۔ اُن دونوں نے اُس کے پاس جاکر سر جھکا کر نمسکار کی۔ اور کہا مہاراج آپ دھنیہ ہیں۔ آپنے ہمارا اکلیان کیا ہے۔

سادھو۔ لڑکیوں تم کون ہو۔ میں تمہیں نہیں جانتا۔

لڑکیاں۔ ہم آپ کو جانتی ہیں ہم بیری کے درخت تھیں جب آپ ہمارے سائے تلے آرام کی غرض سے بیٹھے تھے۔ تب ہماری مکتی ہوئی تھی ہم نے برہمن کے ہاں جنم لیے۔ اور ہم بہت سکھی ہیں۔

میں نہیں لانا ہوگا۔ شریمد بھگوت گیتا کے پاٹھ سے پاپی بھی سورگ میں جاویں گے۔

اے لکشمی! یہ تیسرے ادھیائے کے پاٹھ کا پھل ہے۔ جو کہ تم نے سُنا ہے۔

چوتھے ادھیائے کا مہاتم

شری نارائن جی فرماتے ہیں۔ جو شخص شری گیتا جی کا پاٹھ کرتے ہیں۔ ان کے ساتھ چھو جانے سے پاپی بھی مکت ہو جاتے ہیں۔

شری لکشمی جی دریافت کرتی ہیں۔ گیتا پاٹھی کے ساتھ چھو جانے سے اگر کسی کی مکتی ہوئی ہو۔ تو کہیئے؟

شری نارائن جی نے یوں گوہر افشانی کی۔

سُنو۔ شری کاشی جی میں ایک وشنو رہا کرتا تھا۔ وہ ہر روز شری گنگا جی میں اشنان کرنے کے بعد شریمد بھگوت گیتا کے چوتھے ادھیائے کا پاٹھ کیا کرتا تھا۔ اس سادھو کو مایا کا جنجال نہیں تھا۔ بلکہ تپسیا ہی اس کا دھن تھا۔

ایک دن وہ جنگل میں گیا۔ اور درختوں کا ایک سایہ دار جھنڈ

شری مد بھگوت گیتا کے تیسرے ادھیائے کے پاٹھ کا پھل اُن کو ارپن کرو۔ تاکہ ان کا بھی کلیان ہو۔

لڑکے نے اسی سمے شری مد بھگوت گیتا کے تیسرے ادھیائے کو پڑھا۔ اس سے سب پتر سکینٹھ میں چلے گئے

دوتوں نے شری دھرم راج اندر کے پاس جا کر کہا۔ کہ نرک تو سارے کا سارا خالی ہو گیا ہے۔ جو دوتوں سے وہاں سٹر رہے تھے۔ وہ اُسے خالی کر کے بیکنٹھ کو چلے گئے ہیں۔

یہ سُن کر دیو راج اندر میرے پاس آئے۔ اور فریادی ہوئے۔ کہ سب نرکی جیو تو آپ کی کرپا سے سورگ کو چلے گئے ہیں۔ اب نرک کون بھوگے گا؟

میں نے کہا۔ کہ تم گھبرا کیوں رہے ہو؟ ان کی کل میں ان کے ایک بیٹے نے ان کا ادھار کیا ہے جس سے یہ سب سورگ کو چلے گئے ہیں۔ ایک بات ذہن نشین کر لو۔ کہ جو شخص شری مد بھگوت گیتا کے پاٹھ کرے۔ یا سنے۔ اُسے نرک نہیں ہوگا۔ یہ میرا حکم ہے۔

یہ سُن کر دھرم راج جی چلے گئے۔ اور اپنے دوتوں کو حکم دیا۔ کہ جو کوئی شری مد بھگوت گیتا جی کا پاٹھ کریں یا سنیں۔ انہیں نرک

ماتا۔ نہیں

بیٹا۔ میرے خیال میں تو اب اُس کی گتی کروانی چاہیئے۔

ماتا۔ یہ بات تم پنڈتوں سے دریافت کرو

لڑکا برہمنوں کے پاس گیا۔ انہوں نے کہا شری پریاگ راج اور گیا جی جاکر تیرا اُدھار کرو

لڑکا شری پریاگ راج اور گیا جی جاکر ضروری رسوم کی ادائیگی کے بعد گھر لوٹ آیا۔ آتی بار راستے میں ایک درخت کے نیچے آرام کی غرض سے لیٹا۔ اُس جگہ اُسے کچھ خوف سا معلوم ہوا کیونکہ یہ درخت وہی تھا جہاں پر کہ اُس کے باپ کی جو کہ اب پریت بنا ہوا تھا رہائش تھی۔ اُس لڑکے نے شری گیتا جی کے تیسرے ادھیائے کا پاٹھ کیا۔ کیونکہ یہ اُس کا ہر روز کا نیم تھا۔ اور اُس کے گورو کی شکشا تھی۔

لڑکے کے ادھیائے کے پڑھنے کے ساتھ ہی اُس کا پتا پریت کے جسم سے آزاد ہو گیا۔ اُس نے دیو دیہی پائی اور لڑکے کو آشیرباد دی۔ اور گویا ہوا بیٹا میں تیرا باپ ہوں۔ تیری کرپا سے میرا کلیان ہو گیا ہے۔ اب میں بیکنٹھ کو جا رہا ہوں۔

لڑکے نے کہا۔ کچھ اور آگیا کیجئے ؟

باپ بولا۔ بیٹا میری سات پشتیں نرک بھوگ رہی ہیں۔ تم

تیسرے ادھیائے کا مہاتم

شری نارائن جی فرماتے ہیں " اے لکشمی " ایک جنگل میں ایک بیوقوف شودر رہتا تھا۔ اس نے بہت سا دھن جمع کیا ہوا تھا۔ کسی طرح سے اس کا سارا دھن جاتا رہا۔ اور وہ اس کے غم میں دیوانہ ہوگیا۔ لوگوں سے دولت کے متعلق عجیب و غریب سوال کیا کرتا۔ کسی نے اسے شراب اور ماس کا استعمال بتایا۔ وہ برے کام کرنے لگا۔ ایک دن چوری کرنے نکلا۔ راستے میں چوروں نے اس کا خاتمہ کر دیا۔ موت کے بعد جب وہ پریت بنا۔ تو ایک پیپل کے درخت پر رہنے لگا۔ ہر وقت مکتی کے لئے روتا رہتا۔ کچھ دنوں بعد اس کے گھر بیٹا ہوا۔ جب وہ بڑا ہوا۔ تو اس نے اپنی ماں سے دریافت کیا۔ کہ میرا پتا کیا کرتا تھا؟

ماتا۔ اس کے پاس بہت سا دھن تھا جس کے چلے جانے پر وہ پریشان سا رہا کرتا تھا۔ ایک دن چوری کی غرض سے گھر سے نکلا تھا راستے میں چوروں نے اسے مار ڈالا

بیٹا۔ اس کی گتی بھی ہوئی تھی یا نہیں؟

چرواہا۔ کوئی ایسا اُپاؤ بتلایئے جس سے میں اور یہ دونو مکتی کو پراپت ہوں۔

میں۔ اچھا میں تم تینوں کا ہی کلیان کرتا ہوں

میں نے ایک پتھر پر شری مد بھگوت گیتا کے دوسرے ادھیا کا مہاتم لکھا تھا۔ اب میں وہی تم کو سُناتا ہوں۔ سُنو۔

اے دیو سو شرما! جیسے ہی میں نے اُن تینوں کو گیتا کا پاٹھ سُنایا۔ اُسی وقت آکاش سے بوان آیا۔ اور وہ تینوں اپنے قفس عنصری کو چھوڑ کر بیکنٹھ کو چلے گئے

یہ سب حال سُن کر دیو سُو شرما نے بھی برہمچاری جی سے شری مد بھگوت گیتا کا دوسرا ادھیائے سُنا۔ اور وہ بھی مکت ہو گیا اور بیکنٹھ کو چلا گیا۔

شری نارائن جی نے فرمایا اے لکشمی! جو شخص گیتا کا پاٹھ کرتا ہے۔ اُس کو نجات حاصل ہوتی ہے۔ اس کے پاٹھ کا بڑا پھل ہے۔

برہمچاری۔ ہاں بہت سے۔ میں تجھے ایک کتھا سناتا ہوں۔ غور سے سن۔ ایک چرواہا جنگل میں بکریاں چراتا تھا۔ میں قریب ہی لنگوٹ بھجن میں محو تھا۔ ایک دن چرواہا جب بکریاں چرا کر اپنے گھر کو واپس جا رہا تھا۔ راستہ میں ایک شیر بیٹھا ہوا تھا۔ جو بکری سب سے آگے تھی۔ اُسے دیکھ کر شیر ڈر گیا۔

چرواہے کی حیرت کی حد نہ رہی۔ میں بھی پاس ہی جا کر کھڑا ہو گیا چرواہے نے مجھ سے وجہ دریافت کی۔ میں نے کہا۔ میں تجھے ان کے سابقہ جنم کے حالات سناتا ہوں۔ یہ بکری اپنے سابقہ جنم میں ڈائن تھی۔ اچھے خاندان سے تھی بیوہ ہو جانے پر ڈائن ہو گئی۔ جو خوبصورت اور تندرست بالک دیکھتی۔ اُسے ہڑپ کر جاتی۔ یہ شیر اپنے گذشتہ جنم میں شکاری تھا۔ ایک دن شکار کھیلنے کی غرض سے جنگل میں گیا۔ ڈائن نے اس کو کھا لیا۔ اب وہ شیر تو شکاری ہوا؟ اور ڈائن بکری۔ شیر کو گذشتہ جنم کی خبر ہے۔ اس لئے ڈر گیا ہے کہ کہیں ڈائن نہ کھا لے۔

تب چرواہے نے دریافت کیا۔ کہ گذشتہ جنم میں میں کون تھا؟

میں نے کہا۔ تو چنڈال تھا

اور برہمن اپنے گھر لے گیا۔

شری نارائن جی نے یوں گیان ارشاد کی۔ اے لکشمی۔ یہ پہلے ادھیائے کا مہاتم ہے۔ جو کوئی گیتا کا پاٹھ کرے یا اُسے سُنے۔ اُسکو بہت پھل ملتا ہے۔ اور اُسے مکتی نصیب ہوتی ہے۔

دوسرے ادھیائے کا مہاتم

شری نارائن جی نے فرمایا۔ اے لکشمی! سُنو۔ دکشن دیش میں پورن نامی ایک شہر ہے۔ وہاں دیوسوشرما ایک امیر آدمی رہتا تھا۔ وہ سادھوؤں کی بہت سیوا کیا کرتا تھا۔ ایک دفعہ ایک برہمچاری اُس کے ہاں آیا۔ اُس نے اس کی بہت سیوا کی۔ اور ملتجی ہوا کہ مجھے ایسا اُپدیش کیجئے۔ جس سے کہ میں شری نارائن جی کو جان جاؤں۔ اور مجھے مکتی حاصل ہو۔

برہمچاری۔ میں تجھے شریمد بھگوت گیتا کے دوسرے ادھیا کا پاٹھ سناتا ہوں۔ اس کے سُننے سے تیری مکتی ہوگی۔

دیوسوشرما۔ اُس کے سُننے سے کوئی اس سے پیشتر بھی مکت ہوا ہے۔

میں میں برہمن تھا گورو نے مجھے شریمد بھگوت گیتا کے پہلے ادھیاکا پاٹھ سکھایا تھا۔ ایک دن میں نے کہا۔ گوروجی نے مجھے کیا پڑھایا ہے گوروجی نے شراپ دیا۔ کہ جا تو طوطا ہوگا۔

موت کے بعد میں طوطا بنا۔ شکاری نے مجھے گرفتار کر کے ایک برہمن کے ہاں فروخت کیا۔ وہ برہمن اپنے بیٹے کو گیتا کا پاٹھ پڑھایا کرتا تھا۔ میں بھی سیکھنے لگا۔ ایک دن برہمن کے ہاں چوری ہوئی۔ لیکن اُن کو اُس گھر میں سے کچھ حاصل نہ ہوا۔ وہ میرا پنجرہ ہی اُٹھا کر چلتے بنے اِس ویشیا کے ہاں اُن کا آنا جانا تھا۔ وہ مجھے یہاں چھوڑ گئے۔ میں ہر روز صبح شریمد بھگوت گیتا کے پہلے ادھیاکا پاٹھ کرتا ہوں یہ سنتی ہے۔ مگر سمجھتی نہیں۔ کہ میں کیا کیا پاٹھ کرتا ہوں۔ وہ کرم اس نے پچھلے ادپن کئے تھے۔ یہ پھل شریمد بھگوت گیتا کے پہلے ادھیائے کے پاٹھ کا ہے۔ مجھے آشیرباد دو۔ تاکہ میری مکتی ہو۔

اے لکشمی! اشیرباد دینے سے طوطے کو نجات حاصل ہوگئی۔ اور اُس ویشیا پر یہ اثر ہوا۔ کہ اُس کی بُرائیاں نیک افعال میں تبدیل ہو گئیں۔ وہ ہر روز صبح اُٹھ کر اشنان کرنے کے بعد شریمد بھگوت گیتا کے پہلے ادھیائے کا پاٹھ کرنے لگی۔ اور اِس کے کارن برہمن کشتری۔ ویش اور شودر سب اُس کی عزت کرنے لگے۔

نے لوگوں سے دریافت کیا۔ کہ بھیڑ کیسی ہے۔ لوگوں نے کہا۔ کہ ایک بیل گر پڑا ہے۔ مگر اس کی جان نہیں نکلتی۔ حالانکہ ہم اپنے نیک افعال کا پھل ارپن کر رہے ہیں۔ ولیشیا نے کہا۔ میں اپنے کرموں کا پھل اُسے دیتی ہوں۔ ولیشیا کے ان الفاظ کے منہ سے نکلتے ہی وہ بیل مکت ہو گیا۔ اور مرنے کے بعد اُس نے برہمن کا جنم پایا۔ اس کا نام سوشرما رکھا گیا۔ وہ نہایت ہی خوبصورت تھا۔ والدین نے اُسے اعلیٰ تعلیم دلوائی۔ ایک دن اُس نے اس بات پر غور کیا۔ کہ ولیشیا نے مجھے بیل کی جون سے چھڑایا تھا۔ اس کے درشن کرنے یہ سوچ کر وہ ولیشیا کے گھر گیا۔ بولا۔ کیا تو مجھے پہچانتی ہے؟ ولیشیا نے جواب دیا۔ نہیں۔ تو کون ہے۔ میں تو تجھے نہیں جانتی۔ میں ولیشیا ہوں تو برہمن ہے

سوشرما۔ میں وہی بیل ہوں جس کو کہ تو نے اپنے نیک افعال کا پھل دیا تھا۔ اب میں نے برہمن کا پھل پایا ہے۔ تو مجھ سے اپنے وہ نیک افعال بیان کر جن کے کارن مجھے یہ منش دیہی ملی ہے۔

ولیشیا بولی مجھے کچھ خبر نہیں۔ میرے ہاں ایک طوطا ہے۔ وہ صبح اٹھ کر پاٹھ کرتا ہے۔ میں اس کے پاٹھ کو سنتی ہوں۔ وہ پھل میں نے تجھے ارپن کیا تھا۔

برہمن نے طوطے سے دریافت کیا۔ طوطے نے کہا۔ سابقہ جنم

شری مد بھگوت گیتا

پہلے ادھیائے کا مہاتم

شری نارائن جی نے فرمایا۔ اے لکشمی سنو! شودر درن نامی ایک
شخص تھا۔ اُس کے کرم چنڈالوں جیسے تھے۔ اور تیل اور نمک کا کام
کرتا تھا۔ اُس نے ایک بکری پالی ہوئی تھی۔ ایک دن وہ بکری کو چرانے
کے لئے جنگل میں گیا۔ اور اُس کے لئے درختوں کے پتے توڑنے
لگا۔ اُسے ایک سانپ نے ڈس لیا۔ اور وہ ہلاک ہو گیا۔ موت کے بعد
اُسے بہت نرک بھوگنے پر بیل کا جنم نصیب ہوا۔ اُس کو ایک بھیک مانگنے
والے نے خرید لیا۔ اور وہ اُس پر جڑھ کر بھیک مانگنے جایا کرتا۔ شام
کو واپس آکر وہ اُسے کھونٹا باندھ دیا کرتا۔ بھیک وہ بال بچوں میں تقسیم
کر کے کھا لیتا۔ جو کچھ باقی رہ جاتا۔ وہ بیل کے حصے آتا۔ اسی طرح سے
بہت سی مدت گذر گئی۔ ایک دن بھوک سے نڈھال ہو کر وہ بیل گر پڑا۔
مگر اُس کی جان نکلنے میں نہ آتی تھی۔ عین اس وقت ایک ویشیا آ نکلی۔ اُس

اِس مطالعے کو یاد کر کے میں بار بار خوش ہوتا ہوں۔

۷۷ راجن! بھگوان کے وراٹ سروپ کی یاد سے میں بار بار حیران ہوتا ہوں۔ اور خوش بھی۔

۷۸۔ راجن! اور کیا عرض کروں۔ جہاں یوگیشور بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج ہیں اور جہاں گانڈیو دھاری ارجن ہے۔ اُدھر۔ دولت ثروت۔ راج نیتی ہے۔ اور فتح ہے۔ ایسا میرا یقین ہے۔

سُنائے گا۔ وہ یقیناً میری ذات میں واصل ہو جائے گا۔

۶۹۔ اس کی نسبت مجھے اور کوئی پیار نہیں کرتا۔ اور نہ ہی مجھے اس سے زیادہ اور کوئی اس جگت میں عزیز ہے۔

۷۰۔ جو پیار سے اِس سمواد کا پاٹھ کریگا۔ میں سمجھونگا۔ کہ اس نے گیان یگیہ کیا۔

۷۱۔ جو شردھا سے سُنیگا۔ اور عمل کریگا۔ وہ تمام پاپوں سے مکت ہو جائے گا۔

۷۲۔ کیوں ارجن! اِس اپدیش کو سُن کر تیرا موہ دور ہوا؟

ارجن نے کہا۔

۷۳۔ بھگون! آپ کی کرپا سے میرا موہ دور ہو گیا ہے اب میں ثابت قدمی سے آپ کا احکام بجا لاؤنگا۔

سنجے نے کہا

۷۴۔ اِس طرح سے پیارو نگٹے کھڑے کر دینے والا مکالمہ میں نے سُنا۔

۷۵۔ شری بیاس جی کی کرپا سے میں نے یہ سب کچھ سُنا۔

۷۶۔ راجن! بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج اور ارجن کے

دے گا۔ مگر تیرا کشتری پن تجھے ضرور مجبور کر کے تجھے ضرور لڑائیگا۔

۶۰۔ کیونکہ تو اپنے سبھاوک کشتری دہرم کے زیر اثر ہے۔ اسوقت انکار کرنے پر بھی آخر تمہیں جنگ کرنا ہی ہوگا۔

۶۱۔ ارجن پرماتما دل میں رہتا ہے۔ اور وہ تمام کائنات کو اپنے چکر پر چلاتا ہے

۶۲۔ ارجن تو ہر قسم کے خیالات کو چھوڑ کر اس کی شرن میں جا۔ تجھے شانتی پراپت ہوگی۔

۶۳۔ میں نے تجھے یہ گپت گیان سنا دیا ہے۔ اچھی طرح سے سمجھ لو۔ اور پھر جیسے تمہاری مرضی ہو، ویسے عمل کرو۔

۶۴۔ ارجن! تو میرا عزیز دوست ہے اسلئے تجھے ایک اور مفید مطلب اور پوشیدہ بات کہتا ہوں

۶۵۔ تو مجھ میں دل لگا۔ میری پرستش کر۔ میرا ہی بھجن کو تو آخر میں میری ذات میں واصل ہو جائے گا۔

۶۶۔ کسی بات کی سوچ مت کر اور سب دہرموں کو چھوڑ کر میری ہی شرن میں آ۔ میں تجھے نجات دلا دونگا۔

۶۷۔ جو تپسی نہیں۔ جو بھگت نہیں جس کا مجھ پر اعتقاد نہیں اُسے یہ گیان نہ دینا۔

۶۸۔ جو بھگت میرے بھگتوں کو میرے پریم کے جبس ہو کر یہ گیان

۵۰۔ ارجن جس طرح تیاگی برہم کو حاصل کرتا ہے اب اسکا ذکر کرتا ہوں سنو

۵۱۔ وہ گیانی جو وشیوں راگ اور دویش سے دور رہے۔

۵۲۔ تنہائی پسند تھوڑا کھانیوالا۔ جس کا جسم۔ زبان اور دل قابو میں ہو جس میں اعتقاد ہو اور یوگ کے سہارے بڑھ رہے۔

۵۳۔ کام۔ کرودھ۔ موہ۔ لوبھ۔ اہنکار۔ خود غرضی کو ترک کر کے صاف اور شاکر رہتے ہیں۔ وہی برہم کو پاتا ہے۔

۵۴۔ جو نہ کبھی رنج کرتا ہے۔ نہ کسی قسم کی خواہش رکھتا ہے اور سب پرانیوں کو ایک جیسا جانتا ہے۔ وہی میری ذات کو پا لیتا ہے۔

۵۵۔ جو مجھے اچھی طرح سے جان لیتا ہے۔ وہ مجھے پا لیتا ہے۔

۵۶۔ میرے سہارے رہنے والا اپنے ضروری فرائض کو ادا کرتا ہوا بھی برہم میں واصل ہو جاتا ہے

۵۷۔ ارجن سب کرموں کو مجھے ارپن کر کے مجھ میں دل لگا کر میرا سہارا لے۔

۵۸۔ اگر تو اپنا دل مجھ میں لگائے گا۔ تو تیرے سب دکھ دور ہو جائیں گے۔ لیکن اگر تو غرور کے بس میں ہو کر میری شکشا پر عمل نہیں کریگا تو تو تباہ ہو جائیگا۔

۵۹۔ اگر تو کسی بیہودہ خیال کے زیر اثر میدان جنگ میں ہتھیار ڈال

میدان جنگ میں پیٹھ نہ دکھانا۔ انصاف پسند اور حکومت کی قابلیت
یہ کشتری کی صفات ہیں۔

۴۴۔ زراعت۔ تجارت۔ گئو رکھشا وغیرہ یہ ویشیں کی صفات
ہیں۔ اور سیوا شودر کی۔

۴۵۔ ارجن۔ جسطرح انسان اپنے کرم کرتے ہوئے کامیاب
ہوتا ہے۔ اب اُس کا بیان سُن۔

۴۶۔ اِس خالق حقیقی اور مالک ہر دو جہاں کی جو شخص اپنے کرموں
کے مطابق پرستش کرتا ہے۔ وہ کامیاب ہوتا ہے۔

۴۷۔ اپنے کرم کو نہ چھوڑنا چاہئے۔ وہ کسی دوسرے کے کرم سے
کمتر درجہ کا کیوں نہ ہو۔

دوسرے کے اُتم دہرم سے اپنا اپنا دہرم اچھا ہے۔ اُسے کسی
بھی حالت میں نہ چھوڑنا چاہئے۔

۴۸۔ اپنا دہرم چاہے کیسا ہی ہو۔ اُسے تیاگ نہیں کرنا چاہئے
کیونکہ فرائض اِسی طرح سے دوشوں سے گھرے رہتے ہیں جس
طرح کہ اگنی دہوئیں سے گھری رہتی ہے۔

۴۹۔ جو کہیں بھی نہ پھنسے۔ جس کا کہ اِس کے من پر قابو ہے۔ وہ
سنیاسی سے بھی برتر درجہ کا تیاگی ہے۔

۳۵ - جو نیند - خوف - افسوس - ناشکیبی اضطراب - اور ہنکار کو نہیں چھوڑ سکتی وہ عقل تموگنی ہے۔

۳۶ - ارجن! تین طرح کا سکھ بیان کرتا ہوں۔ سُن۔

۳۷ - جو آرام پہلے زہر کی طرح کڑوا - اور پھر امرت کی مانند ہوتا ہے - وہ ستوگنی ہے

۳۸ - جو اندریوں کے وشے بھوگ سے حاصل ہو - جس میں پہلے امرت کا سکھ ملے اور بعد ازاں اُس کا انجام زہر کی طرح ہو - اُسے رجوگنی کہتے ہیں۔

۳۹ - جس آرام کا نتیجہ نیند - مدہوشی اور غفلت ہو - اُسے تموگنی کہتے ہیں۔

۴۰ - کوئی ذی روح اِس روئے زمین پر اور کوئی دیوتا سورگ لوک میں ست رج اور تم اِن تینوں گنوں سے خالی ہو۔

۴۱ - برہمن - کشتری - ویش اور شودر اِن چاروں کی صفات الگ الگ ہے۔

۴۲ - تپ - پوترتا - کشما - حلیمی - گیان - بھگوت بھگتی اندریوں پر قابو یہ برہمن کی صفات ہیں۔

۴۳ - بہادری - شجاعت - مستقل مزاجی - ہوشیاری -

کہلاتا ہے۔

۲۷۔ نتیجے کا خواہشمند۔ طمع کو مدّ نظر رکھے ہوئے۔ اپوتر۔ رنج و راحت کا غلام اُسے رجوگنی کہتے ہیں۔

۲۸۔ کم عقل۔ بے صبر۔ آگیانی۔ بے حیا۔ کاہل کو تموگنی کہتے ہیں۔

۲۹۔ عقل اور استقلال کے تین راز ہیں سنو۔

۳۰۔ جیسے دہرم اور بسنسار۔ نیکی اور بدی۔ فرض اور ممنوع افعال۔ قید و آزادی۔ خوف اور بے خوفی سے واقفیت ہے۔ وہ عقل ستوگنی کہلاتی ہے۔

۳۱۔ جس سے برائی اور بھلائی۔ دہرم اور ادہرم۔ فرض اور ممنوع افعال غلط طور پہ جاتے جائیں۔ وہ عقل رجوگنی کہلاتی ہے

۳۲۔ جس سے دہرم کو ادہرم اور ہر سیدھی بات کو اُلٹی سمجھا جائے وہ تامسی کہلاتی ہے۔

۳۳۔ جس یوگ کی شکتی سے من۔ پران۔ اندریوں کو بس میں رکھا جائے۔ وہ استقلال ستوگنی کہلاتا ہے۔

۳۴۔ ارجن! جس کے نتیجے کی خواہش کو مدّ نظر رکھ کر فعل سرزد ہوتے ہیں۔ وہ عقل راجسی ہے۔

کرم کرتے۔ اگر وہ اس جگت کا ناش بھی کر دے۔ تو وہ مجرم نہیں

۱۸۔ کرم پریرنا تین قسم کی ہوتی ہے گیان۔ گیے۔ پرگیاتا۔ سبب کرم اور عامل ان تینوں سے عمل کا ظہور ہوتا ہے۔

۱۹۔ ارجن! گیان۔ کرم اور کرتا ان کی تین قسمیں ہیں سنو۔

۲۰۔ جو ہر شے میں برہم ہی کو دیکھتا ہے۔ وہ ستوگنی ہے۔

۲۱۔ لیکن جو بھن بھن دیکھتا ہے۔ وہ رجوگنی ہے۔

۲۲۔ جو کسی بھی شے بغیر کسی دلیل کے المقصود سمجھے۔ وہ تامسی گیان ہے۔

۲۳۔ جو کرم اپنے فرض منصبی کو مد نظر رکھ کر بغیر کسی پھل۔ کی خواہش رکھتے ہوئے کیا جاتا ہے۔ وہ ستوگن کہلاتا ہے۔

۲۴۔ لیکن پھل کی خواہش رکھ کر یا غرور کرتے ہوئے کیا جاتا ہے۔ اس کی ادائیگی میں مشقت بھی کرنی پڑتی ہے۔ وہ راجسی کہلاتا ہے۔

۲۵۔ جو کرم نیچ پن۔ ہنسی۔ اور اپنی طاقت کو سوچے بغیر کیا جاوے اُسے تامسی کہتے ہیں۔

۲۶۔ جو بغیر کسی غرض کو مد نظر رکھ کر کرم کرتا ہے۔ وہ ستوگنی

سے نفرت نہیں کرتے اور راحت پہنچانے والے فرائض سے موہ نہیں کرتے

۱۱۔ کسی بھی ذی روح کا فرائض سے الگ ہو جانا ناممکنات سے ہے۔ لیکن جو بے غرضانہ اپنے فرائض ادا کئے جاتا ہے وہی سچا تیاگی ہے۔

۱۲۔ جو برائی بھلے کی خواہش کو مدنظر رکھ کر کرم کرتے ہیں۔ اُن کو کرموں کی اچھائی یا برائی کی تقسیم کے مطابق پھل ملتا ہے اور اسی لحاظ سے وہ سورگ میں جاتے ہیں۔ یا نرک میں جاتے ہیں۔ یا دوبارہ اس سنسار میں آتے ہیں۔ مگر جو سنیاسی اور تیاگی ہے۔ وہ اِن سے بالاتر ہے۔

۱۳۔ تمام کاریوں کی سدھی کے راز سُن۔

۱۴۔ جسم۔ جیو۔ اندریاں۔ خواہشات اور الیتوری شکتی۔

۱۵۔ تمام اچھے یا بُرے کرم جو شریر۔ مَن اور زبان کے ذریعے کئے جاتے ہیں۔ اُن کا اصلی سبب یہی پانچ وجوہ ہیں

۱۶۔ جو ان پانچوں کے ہوتے ہوئے بھی اپنے ہی کو فاعل سمجھتا ہے۔ وہ اگیانی ہے

۱۷۔ جو اپنے تئیں نہ عامل سمجھتا ہے۔ اور نہ معمول۔ اور بے تعلق

۱۔ سنیاسی وہ ہے۔ جو کرموں کا تیاگ کرے۔ اور جب کرموں کے پھل کے تیاگ کو ترک کیا جاوے وہ تیاگ کہلاتا ہے۔

۳۔ کئی وِدوان ایسا کہتے ہیں۔ "ممنوع کرم نہ کرو" دوسرے کہتے ہیں۔ "تپ، دان۔ اور یگیہ" یہ کرم کبھی نہ ترک کرو۔

۴۔ ارجن! تیاگ کے متعلق جو میرا خیال ہے۔ وہ سنو۔ تیاگ تین قسم کا ہوتا ہے۔

۵۔ یگیہ۔ دان اور تپ وغیرہ یہ تینوں پوترتا کے کارن ہیں انہیں کبھی ترک نہ کرنا چاہیئے۔

۶۔ کرم بغیر کسی پھل کی خواہش رکھتے ہوئے کرنے چاہئیں میرا ایسا ہی عقیدہ ہے۔

۷۔ جن کرموں کو کرنا انسان پر عائد ہے انکو صرف جاہل ہی ترک کرتے ہیں۔

۸۔ ضروری فرائض کو صرف تکالیف کو مدنظر رکھ کر ترک کر دینا تیاگ نہیں ہے۔ اور نہ ہی ایسے تیاگ کا کوئی پھل ہے۔

۹۔ پھل اور نتیجے کا خیال چھوڑ کر جو دھرم کرے وہ ستوگن تیاگ ہے۔

۱۰۔ جو عقلمند سچے تیاگی ہیں۔ وہ تکلیف دہ فرائض کی ادائیگی

۲۸۔ اَے پارتھ! بغیر شردھا کے جو یگیہ تپ اور دان کیا جاتا ہے۔ وہ سکھ دائیک نہیں ہوتا وہ باطل ہوتا ہے۔ اس کا نتیجہ نہ تو اِس لوک میں ملتا ہے۔ نہ پرلوک میں۔

ارجن نے کہا۔

۱۔ اے مہا باہو! میں سنیاس اور تیاگ کی حقیقت کو جاننا چاہتا ہوں۔ ان دونوں کے متعلق علیحدہ علیحدہ واقفیت بہم پہنچایئے۔

بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج نے گوہر افشانی فرمائی۔

موقعہ اور پاتر دیکھ کر دیا جائے۔

۲۱۔ اور جو دان پھل کی اچھا سے یا مجبور ہو کر دیا جائے۔ اسے رجوگنی کہتے ہیں۔

۲۲۔ موقع نہ دیکھ کر۔ اور دان لینے والے کی توہین کرکے جو دان دیا جاتا ہے۔ اسے تموگنی کہتے ہیں۔

۲۳۔ اوم تت ست پاربرہم کا نام ہے۔ جس وقت یہ عالم ظہور میں آیا۔ اسی وقت خالق حقیقی نے برہمن۔ وید اور یگیہ بنائے۔

۲۴۔ یوگ۔ یگیہ۔ تپ اور دان کا آغاز یا کسی بھی شاستر میں دی گئی ہوئی ہدایت پر عمل کرنے سے پیشتر "اوم" کا اچارن کرتے ہیں

۲۵۔ جن کو نجات کی خواہش ہے۔ وہ ہمیشہ "اوم" کا اچارن کرتے ہیں۔

۲۶۔ سادھو اور نیک شخص کوئی سا بھی کام شروع کرنے سے پہلے "اوم تت ست" ضرور کہتے ہیں۔ کیونکہ اس کے اچارن سے تمام کاریوں کا پھل پراپت ہوتا ہے۔

۲۷۔ یگیہ۔ تپ اور دان میں اعتقاد رکھنا۔ اور یگیہ۔ تپ اور دان سب ست کہلاتا ہے

جلنے اُسے تموگن کہتے ہیں۔

۱۴۔ دیوتا۔ وددان۔ گورو اور عالم کی بھگتی۔ اور پوترتا۔ سادگی برہمچریہ کو شاریرک تپ کہتے ہیں۔

۱۵۔ بغیر خوشی کے کی گئی ہوئی راستی پر مبنی۔ میٹھی گفتگو۔ اور شاستر ادی گرنتھوں کا مطالعہ یہ واچک تپ کہلاتا ہے۔

۱۶۔ اپنے تئیں خوش رکھنا۔ صابر و شاکر رہنا۔ وشیوں کو نزدیک نہ پھٹکنے دینا۔ اور صفائی قلب یہ سب مانسک تپ کہلاتے ہیں۔

۱۷۔ پھل کی اچھا نہ رکھتے ہوئے جو شاریرک واچک اور مانسک تپ کیا جاتا ہے۔ اسے ستوگن کہتے ہیں۔

۱۸۔ دکھاوا۔ بہت پوجا پاٹھ جس کی ادائیگی بناوٹ پر مبنی ہو عزت کی خواہش کے ساتھ جو تپ کیا جائے اُسے رجوگنی کہتے ہیں۔

۱۹۔ جہالت کی وجہ سے دوسرے کی ایذا رسانی کے خیال سے جسم کو دکھ دے کر جو تپ کیا جائے۔ اُسے تموگنی تپ کہتے ہیں۔

۲۰۔ ستوگنی دان ہے جس کے پھل کی خواہش نہ ہو۔ جو

ریاضت کرتے ہیں۔

۷۔ اور اپنے جسم کو ایذا پہنچاتے ہیں۔ اور اپنے مطلب کے نکل جانے پر انہیں غرور اور تکبر ہوتا ہے۔

۷۔ آہار یعنی جو کچھ ہم کھاتے ہیں وہ تین قسم کے لوگوں کو پسند ہوتا ہے۔ اور یگیہ تپ دان بھی علیٰ ہذا القیاس ۔ تین قسم کے لوگوں کو اب اُن کی تفصیل سنو۔

۸۔ عمر، صحت، اور طاقت بڑھانے والی خوش ذائقہ غذا ستوگنی اشخاص کو رغبت دیتی ہے۔

۹۔ کڑوی کسیلی، کھٹی گرم تیز اور روکھی غذا رجوگنی والوں کو مرغوب ہیں۔

۱۰۔ ٹھنڈی ۔ باسی۔ گندھ والی اور اپوتر غذا تموگنیوں کو بھاتی ہے۔

۱۱۔ جو یگیہ پھل کی خواہش نہ رکھ کر ودھی پورک کیا جاتا ہے ۔ اُسے ستوگن کہا جاتا ہے

۱۲۔ جو یگیہ پھل کی خواہش کو مدنظر رکھ کر کیا جاتا ہے۔ اُسے رجوگن کہتے ہیں۔

۱۳۔ ان وید منتروں ۔ دکھشنا اور شردھا کے بغیر جو یگیہ کیا

سترھواں ادھیائے

ارجن نے دریافت کیا

۱۔ بھگوِن، جو ویدوں اور شاستروں کی وِدھی توڑ کر بھگوت بھجن کرتے ہیں، اُن کی ودھی ساتوک ہوتی ہے۔ یا تموگنی یا رجوگنی ہوتی ہے؟

آنند کند بھگوان شری کرشن چندر جی نے فرمایا۔

۲۔ ارجن! اِس دُنیا کے رہنے والے تین قسم کی شردھا رکھتے ہیں۔ ساتوک، راجسی اور تامسی۔

۳۔ سب کی شردھا اُن کے اعتقاد کے مطابق ہوتی ہے۔ جیسا اُن کا اعتقاد ہوتا ہے۔ ویسے ہی اُن کی شردھا ہوتی ہے۔

۴۔ ستوگنی دیوتاؤں کی۔ رجوگنی راکھشوں کی۔ اور تموگنی بھوت پریتوں کی اپنے مقاصد کے حل کے لئے پرستش کرتے ہیں۔

۵۔ جو لوگ ریاکاری۔ کام۔ اہنکار۔ حرص کو مدِ نظر رکھ کر

۱۸- یہ اس جسم کے اشخاص میں نہ ہما میں مست۔ مکار اور فریبی مجھ سے نفرت کرتے ہیں

۱۹- میں ایسے ادھم اور گرے ہوئے سنگدل گنہگاروں کو راکششوں میں جنم دیا کرتا ہوں

۲۰- ارجن! وہ شیطانی دائرے میں پھنسے ہوئے بیوقوف مجھے نہ پاکر ادھ گرتے چلے جاتے ہیں۔

۲۱- کام، کرودھ اور لوبھ یہ تینوں نرک کے دروازے ہیں۔ اور ناش کی طرف لے جانے والے ہیں۔ اس لئے ان سے بچنا ہی چاہیئے

۲۲- ارجن! جو کام کرودھ۔ لوبھ ان تینوں کا تیاگ کر دیتے ہیں۔ وہ مکتی کو پراپت ہوتے ہیں۔

۲۳- جو شخص شاستروں میں کہے ہوئے طریقوں کو چھوڑ کر اپنی مرضی سے کام کرتا ہے۔ وہ نہ تو کامیابی حاصل کرتا ہے۔ نہ ہی راحت اور نہ ہی مکتی یعنی نجات اسے حاصل ہوتی ہے۔

۲۴- ارجن! کرنے لائق کرم شاستروں کی ہدایت کے مطابق ہی تمہیں کرنے لازم ہیں۔

۱۱۔ عمر بھر وہ ایسے افکار میں گرفتار رہتے ہیں۔ جو کہ کبھی ختم نہیں ہوتے۔

۱۲۔ امید میں جو کہ حق پر مبنی نہیں ہوتی۔ گرفتار ہو کر وہ کام کرودھ میں پھنسے ہوئے وحشیوں کی ترقی کے لئے جائز اور ناجائز دلائل سے دولت جمع کرنے کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔

۱۳۔ بس یہی سوچتے رہتے ہیں۔ کہ آج مجھ کو یہ حاصل ہوا۔ یہ حاصل کروں گا۔ آج میرے پاس اتنی دولت ہے۔ اب اور زیادہ ہو جائے گی۔

۱۴۔ آج میں نے اس دشمن کا تو خاتمہ کر دیا ہے باقیوں کو بھی ہلاک کر دونگا۔ میں ہی حاکم ہوں۔ صاحب ثروت اور طاقت ور ہوں۔

۱۵۔ میں ہی یگیہ کرونگا۔ اور خیرات کرونگا۔ اور عشرت لونگا۔

۱۶۔ ارجن! یہ جاہل۔ توہمات میں گرفتار اور حظ نفسانی میں پھنسے ہوئے آخر میں نرک میں اپنا ٹھکانہ بناتے ہیں۔

۱۷۔ دولت کے نشے میں غلطاں مغرور اپنے تئیں برتر سمجھتے ہوئے برائے نام یگیہ کرتے ہیں۔

ہلیں:۔ ارجن کے بعد وہ اسمری سمپت۔ مگر تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ تم دیوی صفات سے ہو۔

۶۔ ارجن! سنسار میں دو پرکار کے لوگ ہیں۔ ایک دیوتا خصلت اور دوسرے شیطان سیرت۔ دیوتا خصلت والوں کا بیان۔ تو پیشتر ازاں ہو چکا ہے۔ اب شیطان خصلت والوں کا احوال۔ سُنو۔

۷۔ ارجن! شیطانی سیرت رکھنے والے دُنیاوی دہرم۔ کرموں کو نہیں جانتے نہ ہی اُن میں پوترتا۔ نیکی اور صداقت ہوتی ہے۔

۸۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ یہ جگت بے بنیاد ہے! اور اس کا کرتا کوئی نہیں ہے۔ اور یہ سرشٹی کیول استری اور پرش کے سنیوگ سے پیدا ہوئی ہے۔

۹۔ جاہل۔ سبھر شٹ آتما۔ اور بُرے لوگ ایسا ہی مانتے ہیں۔ اور وہ بُرے کرموں کو کرنے کیلئے ہی جنم لیتے ہیں۔

۱۰۔ ارجن! کبھی نہ پوری ہونے والی خواہشات میں گرفتار ہو کر ہمیشہ تکبر اور باطل جہالت کی جاتی ہیں پھنسے ہوئے اپنی بداعمالی سے دُنیا کی ایذا رسانی کا موجب بنتے ہیں۔

آنند کند بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج نے فرمایا۔

۱۔ ارجن! بے خوفی۔ صاف باطنی۔ علم و عمل میں ثابت قدمی۔ رحمدلی وشیوں اور اندریوں پہ قابو۔ ست گرنتھوں کا مطالعہ، یاد خالق حقیقی۔

۲۔ کسی کو آزار نہ پہنچانا۔ سچ بولنا۔ حوصلہ۔ عالی حوصلگی۔ اطمینان قلب، ترک۔ گناہوں سے خوف۔

۳۔ جلال۔ عفو۔ استقلال۔ پاکیزگی۔ کسی سے دغا نہ کرنا غرور نہ کرنا۔ ارجن۔ یہ سب صفات اُن انسانوں میں پائی جاتی ہیں جو کہ فرشتہ خصلت خاندان میں جنم لیتے ہیں۔

۴۔ دھوکہ۔ خودپسندی۔ غصہ۔ بے رحمی اور اگیان یہ خصلتیں اُن انسانوں میں پائی جاتی ہیں۔ جو کہ شیطان خصلت ہوتے ہیں۔

۵۔ جن خصلتوں کا پہلے ذکر کیا گیا ہے۔ وہ دیوی سمپت کہلاتی

لوگوں کا مالک انہیں قائم رکھے ہوئے ہے۔

۱۸۔ جس طرح سے میں اس فانی جسم سے الگ ہوں، اسی طرح اُن فانی ہستیوں سے میرا مرتبہ بلند ہے۔ اسی سبب سے ویدوں اور شاستروں میں پرشوتم کے نام سے مشہور ہوں۔

۱۹۔ ویدوں کے گیاتا جو مجھے پرشوتم جانتے ہیں۔ وہ سب کچھ جانتے ہیں اور ہر طرح سے میری پرستش کرتے ہیں۔

۲۰۔ ارجن! یہ اسرار جو میں نے تجھے بتائے ہیں۔ عقلمند شخص اِن کے جاننے سے گیان کا بلند درجہ حاصل کرتا رہتا ہے۔ اور اپنا جنم سپھل کرتا ہے۔

۱۰- اِس جسم کا تیاگ کرنیوالے، یا گنوں کے ذریعہ بھوگ بھوگنے والے آتما کو جاہل دیکھ نہیں سکتے۔ ایسے صرف گیانی ہی دیکھ سکتے ہیں۔

۱۱- یوگی آتما کو اِس جسم میں دیکھ سکتے ہیں۔ لیکن جاہل نہیں

۱۲- سوریہ کا تیج۔ چندرما کی چاندنی اور اگنی کی حرارت یہ سب میرا ہی جلال ہے۔

۱۳- روئے زمین پر جتنے بھی ذی روح ہیں۔ اُن سب کا پیدا کرنے والا میں ہی ہوں اور چاند کے ذریعے نباتات کی پیداوار میرے ہی ذریعے ہوتی ہے۔

۱۴- میں ہی حرارت غریزی جو کہ ہر ذی الروح کے جسم میں موجود ہے اور غذا ہضم کرتی ہے۔

۱۵- ہر ایک دل میں میرا قیام ہے ویدوں کے ذریعے میرا ہی جانا جانا مقصود ہے۔ میں ویدانت کا بانی ہوں۔ اور میں ہی ویدوں کا عالم ہوں۔

۱۶- اِس سنسار میں دو قسم کی پیداوار ہوتی ہے۔ فانی اور غیر فانی

۱۷- اور اِن سے بالا پرماتما کی ذات ہے۔ وہی اِن تینوں

کی کونپلیں اُس پر لگی ہوئی ہیں۔

۳۔ اُس کا اصلی روپ دکھائی نہیں دیتا۔ نہ ہی اُس کی ابتدا اور انتہا کا پتہ چلتا ہے۔

۴۔ ایسے مضبوط درخت کی جڑ کو ویراگ کی آری سے کاٹ کر اُس مقام کی تلاش شروع کرنی چاہیئے۔ جہاں پہنچ کر وہ جنم مرن سے مکت ہو جاتا ہے۔

۵۔ جس نے تکبر جہالت کا تیاگ کیا ہے۔ جو اپنے آتما میں محو رہتا ہے۔ جو رنج و راحت میں یکساں ہے۔ وہ گیانی لازوال بلند مرتبہ حاصل کر لیتا ہے۔

۶۔ جس جگہ سوریہ۔ چندر۔ اور اگنی کی روشنی کا کوئی اثر نہیں۔ وہی میرا قیام ہے۔

۷۔ میری ہی قدرت جو کہ پانچ اندریوں اور من کو کھینچتی ہے۔

۸۔ جیسے خوشبو ہوا میں مل جاتی ہے۔ اسی طرح آتما جسم کو چھوڑتا ہے۔ اور اسی طرح سے اِس جسم میں داخل ہوتا ہے

۹۔ آنکھوں۔ کھال زبان۔ ناک اور دل کے ذریعے وہ جیو وشیوں کا بھوگ کرتا ہے۔

لیا ہو۔) کہتے ہیں۔

۲۶۔ جو شخص بے غرض ہو کر میری اپاسنا کرتا ہے۔ وہ ان گنوں کو عبور کر کے پار برہم کو حاصل کر لیتا ہے۔

۲۷۔ برہم میں ہی ہوں موکش داتا میں ہی ہوں۔ دائمی راحت بھی میں ہی ہوں۔

پندرھواں ادھیائے

آنند کند بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج نے گوہر افشانی کی

۱۔ اسی ورکش کو جس کی جڑ اوپر کی طرف ہے اور شاخیں نیچے کی طرف ہیں۔ جو اس ورکش کو جانتے ہیں۔ وہی وید کے گیاتا گیانی ہے۔

۲۔ اس کی شاخیں نیچے اوپر پھیلی ہوئی ہیں۔ اور وشیوں

۲۰۔ جو شخص اِن تینوں گُنوں پر عبور حاصل کر لیتا ہے۔ جو کہ اِسی جسم کے ساتھ پیدا ہوئے ہیں۔ وہ موکشں کو پراپت ہوتے ہیں۔

ارجن نے دریافت کیا

۲۱۔ بھگون! اِن تینوں گُنوں پر عبور پانے کی کیا پہچان ہے؟ اِس کا چلن کیسا ہوتا ہے؟ اور وہ اُن پر عبور کیونکر حاصل کرتا ہے

۲۲۔ ارجن! جو شخص ست۔ رج۔ اور تم کا غلبہ ہونے پر اِس سے نفرت نہیں کرتا۔ اور اُن کے نہ ہونے پر اُن کی خواہش نہیں رکھتا۔

۲۳۔ جس کو کسی شے سے رغبت نہیں دلچسپی نہیں۔ رنج و راحت میں سکون و قرار کو ہاتھ سے نہیں دیتا۔ جس پر یہ گُن اثر نہیں کرتے

۲۴۔ رنج و راحت کو یکساں سمجھتا ہے۔ سونے اور لوہے کو یکساں سمجھتا ہے اور اپنے پسند کی شئے اور اپنی ناپسند شے کو یکساں سمجھتا ہے۔

۲۵۔ جسے عزت اور ذِلت۔ دوست اور دشمن میں کوئی فرق دکھائی نہیں دیتا۔ وہ گُن رہت جب اتے گُنوں پر عبور حاصل کر

۱۴۔ جو جیو ستوگن کے غلبہ کے دوران میں اس جسم کا تیاگ کرتا ہے۔ وہ گیانیوں کے خاندان میں پیدا ہوتا ہے۔

۱۵۔ جو رجوگن کے غلبہ کے وقت اس جسم کا تیاگ کرتا ہے۔ وہ کاروباری خاندان میں پیدا ہوتا ہے۔ جو تموگن کے غلبے کے دوران میں اس جسم کا تیاگ کرتا ہے۔ وہ حیوان بنتا ہے۔

۱۶۔ ستوگن کا نتیجہ نیک اعمال ہوتے ہیں۔ (۲) رجوگن کا نتیجہ تکالیف ہوتی ہیں۔ (۳) اور تموگن کا نتیجہ لالچ کاہلی وغیرہ اگیان کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔

۱۷۔ ستوگن سے گیان پیدا ہوتا ہے۔ رجوگن سے لالچ اور تموگن سے لاپروائی اور اگیان پیدا ہوتا ہے۔

۱۸۔ ستوگن والے بلندی کی طرف چڑھتے ہیں۔ راجسی مدھیہ (درمیان) میں رہتے ہیں۔ اور آخری گن والے نیچ گنوں کو پراپت ہوتے ہیں۔

۱۹۔ جس گیانی نے گنوں کے سوائے اور کچھ سمجھا ہی نہیں۔ وہ میری ذات کو پالیتا ہے۔

آنند کند بھگوان شری کرشن چند۔ جی مہاراج نے یوں گیان افشانی کی۔

۱۔ جس گیان کی وجہ سے سب مینوں نے نجات حاصل کی وہ اتم گیان پھر تم سے بیان کرتا ہوں۔

۲۔ اسی گیان کی بدولت وہ مجھ تک پہنچ کر جنم مرن کی قیود سے آزاد ہو جاتے ہیں۔

۳۔ قدرت یونی کے سمان ہے۔ میں گربھ کا ٹھہرانے والا ہوں اور اس سے جیوؤں کی اپتی ہوتی ہے

۴۔ تمام جانداروں کی پیدائش کا راز قدرت میں پنہاں ہے میں سب کا پیتا ہوں۔ سب یونیوں سے جو جیو پیدا ہوتے ہیں۔ پرکرتی ان کی یونی اور میں بیج ٹھہرانے والا پتا ہوں۔

۵۔ ست۔ رج۔ تم۔ یہ تین گن قدرت سے پیدا ہوئے ہیں اور یہی غیر فانی جیو کو اس جسم کے بندھن میں پھنسا دیتے ہیں۔

۳۳- جیسے ہر جگہ موجود ہونے پر ایشور کسی جگہ بھی لپت
نہیں ہوتا۔ ویسے ہی آتما بھی اس جسم میں ہر جگہ موجود ہونے
پر بھی جسم گنوں یعنی تعلقات سے الگ رہتا ہے۔

۳۴- ارجن! جیسے سورج اس عالم کو روشنی بہم پہنچاتا ہے
ویسے ہی آتما اس جسم کو منور کرتا ہے۔

۳۵- اس طرح سے جو کھیشتر کھیشترگیہ اور قدرت کو جان
لیتے ہیں۔ وہ برہم کو حاصل کرتے ہیں۔ اور مکتی کو پراپت
ہوتے ہیں۔

سانکھیہ یوگ سے دیکھتے ہیں۔ دوسرے لوگ کرم یوگ سے دیکھتے ہیں۔

۲۵- لیکن جو ان طریقوں کو نہیں جانتے۔ وہ دوسروں سے سن کر پرستش کر کے مکتی کو پراپت ہو جاتے ہیں۔

۲۶- ارجن! اس عالم میں جو بھی پران پیدا ہوتے ہیں۔ وہ کھیتر اور کھیترگیہ کے اتصال سے پیدا ہوتے ہیں۔

۲۷- جو سب میں ایشور کو ایک ہی بھاؤ سے دیکھتا ہے اس کا جنم نہیں۔

۲۸- ارجن! ایشور ہر جگہ ہے۔ اسے ہر جگہ اور ایک جا جاننے والا بھی مکتی کو پراپت ہوتا ہے۔

۲۹- جو یہ خیال کرتا ہے کہ قدرت سب کچھ کرتی ہے۔ اور آتما نہیں کرتا۔ وہی گیانی ہے۔

۳۰- آتما مختلف اجسام میں الگ الگ حالتوں میں موجود ہے۔ جس کو یہ بات معلوم ہو گئی ہے۔ وہ پاربرہم کی لازوال ذات کو پا لیتا ہے۔

۳۱- ارجن! ایشور انادی اور نرگن ہے۔ اس لئے جسم میں رہ کر بھی کرم اور تعلقات سے الگ ہے۔

وہ گیان روپ ہے۔ اور گیان سے جاننے یوگیہ۔ اور سب کے دلوں میں موجود ہے۔

۱۹۔ میں نے کھیشتر گیان اور کھیشتر گیہ کے متعلق مختصراً تجوید سے کہا ہے۔ اس کو جاننے اور سمجھ لینے کے بعد میرا بھگت مجھے پا لیتا ہے

۲۰۔ ارجن! پرکرتی اور پُرش کو اَنادی جان۔ اُن کی کوئی ابتدا نہیں۔ رجوگن تموگن اور ستوگن مایا سے پیدا شدہ ہیں۔

۲۱۔ مایا میں گھرا ہوا انسان مایا سے پیدا ہونے والے گنوں کو بھوگتا ہے۔ اور یہ گن بھلی اور بُری جُونوں میں اس کے جنم کا کارن بنتے ہیں۔

۲۲۔ انسان جنم لینے کے بعد مایا سے پیدا ہونے والے گنوں کا بھوگ کرتا ہے۔

۲۳۔ پالن پوشن کرنے والا بھوگنے والا۔ اور مشورہ دینے والا پرماتما جو کہ اس جسم میں موجود رہتا ہے۔ اُسے پرم پرش کہتے ہیں

۲۴۔ اور اس طرح سے پرم پرش اور اس کی قدرت کو جان لینے کے بعد پھر وہ بار بار جنم لے کر اس سنسار میں نہیں آتے۔

۲۵۔ کئی شخص اپنے آتما میں ہی ایشور کو دیکھتے ہیں۔ کئی اُسے

۱۲۔ آتم گیان میں ہمیشہ مصروف رہنا۔ اور تتو گیان کی بابت کیفیت ستر آدی گرنتھوں کے پاٹھ جاری رکھنا یہی گیان ہے۔ اس کے علاوہ جو گیان سے وہ اگیان ہے۔

۱۳۔ اب میں جو جاننے لائق ہے۔ اور جس کے جاننے سے مکتی پراپت ہوتی ہے۔ اس کا برتانت کہونگا۔

۱۴۔ ہر جگہ اس کے ہاتھ پاؤں۔ آنکھ۔ سر۔ منہ موجود ہیں۔

۱۵۔ اور تمام حواس کے افعال کو ظہور کرنے والا ہے۔ مگر خود سب سے الگ ہے وہ سروپ سے الگ ہے۔ اندریوں سے الگ ہے۔ پھر بھی سب کو دھارن کرنے والا ہے۔ وہ گنوں سے الگ ہے۔ پھر بھی ان کا بھوگ کرتا ہے۔

۱۶۔ وہ تمام ذی روحوں میں ہے۔ وہ ساکن بھی اور متحرک بھی ہے لیکن اپنی لطافت کی وجہ سے معلوم نہیں ہو سکتا۔

۱۷۔ وہ بانٹا جانے والا نہ ہونے پر بھی بانٹا جا سکتا ہے۔ وہ جاننے یوگیہ۔ کل ذی روحوں کا پرورش کرنے والا۔ اور ان کے ناش کرنے والا ہے۔

۱۸۔ وہ تمام نوروں کا پرکاشک ہے۔ اور تاریکی سے پرے ہے

۳۔ ارجن! سب کھشیتروں میں کھشیتر گیہ مجھے ہی سمجھ۔ کھشیتر اور کھشیتر گیہ کے جاننے کو گیان کہتے ہیں۔

۴۔ وہ کھشیتر کیا ہے۔ اس کے گن کیا کیا ہیں۔ اس کی اُتپتی کہاں سے ہوئی ہے اس کی شکتی کیا ہے۔ یہ سب کچھ مجھ سے سُن!

۵۔ رشیوں ویدوں حالوں اور فاضلوں نے الگ الگ طریقوں سے اس کی مہما کہی ہے۔

۶۔ مہابھوت۔ اہنکار۔ بدھی۔ پرکرتی۔ دس اندریاں۔ ایک من۔ پانچ وِشے۔ اچھا۔ دویش۔ سکھ۔ دکھ۔

۷۔ ہوشیاری اور صبر ان سب سے یہ کھشیتر بنا ہے۔

۸۔ عزت کی خواہش نہ رکھنا۔ رحمدل ہونا۔ دوسروں کو راحت پہنچانا۔ گورو سیوا۔ صفائی۔ مستقل مزاجی۔

۹۔ وشیوں سے بے تعلقی۔ غرور نہ کرنا۔ پیدائش موت اور بیماری کے نقائص پر غور کرنا۔

۱۰۔ بیوی اور بچوں کے سکھ دکھ کو نہ ماننا۔ فتح اور ناکامی میں یکساں رہنا

۱۱۔ میری ہی پرستش کرنا۔ تنہائی پسند ہونا۔ بھیڑ بھاڑ کو پسند نہ کرنا۔

پسند ہے۔ جو صابر ہے اور شاکر ہے۔ اور مستقر بدھی والا ہے وہی مجھے پیارا ہے۔

۲۰۔ میری پناہ میں رہنے والے میرے بھگت میرے اس اپدیش پر عمل کرتے ہیں۔ وہ مجھے نہایت ہی عزیز ہیں

تیرھواں ادھیائے

ارجن نے کہا

۱۔ اے کیشو! میری خواہش ہے۔ کہ آپ مجھے پرکرتی۔ پرش کھیتر اور کھیتر گیہ کے معنے بتائیں۔

بھگوان شری کرشن چند نے فرمایا

۱۔۲ ارجن! اس جسم کو کھیتر اور اس کے جاننے والے کو کھیتر گیہ کہتے ہیں۔

دھیان سے پھل کی خواہش کا تیاگ کرنا اچھا ہے کیونکہ
تیاگ سے ہی اطمینان حاصل ہوتا ہے۔

۱۳۔ جو کسی سے عداوت نہیں رکھتا۔ رحمدل۔ سب سے پیار
رکھنے والا۔ جو مغرور نہیں رنج و راحت کو یکساں جاننے والا
کشما دان۔

۱۴۔ قانع۔ صابر۔ جس کی آتما اس کے بس میں ہو۔ جس کا
یقین مجھ میں ہے۔ وہ بھگت مجھے بہت پیارا ہے۔

۱۵۔ جس سے کسی کو نقصان نہیں پہنچتا جس میں کرودھ نہیں
جس میں خوف نہیں۔ وہ مجھے عزیز ہے۔

۱۶۔ جو کسی شے کی خواہش نہیں رکھتا۔ جو پوتر ہے۔ ہوشیار
موہ سے الگ۔ تیاگی وہ بھگت مجھے پیارا ہے۔

۱۷۔ جس میں خوشی نہیں ہے۔ جو حسد نہیں کرتا۔ جو امید
نہیں رکھتا۔ جو نیک و بد کا تارک ہے۔ وہ مجھے عزیز ہے

۱۸۔ جو پیاری وستو کو پاکر خوش نہیں ہوتا۔ عزت بے عزتی
سردی گرمی رنج و راحت کو یکساں سمجھنے والا مجھے بہت
عزیز ہے۔

۱۹۔ جو تعریف اور نندا کو مساوی جانتا ہے۔ جو خاموشی

۵. لیکن بے نشان ذات کا دھیان کرنے والوں کو زیادہ دِقت پیش آتی ہے. کیونکہ دیہہ دھاریوں کے لئے بے نشان کو۔ تصور میں لانا ذرا مشکل ہے۔

۶. ارجن! جو مجھ میں لین ہو کر میرا دھیان کرتے ہیں۔

۷. اور بھگتی سے مجھے تصور میں لا کر میری پرستش کرتے ہیں۔ ان کو میں جلد ہی اِس مرتیو روپی ساگر سے پار کر دیتا ہوں۔

۸. جب تم دِل اور بدھی دونو کو میری ذات میں لگا دوگے تو اِس جنم کے بعد یقیناً تم مجھے پا لوگے۔

۹. اگر تم مجھ میں اپنا دِل نہیں رکھ سکتے. تو یوگ ابھیاس۔ سے میرے حاصل کرنے کی کوشش کرو

۱۰. اگر تم ابھیاس کی ہمت نہیں رکھتے میری خوشنودی لیئے کرموں (نیک افعال) کو مجھے ارپن کر دو اِس طرح تم مکتی کو پراپت ہو سکے۔

۱۱. اگر تم یہ بھی نہیں کر سکتے. تو میرے لئے آتما کو بس میں کر کے اور پھل کی خواہش کو چھوڑ کر کرم کرو

۱۲. کیونکہ ابھیاس سے گیان اور گیان سے دھیان۔ اور

بارھواں ادھیائے

ارجن نے کہا۔

۱۔ جو شخص آپ کی بھگتی میں لین رہتے ہیں۔ یا جو آپ کو نستان اور لازوال برہم مان کر آپ کی اپاسنا کرتے ہیں۔ ان میں آپ کی پرستش کا بہتر طریقہ کونسا ہے

آنند کند بھگوان شری کرشن چندر جی نے فرمایا۔

۲۔ جو ہمیشہ مجھ میں من لگاتے ہیں۔ اور کمال اعتقاد سے میرا پوجن کرتے ہیں۔ میں انہیں کو اچھا یوگی مانتا ہوں۔ وہ بھی مجھے جلد پا لیتے ہیں۔ اور میں بھی انہیں جلد مل جاتا ہوں۔

۳۔ سب کو ایک نظر سے دیکھنے والے۔ ہر ایک کی بھلائی چاہنے والے۔

۴۔ اندریوں کو روک کر مجھے لازوال اپار شکتی والا۔ قیاس میں نہ آنے والا۔ اور بے نشان سمجھ کر میری پرستش کرتے ہیں وہ بھی مجھے پا لیتے ہیں۔

ہو گیا ہوں ۔ میرا سب خوف دُور ہو گیا ہے ۔

۵۲۔ بھگوان شری کرشن چندر جی نے فرمایا۔

ارجن! میرا وہ رُوپ جو کہ تُم نے دیکھا ہے ۔ اِس رُوپ کو دیکھنے کے لئے دیوتا بھی ترستے ہیں ۔

۵۳۔ جس رُوپ میں تُو نے مجھے دیکھا اِس رُوپ کو ویدوں کے پاٹھ کرنے سے تپیا کرنے سے اور یگیہ کرنے سے بھی نہیں دیکھا جا سکتا۔

۵۴۔ پوری طرح میری بھگتی سے لین ہونے پر میری یہ صورت دیکھی جا سکتی ہے ۔

۵۵۔ ارجن! جو اِس سنسار میں تمام کرم میری محبّت سے زیر اثر کرتا ہے ۔ اور جس کے تمام کرم مجھے ہی ارپن ہوتے ہیں ۔ جو کسی سے دشمنی نہیں رکھتا ۔ وہی شخص مجھے پا سکتا ہے ۔

۴۶۔ مجھ میں آپ کا یہ روپ دیکھنے کی طاقت نہیں ہے۔ اس لئے
وہ اپنا پہلا مکٹ دھاری روپ دکھایئے ؟
آنند کند بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج نے گوہر
افشانی کی :۔

۴۷۔ تم پر خوش ہو کر میں نے تمہاری مرضی سے یہ روپ
تمہیں دکھایا ہے۔ اس سے پہلے یہ روپ کسی نے نہ دیکھا
تھا۔

۴۸۔ میرا یہ روپ نہ ویدوں کے پاٹھ سے۔ نہ خیرات سے۔ نہ
یگیہ کرنے سے، اور نہ ہی اگنی ہوتر اور تپ کرنے سے کوئی
دیکھ سکتا ہے۔

۴۹۔ میری اس عجیب صورت کو دیکھ کر گھبراؤ مت بدحواس
نہ ہو۔ بلکہ بے خوف اور مطمئن ہو کر پھر میری اصلی صورت
کو دیکھ ۔

سنجے بولا۔

۵۰۔ یہ کہہ کر آنند کند بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج۔
نے پھر اپنا اصلی روپ ارجن کو دکھایا۔

۵۱۔ ارجن نے کہا۔ بھگوان! آپ کا یہ روپ دیکھ کر مطمئن

گستاخی کی ہے میں اس بے ادبی کے لئے معافی کا خواستگار ہوں
میں پریم کے بس میں ہو کر ایسا کہا کرتا تھا۔

۴۱۔ تخلیہ میں اور عوام میں میں جو آپ سے ہنسی مذاق کر کے آپ کی بے ادبی کرتا رہا ہوں۔ اس کے لئے معافی کا خواستگار ہوں۔

۴۳ اے قادر مطلق۔ آپ اس سنسار کے پالن کرتا ہیں۔ اور اس کے قابل تعظیم پتا اور گورو ہیں۔ تینوں عالم میں آپ کا ثانی کوئی نہیں ہے۔ نہ کسی کی ذات آپ سے بڑھ کر ہے۔ اور نہ ہی ہو گی۔

۴۴۔ اس لئے اے پربھو! میں آپ کے چرنوں میں سر جھکا کر پرنام کرتا ہوں۔ اور اپنے قصور کی معافی کے لئے ملتجی ہوں۔ بے دیووں کے دیو! جیسے پتا پتر کے اور پتی پتنی کے اور متر متر کے قصور معاف کر دیتا ہے۔ ویسے آپ بھی میرے قصور معاف کر دیوں۔

۴۵۔ آپ کے اس پُر جلال روپ کو دیکھ کر مجھے خوشی تو ہوئی۔ لیکن مارے خوف کے دل بھی تو دہل رہا ہے۔ اس لئے دیووں کے دیو! مہربانی فرما کر مجھے وہ اپنا پہلا روپ ہی دکھلایئے۔

۳۶۔ مہاراج رشی کیش! جو کچھ آپ نے فرمایا ہے۔ وہ درست ہے یہ عالم آپ کے نام کے جاپ کی دلی خوشی اور تسکین حاصل کرتا ہے۔ راکھش آپ کا روپ دیکھ کر خوفزدہ ہو کر ادھر ادھر بھاگتے پھرتے ہیں۔ اور سادھو نمسکار کر رہے ہیں۔

۳۷۔ اور وہ نمسکار کیوں نہ کریں۔ جب کہ ہر طرف آپ کا ہی ظہور اور آپ ہی اس جگت کے کرتا ہیں۔ آپ ستیہ اور استیہ سے برتر اور پار برہم ہیں۔

۳۸۔ اے کرشن! جو آپ دیوؤں کے دیو کل کائنات کا سہارا بہت کچھ جاننے والے۔ جاننے کے قابل مکتی کے داتا۔ سب کچھ آپ ہی ہیں۔

۳۹۔ اے کرشن!۔ وایو۔ یم۔ اگنی۔ ورن۔ چندر اور برہما بھی آپ ہی ہیں۔ آپ کو ہزار بار نمسکار ہے۔ آپ کو بار بار نمسکار ہے۔

۴۰۔ بھگوان اسرویشور! آپ کو آگے سے۔ پیچھے سے ہر چہار طرف سے نمسکار ہے۔

۴۱۔ آپ کو نہ پہچانتے اور آپ کی عظمت کو نہ جانتے ہوئے بے خبری کے عالم میں "یادو" اور "سکھا" پر میں نے جو

میں لفقتے سنا رہے ہیں۔ اور آپ کا پُر نور جلال سنسار پر نور کی بارش کر رہا ہے۔

۳۱۔ آپ کے ملنے۔ کہ ایسے خوفناک روپ والے آپ کون ہیں۔ میں یہ جاننے کی خواہش رکھتا ہوں۔ اور آپ کو نمسکار کرتا ہوں۔

آنند کند بھگوان شری کرشن چندر جی نے فرمایا۔

۳۲۔ میں عالم کو فنا کرنے والی اجل ہوں۔ اور لوگوں کو ہلاک کرنے کے لئے ظاہر ہوا ہوں۔ جو فریقین یہاں ایک دوسرے سے جنگ کے ارادہ سے جمع ہوئے ہیں۔ تم اگر لڑائی سے الگ ہو جاؤ گے تو بھی یہ نہیں بچینگے۔

۳۳۔ اس لئے ارجن! کمر ہمت باندھ اور اُٹھ کھڑا ہو۔ اور دشمنوں پر فتح پا کر نیک نامی حاصل کر اور اس کی اس وسیع سلطنت پر راج کر۔ یہ تو میرے ہاتھ سے پہلے ہی سے مارے جا چکے ہیں تو ان کی موت کا برائے نام ذریعہ بن جا۔

۳۴۔ میرے ہاتھ سے مارے جا چکے ہوئے درون۔ بھیشم۔ جدرتھ کرن اور دیگر شور بیروں سے تو بلا کھٹکے لڑ۔ تو ضرور فتح یاب ہو گا۔

۳۵۔ بھگوان شری کرشن چندر کا فرمان سُن کر ارجن نے سر جھکا کر نمسکار کی۔ اور دیا کل ہو کر بولا۔

اور اگنی کی مانند چمکتے ہوئے نیتروں والا روپ دیکھ کر دل بے اختیار ہو جاتا ہے۔

۲۵۔ آپ کے سب دانتوں والے مکھ دیکھ کر مجھے اب سر چہار اطراف کا علم بھی نہیں رہا۔ اور قرار نہیں آتا۔ اے دیوتاؤں کے دیو! مجھ پر دیا کیجئے۔

۲۶۔ کرشن۔ سب راجاؤں کے ساتھ دھرت راشٹر کے پتر وغیرہ بھیشم پتامہ۔ درونا چاریہ اور کرن آپ کے منہ میں سرعت کے ساتھ داخل ہو رہے ہیں۔ ہمارے بڑے بڑے یودھا بھی آپ کے منہ میں جا رہے ہیں۔

۲۷۔ اُن میں سے کیتوں کے سر چکنا چور ہو گئے ہیں۔ اور کئی آپ کے دانتوں کے ساتھ اٹکے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔

۲۸۔ جس طرح پانی کا بہاؤ سمندر کی طرف بہتا ہے۔ اسی طرح سے سب بہادر آپکے منہ میں داخل ہو رہے ہیں۔

۲۹۔ جس طرح شمع پر پروانے گرتے پڑتے ہیں۔ اسی طرح سے یہ لوگ فنا ہونے کے لئے آپ کے دہن مبارک میں گھسے چلے جا رہے ہیں۔

۳۰۔ اُسے کرشن۔ آپ اپنے آتش فشاں مکھوں میں سب کو

۱۸۔لازوال برتر۔ اور جاننے کے قابل ذات آپ کی ہی ہے۔ اس عالم کا حقیقی سہارا اور ازل سے دھرم کی محافظ آپ کی ہی ذات معصوم ہو رہی ہے۔

۱۹۔ جس کا آغاز اور انجام نہیں ہے۔ آپ کی طاقت بے پایاں ہے۔ آپ کے بازو بے شمار ہیں۔ اور آپ کا چہرہ آگ کی مانند چمکتا ہے

۲۰۔ ہر چہار اطراف میں آپ اکیلے ہی پھیلے ہوئے ہیں۔ آپ کے اس روپ کو دیکھ کر تینوں لوک کانپ اٹھے ہیں۔

۲۱۔ دیوتا آپ میں براجمان ہیں۔ کئی خوفزدہ ہیں۔ اور کئی آپ سے پرارتھنا کر رہے ہیں۔ مہرشی اور سیدھوں کے گروہ ایک پکار سے آپ کے گن گا رہے ہیں۔

۲۲۔ رُدر۔ آدتیہ۔ وسو۔ سادھیہ۔ وشو، اشونی کمار۔ مرت، اشما یکھش۔ اور سب کے سب آپ کو حیرت سے دیکھ رہے ہیں۔

۲۳۔ اے مہا باہو! آپ کے بے شمار مکھ۔ دانت۔ نیتر، بھجائیں جانگھیں۔ پاؤں اور پیٹ دیکھ کر سارا عالم کانپ رہا ہے اور میں بھی مارے خوف کے اپنے ہوش کھو رہا ہوں۔

۲۴۔ میں آپ کا فلک شگاف۔ کشادہ دہن والا۔

سے آراستہ تھا۔

۱۱۔ اُس رُوپ نے کئی قسم کے وستر دھارن کئے ہوئے تھے۔ اور کئی قسم کی مالاؤں سے آراستہ تھا۔ اور اُس کے ہر چہار طرف مکھ ہی مکھ تھے۔

۱۲۔ اگر ہزارہا سوریوں کی روشنی ایکدم ہو جاوے۔ تو وہ بھی اُس رُوپ کے نُور کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی۔

۱۳۔ جب ارجن نے اُس شریر میں تمام عالم کو موجود پایا۔

۱۴۔ تو وہ حیران سا ہو گیا۔ اور اُس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ اور سر جھکا کر اور ہاتھ جوڑ کر کہنے لگا۔

۱۵۔ بھگون! میں آپکے اِس شریر میں تمام دیوتاؤں، تمام جانداروں کو کمل آسن پر تشریف فرما برہماجی کو تمام رشیوں کو اور عجیب و غریب سانپوں کو دیکھ رہا ہوں۔

۱۶۔ آپ کو میں کئی چیزوں والا دیکھ رہا ہوں۔ آپ کے کئی ہاتھ ہیں کئی پیٹ ہیں اور کئی آنکھیں ہیں۔ اِس رُوپ کی نہ ابتدا ہے اور نہ ہی انتہا ہے۔

۱۷۔ مکٹ پہنے ہوئے گدا اور چکر لئے چاروں طرف روشنی پھیلائے ہوئے آپ کے پُر نُور رُوپ پر آنکھ نہیں ٹھیرتی۔

۴۔ پربھو! اگر مجھے اِس قابل سمجھتے ہوں۔ کہ میں آپ کا وہ روُپ دیکھ سکوں۔ تو وہ لازوال جلوہ مجھے دکھا دیجئے۔

آنند کند بھگوان شری کرشن چندر جی نے فرمایا۔

۵۔ میرے سینکڑوں اور ہزاروں روُپ ہیں۔ اُن روپوں کو دیکھ!

۶۔ بھارت! آدتیوں۔ بسوؤں، رُدروں نکھشتروں ہواؤں اور اِس سے پیشتر کبھی نہ دیکھے ہوئے حیرت میں ڈال دینے والے جلوؤں کو دیکھ!

۷۔ تمام عالم کو اور اِس کے علاوہ جو کچھ بھی تم دیکھنا چاہتے ہو۔ وہ آج دیکھ لو!

۸۔ لیکن تم اِن ظاہری آنکھوں سے میرے روُپ کو نہیں دیکھ سکو گے۔ لہذا میں تجھے باطنی آنکھیں عطا کرتا ہوُں۔ لہذا تم اُن سے میرے ایشوری یوگ کو دیکھو۔

۹۔ سنجے نے کہا۔ مہاراج یہ کہہ کر بھگوان شری کرشن چندر جی نے ارجن کو اپنا ایشوری روُپ دکھایا۔

۱۰۔ وہ روُپ کئی چہروں والا۔ کئی آنکھوں والا۔ کیہ برق تپاں کی مانند چمکنے والے ہتھیاروں والا تھا۔ اور کئی خوبصورت زیوروں

۴۲- ارجن! اِن سب قدرتوں کی مختلف روپوں کے جاننے سے تجھے اِن باتوں کو طول کرنے سے کیا حاصل ہے۔ بس تو صرف اتنا ہی جان لے کہ یہ کل عالم میرے ایک ہی کرشمے کا مظہر ہے۔

ارجن نے کہا:

۱- آپ کے فرمان سے میری بدھی پر جہالت کا جو تاریکی پردہ پڑا ہوا تھا۔ وہ دور ہو گیا ہے۔

۲- عالم کی پیدائش و فنا اور آپ کی لافانی عظمت کا سب حال بھی میں نے سن لیا ہے۔

۳- پرمیشور میں آپ کا ایشوری روپ جس کا کہ ذکر آپ نے مجھ سے کیا ہے۔ دیکھنا چاہتا ہوں۔

۳۵۔ سام وید کے منتروں میں سام میں ہوں۔ منتروں میں گائیتری میں ہوں۔ مہینوں میں مگھر میں ہوں۔ اور موسموں میں بہار کا موسم میں ہوں۔

۳۶۔ دہوکہ بازوں میں دہوکہ بازی میں ہوں۔ جلالوں میں جلال میں ہوں۔ فاتحوں میں فتح میں ہوں۔ باہموں میں ہمت میں ہوں اور نیکوں میں ستیہ میں ہوں۔

۳۷۔ یادووں میں کرشن میں ہوں۔ پانڈوں میں ارجن میں ہوں۔ منیوں میں ویاس منی ہوں۔ اور کویوں میں ششکر آچاریہ میں ہوں۔

۳۸۔ سزا دینے والوں میں سزا میں ہوں۔ فتح کے خواہشمندوں میں راج نیتی میں ہوں۔ اسرار میں خاموشی میں ہوں۔ اور گیانیوں میں گیان میں ہوں۔

۳۹۔ اور سنسار کی پیدائش کا بیج میں ہوں۔ سب جیوں میں کوئی بھی ایسا نہیں جس میں کہ میں موجود نہیں ہوں۔

۴۰۔ ارجن! میری قدرتوں کا شمار نہیں ہے۔ میں نے جو کچھ بیان کیا ہے۔ اختصار میں کیا ہے۔

۴۱۔ دُنیا کی باعظمت اشیاء کی عظمت۔ اور طاقتوروں کی طاقت سب میرے ہی پرتاپ سے ہے

۲۸ - ہتھیاروں میں بجر میں ہوں گائیوں میں کام دھینو میں ہوں۔ نسل بڑھانے والا کامدیو میں ہوں۔ سرپوں میں باسکی میں ہوں۔

۲۹ - میں ناگوں میں اننت۔ پانی میں رہنے والوں میں ورن تیردوں میں اریما میں ہوں اور سزا دینے والوں میں یم میں ہوں۔

۳۰ - دیتوں میں پرہلاد۔ شمار کرنے والوں میں کال۔ حیوانات میں شیر اور پرندوں میں گرڑ میں ہوں

۳۱ - تیز رفتاروں میں ہوا میں ہوں۔ ہتھیار بندوں میں پرشرام میں ہوں۔ مچھلیوں میں مگرمچھ میں ہوں۔ اور ندیوں میں گنگا میں ہوں۔

۳۲ - ارجن! سرشٹی کا آغاز۔ وسط اور انجام میں ہوں۔ علوم میں ادھیاتم اور بحث کرنے والوں میں سدھانت میں ہوں۔

۳۳ - حروف میں اکار میں ہوں۔ الفاظ میں دو حروف کا ملاپ میں ہوں۔ میں لاانتہا زمانہ ہوں اور سب کا پرورش کرنے والا ہوں۔

۳۴ - میں سب کا ناش کرنے والی مرتیو ہوں آئندہ پیدا ہونے والے کی پیدائش کی وجہ میں ہوں۔ استریوں کی نیک سیرتی میں ہوں۔ اور ان کی خوبصورتی بھی میں ہی ہوں۔ ان کا حوصلہ بھی میں ہی ہوں اور ان کی خوش بیانی بھی میں ہی ہوں

۲۱۔ میں آدتیوں میں وشنو ہوں۔ جیوتیوں میں سوریہ۔ مرتوں میں ہوا۔ اور ستاروں میں چاند ہوں۔

۲۲۔ ویدوں میں سام وید میں ہوں۔ دیوتاؤں میں دیوراج اِندر میں ہوں۔ اندریوں میں مَن میں ہوں۔ اور جانداروں میں روح میں ہوں۔

۲۳۔ رُدروں میں شنکر میں ہوں۔ یکشوں اور راکھششوں میں کبیر میں ہوں۔ وسوؤں میں اگنی میں ہوں۔ اور پربتوں میں سمیرو میں ہوں۔

۲۴۔ پروہتوں میں ممتاز برہسپتی میں ہوں۔ سپہ سالاروں میں کارتک میں ہوں۔ اور سروروں میں سمندر میں ہوں۔

۲۵۔ مہرشیوں میں بھرگو میں ہوں۔ بانیوں میں اوم میں ہوں۔ یگیوں میں جپ یگیہ میں ہوں اور پہاڑوں میں ہمالیہ میں ہوں۔

۲۶۔ درختوں میں پیپل میں ہوں دیورشیوں میں نارد میں ہوں گندھربوں میں چترتھ میں ہوں۔ اور سدھوں میں کپل منی میں ہوں۔

۲۷۔ میں گھوڑوں میں امرت سے پیدا شدہ اُچیشروا ہوں۔ ہاتھیوں میں ایراوت ہوں۔ اور منشیوں میں راجہ ہوں۔

گئے۔ انہیں کی نسل اس سنسار میں سب لوگ ہیں۔

۷۔ جو شخص میری حقیقت اور یوگ کو ٹھیک طرح سے جان لیتا ہے۔ وہ بلا شبہ ایسی شانتی کو پراپت ہوتا ہے۔ جس کو کہ کبھی جنبش نہیں ہوتی۔

۸۔ گیانی یہ جان کر کہ میں ہی اس سنسار کا کرتا ہوں۔ میری پرستش کیا کرتے ہیں۔

۹۔ وہ ہر وقت دل و جان سے میرا ہی ذکر کرتے ہیں۔ اور راحت حاصل کر کے خوش و خرم رہتے ہیں۔

۱۰۔ جو اس طرح سے میرے بھجن میں لگے رہتے ہیں۔ میں ان کو ایسی بدّھی دیتا ہوں جس سے کہ وہ مجھے حاصل کر لیتے ہیں۔

۱۱۔ میں اپنی قدرت کو مظہر کرتا ہوا گیان کی روشنی سے ان پر سے جہالت کی تاریکی کے پردے کو دور کر دیتا ہوں۔

ارجن نے دریافت کیا۔

۱۲۔ بھگوان! آپ پرم آتما ہیں۔ پرم دھام ہیں۔ پرم پوتر ہیں۔
۱۳۔ سب رشی دیو رشی۔ نارد۔ دیول اور بیاس آدی آپ کو لافانی اجنما اور مہاپرش مانتے ہیں۔ آپ کا اپنا فرمان بھی ایسا ہی ہے۔
۱۴۔ اے کیشو! آپ جو کچھ کہتے ہیں۔ میں ان سب باتوں کو

آنند کند بھگوان شری کرشن چندر جی نے یوں گوہر افشانی کی۔

۱۔ ارجن! تو مجھے بہت پیارا ہے۔ اس لئے میں تیری بھلائی کے لئے کچھ اور کہنا چاہتا ہوں۔ غور سے سن۔

۲۔ بڑے بڑے دیوتا اور مہرشی میری ابتدا کے متعلق کچھ نہیں جانتے کیونکہ وہ سب مجھ سے ہی پیدا ہوئے ہیں۔

۳۔ ارجن! جو گیانی مجھے اجنما انادی اور تینوں لوکوں کا ایشور سمجھ لیتا ہے۔ وہ سب گناہوں سے مکت ہو جاتا ہے۔

۴۔ علم و عقل۔ ہوشیاری۔ عفو۔ ستیہ۔ طاقت ضبط۔ رنج راحت۔ پیدائش۔ فنا۔ خوف اور نڈر نا۔

۵۔ نفرت۔ مساوات۔ قناعت۔ ریاضت۔ فیاضی۔ نیکنامی بدنامی۔ اور شریر سے تعلق رکھنے والے جملہ خصائل کا میں ہی پیدا کرنے والا ہوں۔

۶۔ ساتوں رشی چاروں مہارشی اور دیوتا۔ راکھشس اور انسان میں نے ہی پیدا

۲۹۔ میرے لئے سب پرانی یکساں ہیں۔ نہ میرا کوئی میتر ہے۔ نہ کوئی میرا دشمن ہے۔ البتہ جو شخص عیدق دِلی سے مجھے یاد کرتا ہے۔ وہ مجھ میں ہے اور میں اس میں ہوں۔

۳۰۔ اگر کوئی بد اعمال شخص یکسوئی کے ساتھ مجھے یاد کرتا ہے۔ اُسے بھی نیک اعمال سمجھنا چاہئے۔ کیونکہ اِس کا ارادہ نیک سا ہے۔

۳۱۔ وہ شخص بہت جلد ہی پرماتما کی پدوی کو پالیتا ہے۔ ارجن! نشچے دکھ کر میرا بھگت کبھی نشٹ نہیں ہوتا ہے۔

۳۲۔ ارجن! میری پناہ میں آیا ہوا خواہ وہ کتنا ہی پاپی کیوں نہ ہو۔ عورت ہو۔ ویش ہو۔ شودر ہو۔ اُسے مکتی پراپت ہو جاتی ہے

۳۳۔ جو برہمن ہے اور جو کشتری ہیں۔ اُن کا تو کہنا ہی کیا ہے! ارجن! تم اِس فانی دُنیا کو راحت سے خالی پاکر میرا بھجن کرو۔

۳۴۔ مجھ میں من لگاؤ۔ میرا دھیان کرو۔ میری پوجا کرو۔ مجھے نمسکار کرو۔ اِس طرح اپنے تئیں میرے حوالے کرکے نشچے تم مجھے پالوگے۔

میں ان کو وستوئیں مہیا کرتا ہوں۔
جو اُن کے پاس نہیں ہے۔ اور جو چیزیں اُن کے پاس ہیں
اُن کی رکھشا کرتا ہوں۔
۲۳۔ دوسرے دیوتاؤں کے شردلو بھگت دراصل میری ہی اُپاسنا
کرتے ہیں۔
۲۴۔ سب یگیوں کا پربھو میں ہوں۔ جو میری اس حقیقت کو نہیں
جانتے۔ وہ آواگون سے نجات حاصل نہیں کرتے۔
۲۵۔ دیوتاؤں کی پرستش کرنے والے دیوتاؤں میں۔ پتیروں کی
اُپاسنا کرنے والے پتیروں میں۔ بھوتوں کی ارادھنا کرنے والے
بھوتوں میں اور میری پوجا کرنے والے مجھ میں مل جاتے ہیں۔
۲۶۔ جو شخص صدق دل کے ساتھ مجھے پتہ پھل پھول جل
وغیرہ جو کچھ بھی۔۔۔ پیش کرتا ہے۔ میں اس کو بڑی محبت سے
قبول کرتا ہوں۔
۲۷۔ ارجن! تم جو کچھ کرتے ہو۔ جو کچھ کھاتے ہو۔ جو تپ کرتے
ہو۔ جو ہون کرتے ہو۔ سب کچھ مجھے ارپن کر دو۔
۲۸۔ ایسا کرنے سے کرموں کی قیود سے آزاد ہو کر یوگ میں مصروف
ہو کر تم میری ذات میں واصل ہو جاؤ گے۔

۱۸- اِس سنسار کی رفتار - اِس سنسار کی حالت - اِس کی رکھشا کرنے والا - شاہد - رفیق - ہر ایک کی جائے قیام سب کی جائے حفاظت سب کی جائے پیدائش میں ہی ہوں۔

۱۹- سوریہ روپ سے گرمی پہنچانے والا مَیں ہی ہوں - ورشا کا کرتا میں ہی ہوں - اور اُس کے روکنے والا بھی میں ہوں امرت مَیں ہی ہوں - اور مرتیو بھی میں ہی ہوں - حق بھی میں ہی ہوں اور باطل بھی میں ہی ہوں۔

۲۰- رِگ سام اور یجُر اِن تینوں ویدوں کے جاننے والے اور ویدوں میں بتلائے ہوئے یگیہ کرم کو کرنے والے اَمرت کے پینے والے اور سورگ میں جانے کی خواہش رکھنے والے آخرکار سورگ میں جاتے ہیں - اور سورگیہ نعمتوں اور لذات کا لُطف اُٹھاتے ہیں۔

۲۱- وہ سورگ میں اِن لذات کا لُطف حاصل کرنے کے بعد ثواب ختم ہونے پر پھر اِس سنسار میں جنم لیتے ہیں - اور بطور سابق دھرم کاریہ کرنے کے بعد پھر سورگ میں جگہ پاتے ہیں - اور بار بار اسی طرح سے ہوتا رہتا ہے۔

۲۲- جو یوگی دِل کو یکسو کرکے میری پرستش کرتے ہیں -

کا آدر نہیں کرتے ۔

۱۲۔ اُن کی اُمید اور آرزو امید ناکام اور آرزو ناکام ہوتی ہے۔

۱۳۔ وہ مہاتما جو کہ دیوتاؤں ایسی صفات رکھتے ہیں۔ مجھے لافنا اور کل کائنات کا پیدا کرنے والا سمجھ کر ہر وقت میرے ہی دھیان میں محو رہتے ہیں۔

۱۴۔ ثابت قدمی کے ساتھ پرستش کرنے والے۔ کیرتن۔ پوجن اور بھگتی سے ہر وقت میری ہی اُپاسنا میں لگے رہتے ہیں۔

۱۵۔ کئی گیان یگیہ سے۔ کئی میری ذات کو واحد سمجھ کر۔ کئی مجھے اپنے سے الگ خیال کر اور کئی میرے مختلف صُورتوں کا دھیان کر کے میری اُپاسنا کیا کرتے ہیں۔

۱۶۔ میں ہی کرم ہوں۔ میں ہی یگیہ ہوں۔ میں ہی ان ہوں۔ میں ہی اوشدھی ہوں۔ میں ہی منتر ہوں۔ میں ہی گھی ہوں۔ میں ہی اگنی ہوں۔ اور میں ہی ہون ہوں۔

۱۷۔ ارجن! اس سنسار کے مات پتا۔ پالن پوشن کرنے والا اور پتامہ۔ جاننے کے قابل پوتر شبد "اوم" رگ وید۔ شام وید اور یجر وید میں ہی ہوں۔

۴۔ میں دکھائی نہ دینے والے روپ میں تمام کائنات میں پھیلا ہوا ہوں۔ تمام ذی روح میرے ہی سبب سے ہیں مجھ میں سمائے ہوئے ہیں۔ مگر میں ان میں نہیں۔

۵۔ میرے یوگ کا کرشمہ ہے۔ کہ میں تمام کائنات میں موجود ہونے پر بھی اُن سے علیحدہ ہوں۔

۶۔ جس طرح ہر چہار اطراف میں پھیلنے والی ہوا اکاش میں ٹھہری ہوئی ہے۔ اور آزاد ہے۔ اسی طرح تمام سنسار میں۔ موجود ہونے پر بھی میں علیحدہ ہوں۔

۷۔ پرلے کال میں تمام جیو مجھ میں سما جاتے ہیں۔ اور پھر آدی کے آغاز میں میں اُن کی پیدائش کا سلسلہ پھر جاری کر دیتا ہوں۔

۸۔ میں اپنی مایا سے کل کائنات کو بار بار جنم دے کر سب سے علیحدہ رہتا ہوں۔

۹۔ کیونکہ میں الگ رہتا ہوں۔ اِس لئے مجھ پر کرموں کا بندھن عاید نہیں ہوتا۔

۱۰۔ میری پرکرتی اس عالم کو بار بار وجود میں لاتی رہتی ہے۔

۱۱۔ اگیانی مجھے انسان سمجھے ہوئے میرے اِس نشن روپ

۲۸۔ میں نے جو یوگ بیان کیا ہے۔ یوگی برہم کے جاننے سے
وید۔ یگیہ۔ تپ اور دان سے زیادہ پھل پاتا ہے۔

نواں ادھیائے

آنند کند بھگوان شری کرشن چندر جی نے فرمایا۔

۱۔ اب میں گیان اور وگیان کا راز کہتا ہوں جن کے جاننے
سے رنجان پراپت ہوتی ہے۔

۲۔ جو گیان میں بیان کرنے لگا ہوں۔ وہ سب ودیاؤں کا
سرتاج۔ پوتر۔ اعلے۔ آسانی سے حاصل ہونے والا اور لازوال
ہے۔

۳۔ ارجن! جو دھرم میں اعتقاد نہیں رکھتے۔ میں ان سے
دور رہتا ہوں۔ اور وہ جنم مرن کے چکر میں گھومتے رہتے ہیں۔

سے بالاتر ہے۔ اور جس کا کہ مرتبہ بہت بلند ہے۔ اور جس کی ذات میں سما کر یہ پھیلا سب نہیں رہتے۔ وہ میرا ہی مہر دیپ ہے۔

۲۱۔ ارجن! جس ذی روح کے اندر یہ کل کائنات سمائی ہوئی ہے۔ وہ ذات اکیلے تپ اور بھگتی سے ہی پراپت ہو سکتی ہے۔

۲۲۔ اب میں اُن اوقات کا ذکر کرونگا۔ جن میں کہ یہ جسم چھوڑتے وقت یوگی مکتی حاصل کرتے ہیں

۲۴۔ ارجن! اگنی اجیوتی۔ دِن شکل پکش۔ اور اُترائن کے چھ مہینوں میں جسم کا تیاگ کرنے والے برہم یوگی برہم کو پراپت ہوتے ہیں۔

۲۵۔ لیکن جو یوگی دھوئیں۔ تاریکی۔ رات کرشن پکش اور دکشائن کے چھ مہینوں میں اِس جسم کا تیاگ کرتے ہیں۔ وہ چاند تک جا کر پھر اِس عالم میں لوٹ آتے ہیں۔

۲۶۔ تاریک اور روشن دو راستے ہیں۔ روشن نجات دیتا ہے اور تاریک سے آواگون کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔

۲۷۔ یوگی اِن دونوں کا واقف ہونے کی وجہ سے . . . . . : موہ میں نہیں پھنستا۔ اِس لئے اَے ارجن۔ تم ہمیشہ یوگی رہو

۱۳- اس جسم کو چھوڑتے وقت اوم کا دھیان کرتے ہوئے میرا تصور کرتے ہیں۔ وہ مکتی کو پراپت ہوتے ہیں۔

۱۴- ارجن! وہ یوگی جو ہر وقت میرا ہی دھیان کئے رکھتا ہے۔ مجھے نہایت ہی آسانی سے پالیتا ہے۔

۱۵- جو مجھے پا چکے ہیں۔ وہ جنم مرن کی قیود سے آزاد ہو جاتے ہیں۔

۱۶- برہم لوک تک جتنے بھی لوک ہیں۔ ان میں جانے سے بار بار جنم لینا پڑتا ہے۔ مگر میری ذات واصل ہونے پر پھر جنم مرن کی قید نہیں رہتی۔

۱۷- برہما کے دن اور رات دونوں ایک ایک ہزار دن ہوتے ہیں۔

۱۸- جب برہما کا دن آغاز ہوتا ہے۔ تو یہ سرشٹی ظہور میں آتی ہے۔ اور رات کو پھر برہم میں لین ہو جاتی ہے۔

۱۹- اور اسی طرح سے ہر دن کا آغاز سرشٹی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور ہر رات کی رات کے شروع میں برہم میں لین ہو جاتی ہے۔

۲۰-۲۱- وہ لازوال اور انادی ہستی جو کہ تمام کائنات

وہ میری ذات میں سما جاتا ہے۔

۶۔ اور نشرع کے وقت جس مقصد کو دل میں رکھ کر دم توڑتا ہے۔ اُسی مقصد کو پا لیتا ہے

۷۔ اِس لیئے میرا دھیان رکھ اور جنگ کر۔ اور من اور عقل مجھ میں لگا دے تو مجھ میں مل جاویگا۔

۸۔ ارجن! میرے تصور سے تمہیں پار برہم نظر آئے گا۔

۹۔ جو خالق حقیقی مالک ہر دو جہاں۔ قیاس سے برتر ظلمت سے مبرا کا دھیان کرتا ہے۔

۱۰۔ جو دونو ابروؤں کے درمیان اُس کا خیال رکھ کر دم توڑتا ہے۔ وہ اُسے پا لیتا ہے۔ اور ذات برتر میں واصل ہو جاتا ہے۔

۱۱۔ جسے دیدوں کے جاننے والا۔ لازوال جس کے جاننے کے لیئے برہمچریہ کا پالن کیا جاتا ہے۔ میں اب تم سے اُس تک پہنچنے کا مختصر راستے کا بیان کرونگا۔

۱۲۔ جو شخص جسم کے سب دروازوں کو بند کر کے دل کو روک کر اپنے پرانوں کو دونو ابروؤں کے درمیان لے جا کر ٭

آٹھواں ادھیائے

ارجن نے دریافت کیا۔

۱۔ بھگوان! برہم کیا ہے۔ ادھیاتم کسے کہتے ہیں۔ کرم کا کیا مطلب ہے۔ ادھی بھوت ادھی دیو کیا ہے۔؟

۲۔ آدھی یگیہ کیا ہے۔؟ اور وہ اِس جسم میں کونسی شے ہے؟ اور نزع کے وقت جن کا آتما اُن کے بس میں ہے۔ وہ آپ کو کیسے جان لیتے ہیں؟

بھگوان نے فرمایا

۳۔ لافانی برہم کہتے ہیں۔ اور سبھاؤ کو ادھیاتم کہتے ہیں۔ اور سب جیتوں کی اُتپتی۔ یگیہ۔ ہون اور دان کرم کہلاتا ہے۔

۴۔ فانی اشیاء ادھی بھوت اور پرش ادھی بھوت اور پُرش ادھی دیو کہلاتا ہے اور اسی جسم میں ادھی یگیہ میں ہوں۔

۵۔ جو شخص نزع کے وقت میرا دھیان کرتا ہے۔ بلاشبہ

سے دکھائی نہیں دیا کرتا۔ اگیانی مجھے اجنم اور ناش نہ ہونے والے کو اچھی طرح سے نہیں جانتے۔

۲۶۔ میں ماضی حال اور گذشتہ تینوں کالوں کے حالات سے واقف ہوں۔ مگر مجھے کوئی نہیں جانتا۔

۲۷۔ خواہشات اور خود پیدا کردہ دکھ سکھ کے خیال سے تمام سنسار غفلت میں پھنسا ہوا ہے۔

۲۸۔ جن نیک اعمال اشخاص کے پاپ ختم ہو چکے ہیں وہ سکھ دکھ موہ وغیرہ سے آزاد ہو کر میرا بھجن کرتے ہیں۔

۲۹۔ جو لوگ جنم مرن سے چھٹکارا پانے کے لئے کوشش کرتے ہیں وہ برہم ادھیاتم کو پورن روپ سے جان لیتے ہیں۔

۳۰۔ جو لوگ مجھے کل کائنات دیوتاؤں اور یگیوں کا مالک جانتے ہیں۔ وہ نزع کے وقت بھی مجھے نہیں بھولتے۔

وہ مجھ میں محو رہتے ہیں اور میرے ہی سہارے رہتے ہیں۔

۱۹۔ ارجن! اگیانی بہت سے جنموں کے بعد یہ سمجھنے کے قابل ہوتا ہے۔ کہ سب کچھ ایشور ہی ہے۔

۲۰۔ جن کا گیان خواہشات کی وجہ سے زائل ہو چکا ہے وہ اپنے اپنے سبھاؤ کے زیر اثر اپنی خواہشات کو مدِ نظر رکھ کر دوسرے دیوتاؤں کی اُپاسنا کیا کرتے ہیں۔

۲۱ اور کوئی کسی اعتقاد سے کسی دیوتا ۔۔۔۔۔۔۔ کی پرستش کرے۔ تو میں اُس کے اعتقاد کو مضبوط کر دیتا ہوں۔

۲۲۔ وہ شردھا و بھگت میرے حکموں کے مطابق اپنی خواہشات کو حاصل کر لیتے ہیں۔ اس لئے خواہشوں کو پورا کرنے والا بھی میں ہی ہوں

۲۳۔ اگیانیوں کو پھل کی خواہش رکھنے کی وجہ سے پھل جلد نشٹ ہو جاتا ہے۔ مگر میری ذات کے طالب مجھے پا لیتے ہیں۔

۲۴۔ ارجن! میں لازوال ہوں اور سب سے برتر ہوں اگیانی مجھے ایسا نہیں سمجھتے۔ اُن کو اتنا گیان نہیں کہ اس لازوال کی ذات اس قالب میں جلوہ افروز ہوئی ہے۔

۲۵۔ ہر شخص کو میں مایا کے پردے کے اندر ہونے کی وجہ

ہی ہوں۔

۱۲۔ رجوگن۔ تموگن۔ ستوگن میری ہی ذات سے ہیں۔ میں ان میں نہیں ہوں۔ وہ مجھ میں ہیں۔

۱۳۔ ان گنوں کی بھول میں پڑ کر موجودہ عالم مجھے نہیں جانتا۔

۱۴۔ میری مایا ناقابل عبور سمندر ہے۔ مگر جو لوگ میری طرف بڑھتے ہیں۔ وہ اس سمندر سے پار اتر جاتے ہیں۔

۱۵۔ بیوقوف۔ بداعمال۔ لامذہب۔ بدخصلت۔ مغرور۔ مغلوب الغضب۔ نفس پرست۔ خودی میں محو۔ میری یاد سے دور اشخاص مجھے نہیں پا سکتے۔

۱۶۔ ارجن! ردگی جگیاسو۔ دھن کی خواہش رکھنے والے اور گیانی یہ چار قسم کے آدمی میرا بھجن کرتے ہیں۔

۱۷۔ گیانیوں کا مرتبہ سب سے بلند ہے۔ کیونکہ وہ مجھ میں محو رہتے ہیں۔ میری ذات سے ہی بھگتی رکھتے ہیں۔ اس لئے وہ مجھے پیارے ہیں۔ اور میں انہیں پیارا ہوں۔

۱۸۔ یہ سب اچھے ہیں۔ مگر گیانی سب سے افضل ہیں کیونکہ

۵۔میری جو پرکرتیاں ادنےٰ ہیں۔ان سب سے اعلیٰ پرکرتی جیو پرکرتی ہے۔ارجن! اس پرکرتی سے ہی یہ چلنے پھرنے والے اجسام قائم ہیں۔

۶۔تمام ذی روح انہیں پرکرتیوں سے بنے ہیں۔مگر ان کی زندگی اور موت میں ہوں۔

۷۔اس سنسار میں مجھ سے بڑھ کر کوئی نہیں۔یہ میری ذات میں اسطرح سے پرویا ہوا ہے۔جس طرح سے موتی دھاگے میں۔

۸۔ارجن! جل میں رس! چندر اور سوریہ کی روشنی ویدوں میں اوم! آکاش میں آواز۔انسان میں قوت (ہمت) میں ہوں۔

۹۔پرتھوی میں خوشبو۔اگنی میں تیج اور پرکاش۔انسان میں رُوح۔تپسیویوں میں تپسیا میں ہی ہوں۔

۱۰۔میں تمام ذی رُوحوں کا منبع پیدائش ہوں۔عاقل کی عقل میں ہوں۔اور بڑے جلال کا جلال میں ہوں۔

۱۱۔ارجن! کام سے خالی بلوان میں جو بل ہے۔وہ میں ہی ہوں۔انسان میں جو دھرم کے خلاف کام نہیں۔وہ میں

بھگوان شری کرشن چندر جی نے یوں گوہر افشانی کی۔

۱۔ اے پارتھ! مجھ سے دل لگا کر میرا سہارا لیکر اور فکوں کو الگ رکھ کر یوگ میں مشغول ہو کر جسطرح سے تو مجھے پورے طور سے جان سکتا ہے اس کی کیفیت غور سے سُن۔

۲۔ وہ گیان اور وگیان کا ذکر کرتا ہوں جس کے جاننے کے بعد کچھ اور جاننا باقی نہیں رہتا۔

۳۔ آتم گیان کے حصول کے لئے ہزاروں میں سے کوئی ایک ہی کوشش کرتا ہے۔ اور کوشش کرنے والوں میں سے کوئی ایک ہی مجھے ٹھیک طور سے جانتا ہے۔

۴۔ مٹی۔ پانی۔ آگ۔ ہوا۔ اکاش۔ من۔ بدھی۔ اور غرور یہ الگ الگ میری قدرتیں ہیں

کو حاصل کر کے پرکرتی کے بندھن سے آزاد ہو جاتا ہے۔

۴۵- اور کئی جنموں کے شوق اور محنت کے بعد پرم گتی کو پراپت ہوتا ہے

۴۶- یوگی تپسوی گیانی اور کرم کانڈی سے بڑا ہوتا ہے۔ اس لئے اے ارجن تم بھی یوگی بننے کی کوشش کرو

۴۷- یوگیوں میں سے جو یوگی دل لگا کر اور شردھا سے میرا دھیان کرتا ہے۔ اس کا مرتبہ سب سے بلند ہے۔ اور وہ مجھے سب سے زیادہ عزیز ہے۔

یوگ مشکل ہے لیکن جس کا دِل اُس کے قابو میں ہے۔ وہ ثابت قدمی سے کوشش کرنے پر یوگ سادھن کر سکتا ہے۔

۳۷۔ ارجن! جس شخص میں شردھا ہو۔ مگر دِل کی سرکشی باعث اُس کی تکمیل نہ کر سکے۔ تو اُس کا نتیجہ کیا ہوتا ہے

۳۸۔ جن! یوگ اور کرم دونوں کی راہ سے بھٹکا ہوا شخص بادل کے چھوٹے ٹکڑے کی طرح تباہ ہو جاتا ہے۔

۳۹۔ کرشن! میرے دل میں شک ہو گیا ہے۔ اور آپ کے سوا اِسے اور کوئی رفع نہیں کر سکتا ہے؟

۴۰۔ ارجن! نیک شخص کو لوک اور پرلوک میں کہیں بھی فنا نہیں۔ کیونکہ اچھے کرموں کا بُرا نتیجہ کبھی نہیں ہوتا

۴۱۔ جو شخص یوگ سے گر جاتا ہے۔ وہ کسی نیک اور اقبالمند شخص کے ہاں جنم لیتا ہے۔

۴۲۔ یا فاضل یوگیوں کے ہاں جنم لیتا ہے۔ مگر اس لوک میں ایسا جنم شاذونادر ہی ملتا ہے۔

۴۳۔ ارجن! گذشتہ جنم کی ریاضت سے اس پر نفس غالب نہیں ہونے پاتا۔ اس لئے وہ پھر آگے بڑھتا ہے۔

۴۴۔ اور گذشتہ ابھیاس کی وجہ سے وہ گذشتہ جنم کے سنسکار

کی نگاہوں سے کبھی اوجھل نہیں ہوتا

۳۱۔ جو یوگی ہر شے میں مجھے جان کر میرا جاپ کرتا ہے۔ وہ سب کرم کرتا ہوا بھی مجھ میں ہی سمایا رہتا ہے۔

۳۲۔ ارجن۔ رنج اور راحت کو جو یکساں جانتا ہے۔ وہی کامل یوگی ہے۔

۳۳۔ ارجن نے دریافت کیا۔

بھگون! آپ نے یوگ کی ریتی بتائی ہے۔ کہ سب کو ایک جیسا سمجھے۔ مگر دل کے ڈولنے کی وجہ سے میں یہ نہیں سمجھ سکا کہ مساوات کا درجہ کیسے قائم رہ سکتا ہے۔

۳۴۔ جبکہ دل کو سکون نہیں۔ تلون نہیں۔ دل زبردست ہے اور سرکش ہے۔ اس کو روکنا گویا ہوا کو مٹھی میں بند کرنا ہے۔

آنند کند بھگوان شری کرشن چندر جی نے یوں گوہر افشانی کی:-

۳۵۔ تم ٹھیک کہتے ہو۔ مگر ..یوگ اور ابھیاس سے اسے آسانی سے قابو میں کر سکتے ہیں۔

۳۶۔ جس شخص کا دل اس کے قابو میں نہیں اس کے لئے

۲۲۔ آتما کی خوشی کے سوا کسی اور خوشی کو پاس نہ آنے دینے۔ اور مستقل مزاجی کے ساتھ آتما میں محو رہے۔ بڑے سے بڑے دکھ میں بھی دل کو نہ ڈولنے دینا ہی یوگ کہلاتا ہے۔

۲۳۔ جو دکھ کو رتی بھر بھی معلوم نہیں کرتا۔ وہی یوگی ہے۔

۲۴۔ خواہشات کو ترک کرنا۔ حواس کو خواہشوں سے روک کر یوگ ابھیاس کرنا چاہیئے

۲۵۔ صرف تحمل سے دل کو آہستہ آہستہ آتما میں محو کرے اور کسی طرف خیال نہ ہونے دے۔

۲۶۔ دل ہمیشہ ڈولتا رہتا ہے۔ اسے قابو کر کے آتما میں لگائے۔

۲۷۔ جس کا دل شانت ہو گیا ہے۔ جس کو خواہشات نہیں ہیں جس کو آتم گیان حاصل ہونے کے بعد کوئی گناہ کا احتمال بھی باقی نہیں رہا۔ ایسے یوگی کو سمادھی کا سکھ حاصل ہوتا ہے۔

۲۸۔ جس یوگی کے پاپ دور ہو چکے ہیں۔ وہ اس طرح سے اپنے تئیں برہم میں محو کر کے انتہائی راحت کا احساس کرتا ہے

۲۹۔ یوگی تمام ذی روحوں میں ایشور کا جلوہ دیکھتا ہے۔

۳۰۔ جو یوگی ہر شے میں اور ہر جگہ پر مجھے دیکھتا ہے۔ میں اس

۱۴۔ جو دل کی شانتی کے ساتھ بے خوف ہو کر برہمچریہ برت دھارن کرکے مجھ میں دھیان لگا دے۔

۱۵۔ یوگی اسی طرح سے اپنے آتما کو یوگ میں لین کرکے نجات کو پراپت ہوتے ہیں۔

۱۶۔ ارجن نہ بہت ہی کھانے والا، نہ ہی بھوکا رہنے والا، نہ بہت سونے والا اور نہ بہت جاگنے والا یوگی بن سکتے ہیں۔

۱۷۔ جس شخص کے کام اعتدال کے ساتھ ہوتے ہیں۔ وہی انسان یوگ کے ذریعے سکھ کو پراپت ہو سکتے ہیں۔

۱۸۔ جب خواہشات دور ہو جاتی ہیں تب انسان یوگ کا درجہ حاصل کر لیتا ہے۔

۱۹۔ جس یوگی نے یوگ کے ذریعے اپنے دل کو قابو میں کر لیا ہے وہ ایک ایسے دیپک کی طرح ہے۔ جس کی لو اس پر جگہ بھی قائم رہتی ہے۔ جہاں کہ ہوا نہ ہو۔

۲۰۔ جب انسان یوگ کرنے کے بعد آتما پر نظر ڈالے تو اسے اپنی ذات سے ہی شانتی ملیگی۔

۲۱۔ جس خوشی کا حواس سے تعلق نہیں جو گیان سے حاصل ہوتی ہے۔ اس کی لذات سے دل ادھر ادھر نہیں ڈولتا۔

ہے۔ مگر جس شخص نے آتما کو نہیں جیتا۔ آتما اس کے ساتھ دشمنی کا برتاؤ کرتا ہے

۷۔ آتما کو قابو کرنے کے بعد انسان ۔ دکھ ۔ سکھ ۔ سردی اور گرمی میں شانتی سروپ ہو کر رہتا ہے۔

۸۔ جو گیان سے بھرپور ہے۔ جس نے اندریوں پر فتح پائی ہے۔ جو مٹی اور سونے کو یکساں سمجھتا ہے۔ وہی یوگی کہلاتا ہے۔

۹۔ جس کی نگاہ میں دوست۔ دشمن نیک اور بد سب ایک جیسے ہیں۔ وہ سب سے افضل ہے۔

۱۰۔ یوگی کا فرض ہے۔ کہ اپنے دل کو قابو میں لا کر تنہائی اختیار کر کے سمادھی لگائے۔

۱۱۔ پوتر جگہ پر کشا آسن بچھا کر اس پر مرگ چھالا اور اس کے اوپر کپڑا بچھا کر یوگ میں محو ہو۔

۱۲۔ آسن پر بیٹھ کر دل کو قابو کر کے اور اندریوں کے عمل کو روک کر یوگ کا ابھیاس کرے

۱۳۔ جسم۔ سر اور گردن سیدھے رکھ کر اپنے ناک کی اگلی طرف نظر کرے اور کسی طرف دھیان نہ کرے۔

۲۹- ارجن! جو مجھے دیکھیہ اور تپ کے بھوگنے والا۔ خالق حقیقی، مالک ہر دو جہان، تمام جانداروں کا رفیق سمجھتا ہے۔ وہی شانتی کو پراپت ہوتا ہے۔

کی طاقت حاصل کرلیتا ہے۔ وہی یوگی ہے۔ اور وہی سکھی ہے

۲۴۔ جن کو صرف آتما سے ہی غرض ہے۔ جو آتما میں ہی محو رہتے ہیں۔ جو آتما سے ہی دوستی حاصل کرتے ہیں۔ وہ یوگی برہم میں سما کر مکتی کو حاصل کرلیتے ہیں۔

۲۵۔ جن کے پاپ مٹ چکے ہیں۔ جن کے شکوک دور ہوگئے ہیں۔ جن کی آتما ان کے بس میں ہے۔ وہی یوگی مکتی حاصل کرتے ہیں۔

۲۶۔ کام، کرودھ سے بری ہو کر جنہوں نے نفس کو جیت لیا ہے۔ جو پہچان گئے ہیں۔ کہ آتما کیا ہے۔ وہ پار برہم پرماتما کو پراپت ہیں۔

۲۷۔ اندریوں کی کامناؤں کی تکمیل کے خیال کو تیاگ کر جو شخص اپنے ابروؤں کے درمیان دونوں آنکھوں کو جما کر پران اور اپان وایو کو برابر رکھ کر پرانایام کرے۔ اس کو نہ تو نیند کا ڈر رہتا ہے۔ نہ ہی اس کا دل خواہشات کی طرف دوڑتا ہے۔ اور پرانایام کرنے میں سہولیت ہوتی ہے۔

۲۸۔ وہ جس نے خواہشات کو اور غصے کو جیت لیا ہے۔ وہ مکت ہو جاتا ہے۔

۱۷- اور جو آتما اور پرماتما میں بُدھی کو لگائے ہوئے ہیں۔ اور جن کے پاپ گیان کی وجہ سے دُور ہو گئے ہیں۔ وہ مکتی حاصل کر لیتے ہیں۔

۱۸- وِدوان لوگ ہاتھی، کتے، برہمن اور چنڈال کو ایک ہی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور ان سب میں کوئی فرق نہیں جانتے

۱۹- ہر ایک کو ایک ہی نظر سے دیکھنے والے پرماتما کی ذات میں شامل ہو جاتے ہیں۔

۲۰- مرغوب چیزوں کے حاصل کر لینے سے خوش نہ ہونے اور بُری چیزوں کو پا کر ناخوش ہونے والے دانشمند برہم کی ذات میں سما جاتے ہیں۔

۲۱- ارجن! جو دنیاوی کاموں میں نہیں پھنستا، اور اپنے آپ سے اطمینان حاصل کرتا ہے۔ وہ برہم کی ذات میں سما جاتا ہے۔

۲۲- ارجن! اندریوں کی کامناؤں کی تکمیل کے بعد حاصل ہونے والی لذات دُکھ کا باعث ہیں۔ کیونکہ وہ عارضی ہوتی ہیں۔ اس لئے گیانی ان میں محو نہیں ہوتے۔

۲۳- اس دُنیا میں جیتے جی کام، اور کرودھ کے جوش کو روکنے

۱۱۔ آتما کی سُدھی کیلئے یوگی پھل کی خواہش کو تیاگ کر کرم کرتے ہیں۔

۱۲۔ جو پھل کی خواہش کا تیاگ کر دیتے ہیں۔ وہ شانتی کو پراپت ہوتے ہیں۔ اور جو لالچ اور ہوس کی وجہ سے پھل کا خیال رکھتے ہیں۔ وہ کرم بندھن میں پھنسے رہتے ہیں

۱۳۔ ارجن! جو اِس نو دروازوں والے جسم کرموں کو تیاگ کر سکھ سے رہتے ہیں۔ وہ مایا سے مغلوب ہو کر نہ تو خود کچھ کرتے ہیں۔ اور نہ کسی سے کچھ کرنے کو کہتے ہیں۔

۱۴۔ فعال اور اُن کے نتیجوں کو پیدا کرنے والا آتما نہیں ہے بلکہ گزشتہ جنم کے کرموں کے مطابق انسان دوسرے جنم میں کرم کرنے لگتا ہے۔

۱۵۔ ارجن! ایشور کسی کے پاپ اور پُن کو گرہن نہیں کرتا بلکہ انسان کا گیان اگیان کے پردے میں رہنے سے وہ موہ کے پھندے میں پھنس جاتا ہے۔

۱۶۔ لیکن جو لوگ اپنے اگیان کو آتم گیان کی وجہ سے دور کر چکے ہیں۔ وہ اپنے گیان کی وجہ سے ایشور کو سُوریہ کی طرح اَپرکاش مان پاتے ہیں۔

کیونکہ دونوں میں کسی یہ بھی اچھی طرح سے عمل کرنے سے پھل مل جاتا ہے۔

۵ ۔ جو درجہ گیان سے ملتا ہے وہی یوگ سے ملتا ہے۔ اس لئے گیان اور یوگ ایک سمجھنے والا شخص بھی گیانی ہے۔

۶ ۔ کرم یوگ کے بغیر سنیاس میں کامیابی محال ہے۔ لیکن کرم کرنے والا یوگی اپنے من کی شدھی سے ہی بہت جلدی پر برہم کو پا لیتا ہے

۷ ۔ جو بے غرضانہ کرم میں لگا ہوا ہے۔ جس کا دل صاف ہے جس کی اندریاں اس کے بس میں ہیں۔ وہ شخص کرتے ہوئے بھی ان میں نہیں پھنستا۔

۸-۹ ۔ ارجن اکرم میں لگا ہوا یوگی نہ دیکھتے۔ سنتے۔ چھوتے۔ سونگھتے۔ کھاتے پیتے۔ چلتے۔ سوتے۔ دم لیتے بولتے۔ دیتے لیتے ہی سمجھتا ہے۔ کہ وہ کچھ نہیں کر رہا۔ بلکہ اندریاں ہی سب کچھ کر رہی ہیں۔

۱۰ ۔ کرموں کے پھل کو جو شخص برہم کے ارپن کر کے کرم کرتا ہے۔ جس طرح کمل کا پتہ پانی میں رہنے سے نہیں بھیگتا ویسے ہی اس شخص سے گناہ دور رہتے ہیں۔

پانچواں ادھیائے

ارجن نے کہا

۱- آپ کبھی تو کرموں کے تیاگ کا اپدیش دیتے ہیں اور کبھی کرم کرنے کا۔ ان دونوں میں سے جو طریق بہتر ہے۔ وہ مجھ کو واضح کہیں۔

آنند کند بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج نے یوں گوہر افشانی کی۔

۲- ارجن! کرم سنیاس یعنی کرموں کا تیاگ اور کرم یوگ یعنی کرموں کا کرنا دونوں ہی بہتر ہیں۔ مگر دونوں میں سے کرم تیاگ افضل ہے۔

۳- ارجن! کسی سے کینہ نہ رکھنے والا۔ اور نہ کسی سے کسی چیز کی خواہش رکھنے والا مکت ہو جاتا ہے۔ اُسے سنیاسی کہنا چاہیئے

۴- ارجن! اگیانی سانکھیہ گیان اور یوگ دونوں میں فرق سمجھتے ہیں۔ لیکن گیانی ایسا نہیں سمجھتے۔ وہ دونوں کو ایک سمجھتے ہیں۔

۳۸۔ گورو اپدیش میں شردھا رکھنے والے اور اپنے نفس کو قابو میں رکھنے والے گیان کو پا لیتے ہیں اور نجات حاصل کر لیتے ہیں۔

۳۹۔ جاہل اور یقین نہ رکھنے والا جلد تباہ ہو جاتا ہے۔ اس کا نہ لوک رہتا ہے اور نہ پرلوک

۴۰۔ ارجن! جس نے انجام سے بے خبر ہو کر کرم کئے ہیں۔ اور گیان کی وجہ سے جس کے دل میں شک کی گنجائش نہیں۔ وہ کرموں کی قید سے آزاد ہو جاتا ہے۔

۴۱۔ ارجن! اس لئے تم بھی ان توہمات کو جو اگیان کی وجہ سے تمہارے دل میں پیدا ہو گئے ہیں۔ گیان کی تلوار سے کاٹ کر اٹھ بیٹھو۔ اور یدھ کے لئے تیار ہو جاؤ۔

سے کے کرنے والے پاپوں سے مکت ہو جاتے ہیں ۔

۳۰۔ یگیہ سے بچا ہوا بھوجن امرت ہے۔ جو اسے کھاتا ہے۔ وہ نجات حاصل کر لیتا ہے۔ جو یگیہ نہیں کرتے اُن کا اس لوک میں کوئی ٹھکانہ نہیں ۔ تو پھر اگلے لوک کا ذکر ہی کیا ۔

۳۱۔ وید بھی بہت سے یگیہ کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ سب یگیہ کرموں کا نتیجہ ہیں۔ انہیں نجات دہندہ سمجھ کر موکش حاصل کرو۔

۳۲۔ دَرَو یگیہ سے گیان یگیہ افضل ہے۔ کیونکہ گیان پر ہی سب کرموں کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

۳۳۔ تتو درشی گیانیوں کی خدمت سے تمہیں وہ گیان حاصل ہوگا

۳۴۔ اس گیان کے سمجھ لینے کے بعد تم اپنے تئیں مجھ سے اور پرماتما کی ذات سے الگ نہیں پاؤ گے۔

۳۵۔ تمہارے گناہ گنہگاروں کے گناہوں سے بڑھ کر کیوں نہ ہوں۔ لیکن گیان کی ناؤ پر سوار ہو کر تم گناہوں کے سمندر سے پار ہو جاؤ گے

۳۶۔ جیسے جلتی ہوئی آگ لکڑی کو جلا کر اسے راکھ بنا دیتی ہے ویسے ہی گیان کی اگنی تمام کرموں کو جلا کر نشٹ کر دیتی ہے۔

۳۷۔ اس سنسار میں گیان کے برابر کوئی چیز بھی پوتر نہیں ہے۔ یوگ کے کرنے والا وقت آنے پر اسے خود بخود حاصل کر لیتا ہے۔

سے آزاد ہے۔

۲۲۔ جس کو مانتا نہیں۔ جو خواہشات سے دور ہے۔ اس کے کرم خالق کی درگاہ میں قابل قبولیت ہیں۔

۲۳۔ ہون کی آہوتی ہون کی اگنی۔ ہون کی سامگری سب کو برہم سمجھنے والا شخص برہم کو پالیتا ہے۔

۲۴۔ کتنے یوگی یگیہ کی اپاسنا کرتے ہیں۔ اور کتنے ہی ایشور روپ اگنی میں یگیہ میں یگیہ کر ڈالتے ہیں۔

۲۵۔ کتنی یوگی اندریوں کو ضبط کی آگ میں جلاتے ہیں۔ اور کتنی حس کو یوگ کی شکل والی اگنی میں

۲۶۔ کتنی اندریوں کے کرموں کو اور پرانوں کے کرموں کو ضبط کی یوگ اگنی میں جلا دیتے ہیں۔

۲۷۔ اسی طرح کتنی یگیہ دھن کی بہتری کرنے والے ہوتے ہیں اور کتنی یگیہ یوگ کا پھل دینے والے ہوتے ہیں۔ لیکن کتنی اشخاص وید کے پڑھنے پڑھانے کے یگیہ سے ہی پریم رکھتے رہیں۔

۲۸۔ کتنی اپان اور پران وایو دونوں کو روک کر پرانایام میں محو رہتے ہیں۔

۲۹۔ کتنی بھوک کو مار کر پرانوں کا ہون کرتے ہیں۔ ان سب یگیوں

ہیں۔ تو بھی ویسے ہی کرم کر

۱۵۔ کرم کرنے کے لائق کون سے ہیں۔ اور اکرم نہ کرنے کے لائق کون سے ہیں۔ اس سوال کو حل کرتے وقت بڑے بڑے عالم اور دانا بھی چکرا جاتے ہیں۔ میں اب تجھ سے کرم کا بیان کروں گا۔ جس کے جاننے کے بعد تو دکھوں سے مکت حاصل کر لے گا۔

۱۶۔ کرم۔ بکرم اور اکرم تینوں کا جاننا ضروری ہے۔ اگرچہ کرم کا پھل جاننا ذرا مشکل ہے۔

۱۷۔ جو شخص کرم میں اکرم اور اکرم میں کرم دیکھتا ہے۔ وہی گیانی ہے۔

۱۸۔ جو بغیر کسی خواہش کے کرم کرتا ہے۔ اور اُن کرموں کو گیان کی آگ میں جلا چکا ہے۔ وہی عقلمند ہے۔

۱۹۔ جو نتیجے کا خیال نہ دیکھ کر صابر مطمئن اور بے پروا رہا۔ وہ کرموں کو کرتا ہوا بھی کچھ نہیں کرتا

۲۰۔ جو ابندوں سے رہا ہو کر اور دنیاوی جھنجھٹوں سے آزاد ہو کر جسم سے کرم کرتا ہے۔ وہ گنہگار نہیں ہوتا۔

۲۱۔ جو اپنے آپ ملی ہوئی چیز پر قانع ہے۔ صابر ہے۔ جس کو دکھ سکھ۔ ہانی اور لابھ سے کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ وہ کرم کے بندھن

اور اس لئے اپنی مایا سے اوتار دھارن کیا رہتا ہوں۔

۷۔ جب کبھی دھرم کا ناش ہونے لگتا ہے۔ اور ادھرم کی زیادتی ہونے لگتی ہے۔ تب میں اوتار دھارن کیا کرتا ہوں

۸۔ نیکوں کی حفاظت۔ گنہگاروں کی سرکوبی۔ اور دھرم کی امامت کے لئے میں اوتار لیا کرتا ہوں۔

۹۔ ارجن! جو میرے جنم اور کرم کے بھید کو اور میری ذات کو سمجھ لیتا ہے۔ وہ جنم مرن کی قید سے آزاد ہو کر مکت ہو جاتا ہے۔

۱۰۔ جو شخص جس راستہ سے میرے پاس آتا ہے۔ میں اس کو اس راستے سے ہی قبول کرتا ہوں۔

۱۱۔ کرم کی سدھی کے طالب اس جنم میں دیوتاؤں کا پوجن کرتے ہیں اس سے اُن کو اُن کے کئے ہوئے کرموں کے پھل اسی لوک میں مل جاتے ہیں۔

۱۲۔ گُن اور کرم کے لحاظ سے چاروں ورن میں نے ہی بنائے ہیں ان کے بنانے والا ہونے پر بھی تو مجھے نہ بنانے والا سمجھ

۱۳ مجھے اس کے پھل کی خواہش نہیں ہے۔ جو مجھے جانتے ہیں وہ کرم کے بندھن میں نہیں پڑتے

۱۴۔ جس طرح سے اس سے پیشتر مکتی کے طالب کرم کرتے آئے

بھگوان شری کرشن چندر جی نے فرمایا۔

۱۔ ارجن - یہ لازوال گیان جیسے پہلے میں نے سورج کو سنایا تھا۔ اس نے اپنے بیٹے منو کو۔ اور منو نے اپنے بیٹے راجہ اکشواکو کو

۲۔ یہ گیان نیا نہیں پرانا ہے۔ اور سب راج رشی اسے جانتے ہیں۔ مگر وقت نے اس پر تاریکی کا پردہ ڈال دیا۔

۳۔ لیکن چونکہ تم میرے دوست بھی ہو۔ اور بھگت بھی ہو۔ اس لئے میں یہ تمہیں سناتا ہوں

۴۔ مگر سورج بھگوان کو ظہور میں آئے ہوئے مدتیں گذر چکی ہیں۔ اور آپ کا جنم ابھی ہوا ہے۔ پھر آپ کس طرح سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ آپ نے اُسے گیان اپدیش دیا تھا۔ ارجن نے کہا

آنند کند بھگوان شری کرشن چندر جی نے فرمایا۔

۵۔ ارجن! میرے اور تمہارے اس سے پیشتر اور بھی بہت سے جنم ہو چکے ہیں۔ میں اُن سے واقف ہوں۔ اور تم نہیں

۶۔ میں جنم اور مرن سے برتر ہوں۔ اور روحوں کا ایشور ہوں

سے انّ کا بھوگ کرے۔ وہ یقیناً چور ہے۔

۱۳۔ یگیہ سے بچا ہوا بھوجن کرنے والے نیک شخص سب گناہوں سے چھوٹ جاتے ہیں۔ لیکن جو دیوتاؤں کو بھینٹ کئے بغیر بھوجن کرتے ہیں۔ وہ پاپ کے بھاگی بنتے ہیں۔

۱۴۔ اناج سے انسان پیدا ہوتا ہے۔ اناج بارش سے پیدا ہوتا ہے۔ اور بارش یگیہ پر منحصر ہے۔ اور یگیہ کرنے سے ہوتا ہے۔

۱۵۔ کرم کا آغاز ویدا سے ہے۔ ایشور سرو ویاپک ہے۔ یگیہ لازمی ہے۔

۱۶۔ کرمیوں کے اس چلتے ہوئے چکر میں جو شخص اس کے قابل نہیں، اس پر اندریوں کا غلبہ ہے۔ اس کی زندگی بیکار ہے۔

۱۷۔ جو شخص اپنے آتما سے الفت رکھتا ہے۔ اور آتما سے قناعت حاصل کرتا ہے۔ اسے کسی کرم کی ضرورت نہیں رہتی

۱۸۔ ایسے گیانی کو نہ کرم کرنے سے کوئی پن ہوتا۔ اور نہ کرم نہ کرنے سے کوئی پاپ۔ اور نہ ہی ایسے شخص کو کسی آسرے کی ضرورت پڑتی ہے۔

۱۹۔ ارجن! جو پھل کی خواہش نہ رکھ کر کرم کرتا ہے۔ یقیناً اسے مکتی حاصل ہو جاتی ہے۔

۶۔ جو شخص دل میں تو ترشنا رکھتا اور اندریوں کو کرم سے روک دیتا
ہے۔ اگیانی اور پاکھنڈی ہے

۷۔ لیکن جو شخص اندریوں پر ضبط کر کے کرم کرتا ہے۔ اسی کو افضل
کہا گیا ہے۔

۸۔ کرم کے تیاگ سے کرم کرنا بہتر ہے۔ اچھا کرم کرنا لازمی
نہیں بھی کرو۔ کرنا چاہیئے۔ نہیں تو نیرت جسم کا گزارہ بھی مشکل ہو
جائیگا۔

۹۔ یگیہ کو چھوڑ کر باقی جتنے کرم انسان کرتا ہے۔ وہ اس کے بندھن
کے باعث ہوتے ہیں۔ اس لئے ارجن! تم بندھن سے آزاد ہو کر کرم
کرو

۱۰۔ پرجاپتی برہما نے سنسار کی رچنا کے بعد یگیہ کے ذریعہ
لوگوں سے کہا تھا۔ کہ یگیہ ہی تم لوگوں کی ترقی اور بہبودی کا باعث بنے۔

۱۱۔ تم یگیہ وغیرہ کے ذریعے دیوتاؤں کی استتی کرو۔ وہ تمہاری
بہبودی کا باعث بنیں گے۔ اور اس قسم کا باہمی تعلق تم سب کی بھلائی کی
باعث ثابت ہوگا۔

۱۲۔ یگیہ میں پوجے گئے ہوئے دیوتا تمہیں یگیہ کا پھل دیں گے
مگر جو شخص یگیہ سے حاصل کردہ اشیا سے بغیر دیوتاؤں کو کچھ بھینٹ کئے

اُس وقت گیانی سوتا ہے

۷۰ - جس طرح دریاؤں کے شامل ہونے سے بھی سمندر بے حرکت رہتا ہے۔ اسی طرح سے گیانی کے دل میں بھی سب خواہشیں غائب ہو جاتی ہیں۔

۷۱ - سب کامناؤں کو ترک کر کے بے غرض ہو کر جو شخص کرم کرتا ہے۔ اسی کو ہی شانتی نصیب ہوتی ہے۔

۷۲ - ارجن! اس حالت کو پاکر انسان موہ کے قابو میں نہیں رہتا اور اگر مرتے وقت تک وہ ثابت قدمی سے اس پر عمل کرے۔ تو اس کو مکتی حاصل ہوتی ہے۔

شے ہے۔ کرم کے نتیجے کا خیال کر کے کرنے والوں کو کمینہ کہا گیا ہے

۵۰۔ جو عقلمند ہیں۔ وہ کرم کے پھل کا خیال نہ کرتے ہوئے
مکتی کو حاصل کر لیتے ہیں۔

۵۱۔ اور صرف ایشور ارادھنا سے ہی مکت ہو جاتے ہیں۔

۵۲۔ جب تم موہ کا خیال تیاگ دو گے۔ تو تم یوگ کا درجہ حاصل
کر لو گے۔

۵۳۔ اور جب طبیعت میں یکسوئی ہو گی۔ تو یوگ کا درجہ حاصل
کر لو گے۔

ارجن نے کہا

۵۴۔ اے کیشو! سمادھی میں بیٹھے ہوئے پُرش کی کیا
نشانی ہے۔ وہ کس طرح سے بولتا ہے۔ کس طرح سے بیٹھتا
ہے۔ اور کس طرح سے چلتا ہے۔ آنند کند بھگوان شری کرشن
چندر جی مہاراج نے فرمایا۔

۵۵۔ جب انسان خواہشات کو ترک کر دیتا ہے۔ تو وہ ساکن
بدھی والا کہلاتا ہے۔

۵۶۔ جو تکلیف کو تکلیف نہیں مانتا۔ سکھ کی خواہش
نہیں رکھتا۔ جو غصے محبت اور ڈر سے آزاد ہے۔ وہ

لڑائی سے بھاگا ہوا بزدل سمجھ کر تمہیں حقیر سمجھیں گے۔

۳۶۔ تیرے دشمن تیرے قوت بازو کی ہنسی اڑا کر تیری نندا کریں گے۔ اس سے بڑھ کر کیا تکلیف دہ بات اور کیا ہو سکتی ہے۔

۳۷۔ اگر تو میدان جنگ میں مارا گیا۔ تو سورگ ہاتھ آئیگا۔ اگر فتح پائی۔ تو سلطنت اور حکومت نصیب ہوگی۔

۳۸۔ رنج و راحت۔ فتح اور شکست کو ایک سا سمجھ کر بیدھ کے لیئے تیار ہو جا۔ ایسا کرنے سے تجھے پاپ نہیں ہوگا۔

۳۹۔ ارجن میں نے تجھے سانکھیہ کی تعلیم بیان کی ہے۔ اب یوگ کے متعلق سمجھاتا ہوں۔ تو سن اس کے گرہن کرنے سے تو کرم کی قیود سے آزاد ہو جائیگا۔

۴۰۔ اس پر تھوڑا سا عمل کرنا بھی رائیگاں نہیں جاتا۔ نہ ہی اس کے انجام میں کوئی برائی ہے۔ اس کا تھوڑا سا پالن بھی بڑے بھاری خوف سے بچا لیتا ہے۔

۴۱۔ ارجن! یوگیوں کے خیالات مختلف ہوتے ہیں۔ اور ان کی کئی شاخیں ہوتی ہیں مگر مرکز ایک ہی ہوتا ہے۔

۴۲۔ حرص و ہوا کے خواہشمند کرم اور اس کے پھل کے متعلق بات کو بڑھا کر کہتے ہیں۔

اور جب یہ ہو کر ہی رہتا ہے ۔ تو اس کے لئے رنج کیوں؟

۲۸ ۔ ارجن! یہ سب نہ تو پہلے تھے ۔ اور نہ ہی آئیندہ ہونگے اِس لئے اُن کے لئے غم کرنا لاحاصل ہے ۔

۲۹ ۔ کوئی اِسے اَچنبھے سے دیکھتا ہے ۔ کوئی اَچنبھا ہی سمجھتا ہے اور کوئی اَچنبھا ہی سنتا ہے ۔ اور اصلیت کوئی نہیں سمجھتا

۳۰ ۔ ارجن! ان سب اشخاص کا آتما لازوال ہے ۔ اس لئے اُن کے لئے فکر کرنا لاحاصل ہے ۔

۳۱ ۔ تمہارا خوف کھانا تمہارے دھرم کے بھی خلاف ہے ۔ کیوں کہ کشتری کے لئے یُدھ ہی کلیان کاری ہے

۳۲ ۔ اے پارتھ! بھگوان نے اپنی رحمت سے سورگ کے دروازے کھول دیئے ہیں ۔ خوش نصیب ہیں ۔ وہ کشتری جو جنگ میں مرتے ہیں ۔

۳۳ ۔ اگر تم جنگ نہیں کروگے ۔ تو تمہارا دھرم اور تمہاری عزت سب جاتی رہے گی ۔ اس کے علاوہ گناہ کا بوجھ بھی اپنے سر پر لادو گے ۔

۳۴ ۔ اور سب لوگ کائر کہہ کر تمہیں بدنام کریں گے ۔ اور کیا یہ ذلت کا باعث نہ ہوگا ۔

۳۵ ۔ جو مہارتھی اس سے پیشتر تمہاری عزت کرتے تھے ۔ اب تمہیں

مگر آتما امر ہے۔ اس کی نہ ابتدا ہے اور نہ انتہا۔ اس لئے ارجن!
خوف و ہراس کو دل سے نکال کر جنگ میں شامل ہو جاؤ یہی تمہارا
دھرم ہے۔
۱۹۔ آتما نہ مرتا ہے۔ اور نہ ہی کسی کو مارتا ہے۔
۲۰-۲۱-۲۲۔ جس طرح سے انسان پرانا لباس اتار کر نیا تبدیل کر
لیتا ہے۔ اسی طرح سے آتما بھی ایک قالب کو چھوڑ کر دوسرا اختیار
کر لیتا ہے۔
۲۲-۲۳۔ آتما غیر فانی اور لازوال ہے۔ یہ نہ سوکھ سکتا ہے۔ نہ جل
سکتا ہے۔ نہ گل سکتا ہے۔ اور نہ ہی کٹ سکتا ہے۔ یہ ہمیشہ ایک ہی
حالت میں رہتا ہے۔
۲۴۔ یہ ہمیشہ قائم رہنے والا ہے۔ اور ہمیشہ سے ہی چلا آ رہا
ہے۔ اور یہ سناتن ہے
۲۵۔ نہ ہی تو یہ تصور میں آ سکتا ہے۔ اور نہ یہ دکھائی دیتا ہے اور
نہ ہی اس کو کسی کا خوف ہے۔ اسے ارجن پھر تو کیوں فکر کرتا ہے
۲۶۔ اگر تمہارا یہ خیال ہو کہ آتما ہمیشہ پیدا ہوتا رہتا ہے
اور ہمیشہ مرتا رہتا ہے۔ تو تمہیں اس بات کا فکر نہ کرنا چاہیئے۔
۲۷۔ کیونکہ جو پیدا ہوا ہے۔ اس کے لئے موت یقینی امر ہے

ہی میرے لئے پوجنیہ ہیں۔

۵۔ ان بزرگوں کو نہ مار کر بھیک مانگ کر کھا لینا بدرجہا بہتر ہے کیا اُن کا خون کر کے اس جرم کی سزا مجھے نہ ملیگی۔

۶۔ اور ہمیں تو یہ بھی معلوم نہیں کہ فتح کس کی ہوگی۔ میرے سامنے تو دریودھن وغیرہ میرے وہ بھائی کھڑے ہیں۔ جن کو مار کر میں خود بھی زندہ نہیں رہنا چاہتا۔

۷۔ مہاراج میری عقل مجھے جواب دے گئی ہے۔ میں آپ کا شش ہوں۔ اور آپ کی شرن میں آیا ہوں۔ آپ مجھے وہ اپدیش دیں۔ جس سے میں اپنا اچھا اور برا سمجھ سکوں۔

۸۔ مجھے اس وقت جو رنج پہنچا ہے۔ اس دنیا کی حکومت تو کیا اگر تینوں لوک کا راجیہ بھی مجھے حاصل ہو جائے۔ تو یہ رنج دور نہیں ہوگا۔

۹۔ سنجے نے دھرت راشٹر سے کہا کہ ارجن "میں جنگ نہیں کروں گا"۔ کہ ارجن چُپ ہو گیا۔

۱۰۔ ارجن کو اس قدر اُداس دیکھ کر بھگوان شری کرشن چندر جی نے یوں گوہر افشانی کی

۱۱۔ ارجن! جو باتیں فکر کرنے کے لائق نہیں ہیں۔ تو اُن

دوسرا ادھیائے

سنجے نے مہاراجہ دھرت راشٹر سے کہا

۱۔ جب آنند کند بھگوان شری کرشن چندر جی نے ارجن کی
مایوسانہ حالت دیکھی۔ اور اس کی آنکھوں میں موہ اور پریم کے
آنسو چھلکتے ہوئے دیکھے۔ تو فرمایا۔

۲۔ میدانِ جنگ میں کھڑے ہو کر ایسی گری ہوئی حرکت اس
سے کیا تمہیں سکھ نصیب ہوگا؟ نہیں! ہاں داغِ بدنامی تمہاری پیشانی
پر ضرور لگ جائیگا۔

۳۔ ارجن! بزدلوں کی سی باتیں چھوڑ۔ دل کو مضبوط کرو۔
اور جنگ کے لئے آمادہ ہو جاؤ۔ کیونکہ یہ نامردی تمہیں زیب نہیں
دیتی

ارجن نے کہا

۴۔ مہاراج! میں اپنے بزرگوں شری بھیشم پتامہ جی اور گورو
درون آچاریہ جی سے کس طرح سے جنگ کر سکتا ہوں۔ موہ تو دونوں

۴۰ - کیونکہ خاندان کے تباہ ہونے سے ادھرم پھیل جاتا ہے۔

۴۱ - اور جب خاندان میں دھرم نہیں تو عورتوں کا چلن بگڑ جاتا
ہے۔ اور بدی کی طرف راغب ہو جاتی ہیں۔

۴۲ - اور جب چلن ہی بگڑ گیا تو باقی کیا رہا - بزرگوں کی [illegible]
اتنا ہی نصیب ہوتی ہے۔ کل گھاتی تمام خاندان کو ہی نرک کی طرف
دھکیل دیتے ہیں۔

۴۳ - خاندان کو تباہ کر کے اور ورن سنکر سنتان پیدا کر کے
پاپی اپنا دھرم تباہ کر ڈالتے ہیں۔

۴۴ - اے جناردھن! جن کا دھرم ہی نہیں رہا - ان کو کوئی
سکھ ہی نہیں رہا - ایسا ہی ہم نے سنا ہے۔

۴۵ - چند روزہ دنیوی عیش و آرام اور حکومت کی خاطر ہم اپنے
عزیزوں کو جان سے مارنے کے لئے تیار ہو گئے ہیں۔

۴۶ - میں نے ہتھیار پھینک دیئے ہیں - اگر اس حالت
میں مجھے دریودھن اور اس کے ساتھی مار دیں تو میں اس میں
اپنی بہتری خیال کروں گا۔

۴۷ - سنجے بولا - راجن! ایسا کہہ کر ارجن ہتھیار چھوڑ کر رتھ میں
چپ چاپ بیٹھ گیا۔

تو اپنے تئیں اپنے رشتہ داروں سے گھرا ہوا پایا
۲۷۔ ان سب کو دیکھ کر اس کا دل کانپ اٹھا
۲۸۔ موہ۔ پریم اور پاپا کے بس میں ہو کر اس نے کہا
۲۹۔ اے دیوکی نندن! ان تمام رشتہ داروں اور عزیزوں کو یہاں جنگ کے لئے اکٹھے ہوتے دیکھ کر میرے تو رونگٹے کھڑے ہو گئے ہیں۔
۳۰۔ بدن میں کپکپی پیدا ہو گئی ہے۔ میرا گلا خشک ہو گیا ہے میرے بازو کانپ رہے ہیں۔ اور گانڈیو دھنش ہاتھ سے چھوٹا جا رہا ہے۔ جسم میں رعشہ پیدا ہو رہا ہے۔ میرے لئے اب یہاں کھڑا ہونا بھی مشکل ہے۔
۳۱۔ اپنے عزیز و اقارب کو مار کر پھر شانتی کہاں نصیب ہو سکتی ہے۔ ایسی فتح میں بھلا کیا لطف ہوگا۔ مجھے تو شگون اچھے نظر نہیں آ رہے۔
۳۲۔ مجھے ایسی فتح سے تو ناکامیابی اچھی ہے۔ میں ایسی حکومت نہیں چاہتا۔ جو کہ عزیزوں کو مار کر حاصل ہو۔
۳۳۔ مجھے ایسی زندگی سے ہی نفرت ہے۔ میں جن کے لئے حکومت حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ وہ سب کے سب مرنے مارنے

اٹھی۔

۲۰۔ جب ارجن نے ہر دو اطراف کی سپاہ کو جنگ کے لئے آمادہ دیکھا۔ تو اس نے بھگوان شری کرشن چندر جی سے ہاتھ باندھ کر عرض کی۔

۲۱۔ مہاراج! میرے رتھ کو عین میدان جنگ کے درمیان میں لے جا کر کھڑا کر دیجئے۔

۲۲۔ تاکہ میں ذرا ایک نظر دیکھ لوں۔ کہ مجھے کن بہادروں سے مقابلہ کرنا ہے۔

۲۳۔ مجھے دریودھن کو بھی دیکھنا ہے۔ کیونکہ اس جنگ کا بانی مبانی وہی ہے۔

۲۴۔ بھگوان شری کرشن چندر جی نے رتھ کو ہر دو اطراف کی افواج کے درمیان میں لے جا کر کھڑا کر دیا۔ اور یوں گوہر افشانی کی۔

۲۵۔ ارجن! کورؤں کی افواج کے سپہ سالاروں کو دیکھ لے بھیشم پتامہ اور مہا چاریہ شری درون آچاریہ جی میرے سامنے کھڑے ہیں۔

۲۶۔ جونہی ارجن نے میدان جنگ کی طرف نگاہ اٹھائی۔

تیئں شری بھیشم پتامہ کی زیرکمان اور حفاظت میں رکھیں۔

۱۲۔ دریودھن کے جوش کے بڑھانے کے خیال سے شری
بھیشم پتامہ جی نے شیر کی طرح گرج کر اپنا سنکھ بجایا۔

۱۳۔ اس کے بعد ہر چہار طرف سے سنکھوں۔ نقاروں۔
مردنگوں اور نرسنگھا باجوں کی آواز سنائی دی۔

۱۴۔ بھگوان شری کرشن چندر جی اور ارجن نے بھی اپنے اپنے
شنکھ بجائے۔

۱۵۔ بھگوان شری کرشن چندر جی نے پانچجنیہ۔ ارجن نے دیودت
اور مہا ویر بھیم نے پونڈر نام سنکھ بجائے۔

۱۶۔ مہاراجہ یدھشٹر نے اننت وجے۔ نکل نے سگھوش
اور سہدیو نے منی پشپک نام سنکھ بجائے

۱۷۔ دھنش دھاری کاشی نریش اور مہارتھی شکھنڈی دھرشٹ
دمن۔ راجہ وراٹ۔ ساتکی۔

۱۸۔ اور مہاراجہ دروپد۔ دروپدی کے پانچوں بیٹے اور
لمبے بازوؤں والے سبھدرا پتر ویر ابھیمنیو ان سب نے اپنے اپنے
سنکھ بجائے۔

۱۹۔ ان سب سنکھوں کی فلک شگاف آواز سے فضا گونج

۴ - پانڈوں کی فوج میں بھیم اور ارجن جیسے بڑے بڑے شور بیر اور تیر انداز ہیں۔ مہاراجہ وراٹ اور مہارتھی مہاراجہ دروپد ہیں۔

۵ - اور دھرشٹ کیتو - بلوان کاشی نریش - پروجت - کنتی بھوج اور شیبیہ ہیں۔

۶ - اور پراکرمی یدھامنیو - ویر اُتموجا - سبھدرا پتر ابھیمنیو اور دروپدی کے پانچوں لڑکے یہ سب کے سب مہارتھی ہیں۔

۷ - آچاریہ جی - اب میں اپنی سپاہ کے سینا پتیوں اور بہادر سرداروں کے نام لیتا ہوں تاکہ آپ پہچان جائیں - کہ کون کون سے مہابلی ہماری فوج کی سپہ سالاری کر رہے ہیں۔

۸ - ایک تو آپ - بھیشم پتامہ - کرن - کرپا آچاریہ - اشوتھاما وکرن - بھوری شروا

۹ - ان کے علاوہ اور بھی بہت سے بہادر و جانثار زرہ بکتر سے آراستہ جنگ کے منتظر کھڑے ہیں۔

۱۰ - ہماری فوج شری بھیشم پتامہ جی کے زیر کمان ہے۔ اور پانڈوؤں کی سپاہ کا سپہ سالار بلاور بھیم ہے۔

۱۱ - اس لئے ہم سب کا یہ فرض ہے کہ ہم سب اپنے

اپنے بھگتوں کا کشٹ مٹانا تیرا۔ یاد
ہوا شبری کے گھر پہ جانا۔ تیرا۔
ہوا ساگ ودر گھر کھانا تیرا۔
نندے نائی کا بھیس دھرانا تیرا۔ یاد
موہن سنگل نے دل سے پکاریو
بھگتوں کو تیرا آسرا داریو
تیرا نام ہے موہن پیارا پریتم
یاد آتی ہے موہن تیری بنسری
بنسری بنسری۔ بنسری بنسری

باہتمام لالہ موتی رام مہتمم مفید عام پریس واقع چیمبرلین روڈ لاہور میں چھپی۔
اور لالہ موہن لعل ملک جلد بک ڈپو نے لوہاری دروازہ لاہور
سے شائع کی

بنسری والا موہن سندر کا لالہ

(۳)

قوالی

یاد آتی موہن تیری بنسری
بنسری ۔ بنسری ۔ بنسری بنسری
موہن بنسری پھر سنا دے ہمیں
شام سندر سا مکھڑا دکھا دیں ہمیں
اپنے چرنوں کا داس بنا لیں ہمیں ۔ یاد
تیری بنسی کی دل میں تمنا لگی
سب بھوک پیاس ہماری گئی
تیرے ملنے کی آس ہم کو لگی ۔ یاد
مثوا ارجن کو گیتا سنانا تیرا
ایک انگل پہ گوردھن اٹھانا تیرا
ہوا دروپدی کا چیر بڑھانا تیرا ۔ یاد
ہوا گج کو گرہ سے چھڑانا تیرا
دھنے بھگت کی گوئیں چرانا تیرا

موہن بس گیو۔ من میں
گوبند آئے بسو میرے من میں

۱۲

بھجن

چھین چلا رے من بنسری والا
بنسری والا میرا نند کا لالہ
دیکھ سکھی ری جورا بہ جوری
موہے ڈگر میری بانہہ مروری
شام چلے کرتے چت چوری
ایسا چھیل بل والا لالہ بنسری والا
دیکھ سکھی ری شام بہاری
بھر بھر مارت ہے پچکاری
ایسے ڈھیٹ گنڈے ہاری
گوکل کے برج والا بنسری والا
چھین چلا رے من بنسری والا

بھجن کیرتن

ولی

بھجن

گوبند آئے بسو میرے من میں
ساون آیا شام نہ آئے
گھرے ورس بن کچھ نہ سہائے
دل میں ہووے یہی اُلفت
جائے بسوں بندرا بن میں
گوبند آئے بسو میرے من میں
صورتیا تا کو درسائی
ٹیک پر کھوے جس نے لگائی
متھیا سب سنسار بتا ہے
اُن کے اِن کے نین میں
گوبند آئے بسو میرے من میں
صورتیا میراں من بھائی
راج چھوڑ تن بھسم رمائی
تجھ سمجھ گھر بار تجا تھا

پر غور کر کے اس وقت بہت دُکھی تھے۔ شری بیاس جی
نے انہیں تسلی دیتے ہوئے فرمایا۔ اگر تم جنگ دیکھنا چاہو
تو میں تمہیں آنکھیں عطا کر سکتا ہوں۔

دھرت راشٹر۔ اپنے لڑکے بالوں اور بھائی بندوں
کو آپس میں لڑنا مرنا اور کٹنا میں دیکھنا نہیں چاہتا مجھے کوئی ایسا
طریقہ بتلائیے جس سے یہیں گھر بیٹھے بیٹھے مجھے جنگ کا سارا
حال معلوم ہو جائے۔

سلطنت کوروؤں کا وزیر اعظم سنجے بھی پاس ہی بیٹھا تھا
اسے دیکھ کر شری بیاس جی نے دھرت راشٹر سے کہا تمہیں سنجے سارا
حال بتاتا رہے گا۔ ہم اسے ور دیتے ہیں کہ اسے جنگ کے متعلق ہر
ایک خبر معلوم ہو جایا کرے گی۔ یہاں تک کہ ایسے لوگوں کے دلوں
کی بات معلوم ہو جایا کرے گی۔ اور یہ آنکھوں دیکھا حال تمہیں بتا دیا کریگا۔ اگر یہ میدان
جنگ میں بھی جائیگا۔ تو اس کو کوئی نہ تو نقصان محسوس ہوگی اور نہ اسکو
کوئی مار سکیگا۔ لیکن دھرت راشٹر اس جنگ کا نتیجہ اچھا نہ ہوگا۔ تم ان
لڑکوں کو منع کرو۔ تم ایسی سلطنت کو لے کر کیا کرو گے جس کے لئے تمہیں
اتنے بھاری پاپوں کی گٹھڑی اپنے سر پر اٹھانی ہوگی یا پانڈوؤں کا ملک
انہیں لوٹا دو۔

دھرت راشٹر۔ میں بھی تو یہی چاہتا ہوں مگر لڑکے میرا کہا نہیں مانتے۔

تھوڑی دیر تک بیٹھنے کے بعد شری بیاس جی چلے گئے۔

ہوگا۔

محبت کے زیر اثر ہو کر مہاراجہ دھرتراشٹ نے بیٹے کا کہنا مان
لیا۔ اسی وقت قاصد دوڑایا گیا۔ جو کہ پانڈوؤں کو راستے سے
ہی لوٹا لایا۔ ان کے آنے پر پانسے پھر پھینکے جانے لگے۔ شکنی
جیسے چالاک اور مکار اور چالباز کے ساتھ مہاراجہ یدھشٹر
ایسا دھرماتما جوا کھیلے۔ کیا وہ جیت سکتا تھا۔ ہرگز نہیں
پانڈوؤں کو پھر ہار نصیب ہوئی۔

تاج و تخت ان سے ایک بار پھر چھین لیا۔ اور شرط کے
مطابق انہیں بن باس دے دیا گیا۔

پانڈو تیرہ برس تک جنگلوں کی خاک چھانتے رہے۔ اور
جب یہ مدت گزر گئی۔ تو انہوں نے دریودھن کو اپنے تاج
و تخت کی واپسی کے لئے کہلا بھیجا۔ مگر یہاں تو صاف انکار
تھا۔ بلکہ اس نے جنگ پر آمادگی ظاہر کی۔ شری بھیشم پتامہ
شری درون آچاریہ اور شری ودر جی کا سمجھانا اس کے
کچھ کام نہ آیا۔

پانڈوؤں نے جب دیکھا۔ کہ دریودھن کسی طرح سے
بھی نہیں مانتا۔ تو انہوں نے بھگوان شری کرشن چندر
جی مہاراج سے التجا کی۔ کہ آپ ہی اس جھگڑے کو
نپٹائیے۔

سکے ڈھیر لگ گئے۔ مگر ساڑھی نہ اُترسکی۔ دوشاسن تھک کر
ایک طرف بیٹھ گیا۔
عین اسوقت سبھا میں بیٹھے ہوئے بزرگوں نے مہاراجہ
دھرت راشٹر کی توجہ دریودھن کے اس قابل نفریں کی طرف
دلوائی۔
مہاراجہ دھرت راشٹر کو کچھ کچھ سمجھ آئی۔ انہوں نے
جوئے کو ناجائز قرار دے کر پانڈوؤں کا تاج و تخت اُن کو واپس
کروایا۔ اور اُن کو نہایت عزت سے اُن کی راجدھانی کو
رخصت کیا۔
اُن کے جانے کے بعد دریودھن نے تخلیہ میں مہاراجہ
دھرت راشٹر کو سمجھایا۔ کہ پانڈو اس بے عزتی کا بدلہ لئے
بغیر ہرگز نہ چھوڑیں گے۔ اب ہمارے جان و مال اور تاج تخت
کی خیر نظر نہیں آتی۔ جس طرح سے بھی ہوسکے۔ پانڈوؤں
کو ایک بار پھر یہاں طلب فرمائیے۔ اور ہمیں چوسر کھیلنے
کی اجازت دیجیئے۔ اب کی بار یہ شرط ہوگی۔ کہ اگر پانڈو
ہار گئے۔ تو انہیں تیرہ سال بنباس میں گذارنے ہونگے۔
بارہ سال جنگلوں میں اور تیرھواں سال اس طرح چھپ
کر گذارنا ہوگا۔ جس سے کہ پہچانے نہ جاسکیں۔ اگر
پہچانے گئے تو تیرہ سال کے لئے پھر بنباس اختیار کرنا

صلاح کی۔ اُس نے کہا۔ میدان جنگ میں تو میں اُن پر کیا غالب آؤنگا۔ ہاں ایک چال ہے۔ یدھشٹر کو جوئے کی عادت ہے۔ تم اُسے کسی طرح ہستناپور بُلا بھیجو۔ باقی میں جانوں میرا کام۔

دریودھن نے دہرت راشٹر سے الٹی سیدھی کہہ کر پانڈوؤں کو ہستناپور بُلا لیا۔ اور کچھ اِسطرح سے اُن کی خاطر و مدارات کی۔ کہ نیک دل پانڈوؤں نے اُس کے گذشتہ سلوک سب کے سب بھلا دیئے۔ موقعہ پا کر شکنی نے جوئے کی بات چھیڑی۔ مہاراجہ یدھشٹر قابو میں آگئے اور اِس بُری طرح سے ہارے کہ کل راج و پاٹ اپنی ذات چاروں بھائی حتےٰ کہ مہارانی دروپدی تک کو ہار گئے۔

دریودھن اب سر دربار دروپدی کو بے عزت کرنا چاہتا تھا۔ وہ دلوی لجہت دل کھائی۔ خون جگر پیتی سخت بے اقراری اور بے تابی کے ساتھ اپنی عزت بچا رہی تھی۔ اور رو رو کر بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج کو یاد کر رہی تھی۔ دریودھن کے حکم سے دوشاسن نے دروپدی کی ساڑھی کھینچنی شروع کی۔ عین اِس وقت بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج نے اپنی قدرت کا ایک ادنےٰ سا کرشمہ دکھایا۔ اور ساڑھی کو اِس قدر بڑھایا۔ کہ وہاں ساڑھیوں

عزت کا ہرگز مستحق نہیں ہے۔

ارجن اور سہدیو نے اُسے ڈانٹا۔ مگر اُس کے کان تک جوں نہ رینگی۔ بلکہ الٹا گالیاں بکنے لگا۔ اور بھگوان شری کرشن چندر جی سے لڑنے کے لئے تیار ہوگیا

بھگوان شری کرشن چندر جی نے اپنی خالہ سے وعدہ کیا ہوا تھا۔ کہ تیرے بیٹے کو سو تک گالیاں دینے کی اجازت ہے۔ اِس سے زیادہ ایک نہیں

ششپال گالیاں دے رہا تھا۔ اور بھگوان گن رہے تھے۔ جونہی گالیوں کی تعداد سو سے تجاوز کر گئی۔ بھگوان نے اُس پاپی کو خبردار کر کے ایک ہی وار سے اُس کا خاتمہ کر دیا۔ اِس کے بعد اِس کی آخری رسوم ادا کی گئیں پھر چندیری کے راجکمار کو ششپال کی راج گدی پر بٹھا کر اُسے تلک لگایا۔ اِس کے بعد آنند کند بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج کو بھینٹ نذر کی گئی اور دستور کے مطابق دیگر مہمانوں کو نذریں اور تحائف دے کر رخصت کر دیا گیا۔

یگیہ کے ختم ہو جانے پر جب دریودھن ہستنا پور واپس پہنچا۔ تو حسد اور بغض کی آگ میں بری طرح سے جل رہا تھا۔ اِس نے اپنے ماموں شکنی سے

جراسندھ نے بہت سے راجے مہاراجے اپنے ہاں قید
کر رکھے تھے۔ بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج نے
اُن سب کو رہا کر دیا۔ اور جراسندھ کے ولیعہد راجکمار
سہدیو کو تخت پہ بٹھا کر خود تو اندرپرست تشریف لے
آئے اور بھیم اور ارجن کو دوسرے راجگان اور مہاراجگان
کو یگیہ میں شمولیت کی غرض سے مدعو کرنے کے لئے دوسرے
ممالک میں بھیج دیا۔

جب بھیم اور ارجن اندرپرست واپس آ گئے اور
سب مہمان بھی آ پہنچے۔ تو یگیہ کی کاروائی شروع ہوئی۔
یگیہ کے خاتمہ پر اس امر کا فیصلہ کیا جانے لگا۔ کہ یگیہ
کی بھینٹ پہلے کسے نذر کی جائے۔ کیونکہ یہ قاعدہ ہے
کہ یگیہ کے اختتام پہ بھینٹ اُسے نذر کی جاتی ہے۔ جو
کہ سب سے زیادہ لائق اور پوجنیہ ہو۔

سب کی رائے یہی ہوئی۔ کہ پہلے بھینٹ آنند کند شری
بھگوان کرشن چندر جی مہاراج کی نذر کی جائے

لیکن جونہی مہاراجہ یدھشٹر نذر لے کر بھگوان شری
کرشن چندر جی مہاراج کی طرف بڑھے

ششپال والئے چندیری جو کہ شری کرشن چندر
جی کا خالہ زاد بھائی تھا۔ بول اٹھا۔ کرشن اس عزت

مہاراج ارجن اور سبھدرا کو ساتھ لے کر اندر پست پہنچ گئے
راجسو یگیہ کی تیاریوں کے متعلق مشورہ ہونے لگا۔ سب
نے کہا۔ کہ دنیا بھر کے تمام فرمانروا مہاراجہ یدھشٹر کا لوہا
مان جائیں گے۔ اور یگیہ بھی کمال خوش اسلوبی سے سمپورن ہو
جائے گا۔ مگر اس یگیہ کے شروع کرنے سے پیشتر ہی
مہاراجہ جراسندھ ضرور روڑا اٹکائے گا۔ لہذا لازم ہے
کہ سب سے پہلے اُس کی خبر لی جائے۔ اور اُس کی اچھی طرح
سے سرکوبی کی جائے۔

سب کی رائے یہی ہوئی۔ کہ آنند کند بھگوان شری کرشن
چندر جی مہاراج بھیم اور ارجن مگدھ جائیں۔ اور اس جھگڑے
کو نپٹا آئیں۔ ایسا ہی کیا گیا۔ سنہری اور روپہلی رتھ میں
سوار ہو کر جلد جلد منازل طے کرتے ہوئے بھگوان شری کرشن
چندر جی۔ بھیم اور ارجن مگدھ جا پہنچے۔ جراسندھ کے
سامنے جب حرف مطلب زبان پر لایا گیا۔ تو وہ برسر پیکار
نظر آیا۔ یہاں کیا دیر تھی۔ اس طرف بھیم آگے بڑھا۔
کہتے ہیں تیرہ دن تک جراسندھ اور بھیم کی برابر کی کشتی
ہوتی رہی۔ چودھویں روز جراسندھ کا دم پھول گیا۔ اور
بھیم اُس پر غالب آیا۔ اور وہ اُس کے ہاتھوں سے
مارا گیا۔

کو بُلا بھیجا۔

پانڈووں کے ساتھ آنند کند بھگوان شری کرشن چند
جی مہاراج بھی ستنا پور میں تشریف لائے۔ علاقے کے
متعلق گفت و شنید شروع ہوئی۔ حاسد چال باز دریودھن
اس موقع پر بھی اپنی چال کھیل گیا۔ اور کھانڈو بن کا بنجر اور غیر
آباد علاقہ پانڈووں کو دلوا دیا۔ یہاں آ کر پانڈوؤں کو کھانڈووں
سے ایک غیر معمولی جنگ کرنی پڑی۔ لیکن کھانڈووں نے جلد
ہی ہتھیار ڈال دیئے اور مہاراجہ یدھشٹر کے مطیع ہو گئے۔
اور تھوڑے ہی دنوں میں پانڈوؤں نے اس علاقے کو صاف
کروا کر اندر پرست کا عالیشان شہر آباد کر لیا۔

تھوڑے ہی دنوں بعد ارجن آنند کند بھگوان شری کرشن
جی مہاراج کے ہاں شری دوارکا جی میں گیا۔ اور وہاں باوجود
یادووں کی مخالفت کے جن کو کہ بعد میں شری کرشن جی نے
رضامند کر لیا۔ اس کی شادی ان کی بہن سبھدراں سے
ہوئی۔

انہی ایام میں مہاراجہ یدھشٹر کے متعلق یہ خبر سن کر
کہ وہ راجسو یگیہ کرنے کا مبارک ارادہ رکھتے ہیں۔ اور
بھگوان شری کرشن چندر جی کا اندر پرست میں انتظار فرما
رہے ہیں۔ آنند کند بھگوان شری کرشن چندر جی

دُھوم دھام سے دروپدی کی شادی پانچوں پانڈوؤں سے کر دی۔

جب دریودھن کو یہ معلوم ہوا۔ کہ پانڈو لاکھ محل میں جل کر نہیں مرے۔ زندہ ہیں۔ اور سوئمبر میں مچھلی کی آنکھ کا نشانہ بنا کر سوئمبر کی شرط کو جیتنے والا ایک مفلس اور قلاش برہمن نہیں۔ بلکہ پانڈو کمار ارجن تھا۔ تو اُس کے غم اور غصہ کی کوئی انتہا نہ رہی۔ وہ دانت کٹکٹانے لگا۔ اور زہریلے سانپ کی طرح پھنکارنے لگا۔

بہی خواہان سلطنت شری بھیشم پتامہ جی۔ شری درونا آچاریہ جی اور شری ودر جی نے مہاراجہ دہرت راشٹر کو سمجھاتے ہوئے ٹیک دیا۔ دونو پہلو اُن کے سامنے رکھے اور کہا کہ سرکشی اور ہٹیلے دریودھن کے حسد و بغض بغیر کچھ کئے نہ رہے گا۔ ہمارے خیال میں تو پانڈوؤں کو راجیہ کا نصف حصہ دے دینا چاہیئے۔ یہ اُن کا حق ہے۔ اور حق ہمیشہ حقدار کو پہنچتا ہے۔

دریودھن کی خواہش نہ تھی۔ کہ ایسا ہو۔ لہذا وہ روڑا اٹکانے اور ضد کرنے لگا۔ مگر اُس کی ضد پہ توجہ نہ دیتے ہوئے مہاراجہ دہرت راشٹر فدایان ملک و قوم کا کہنا مان کر مہاراجہ دروپد کے ہاں سے پانڈوؤں

لہذا ہم ماں کے بچن کو جھٹلا نہیں سکتے۔ ہم نے یہ پرن
کر لیا ہے۔ کہ ہم پانچوں ہی دروپدی سے بیاہ کریں گے۔
مہاراجہ یدھشٹر کی بات سن کر سب حیران ہو گئے۔
کیونکہ آج تک ایسا کبھی ہوا نہ تھا۔

یہ بات ہو ہی رہی تھی۔ کہ شری بیاس جی وہاں تشریف
لائے۔ اور فرمایا۔ کہ سوچ کرنے کی کوئی بات نہیں ہے۔ یہ
جو کچھ ہو رہا ہے۔ یہ نہ ہونے والا نہیں ہے۔ دروپدی کے
ساتھ ان پانچوں کی شادی کے متعلق شری شیو جی مہاراج
نے بہت عرصہ پہلے ہی سے کہہ رکھا ہے۔ دروپدی اپنے
کسی گذشتہ جنم میں کسی رشی کی لڑکی تھی۔ کسی گنوان کے ساتھ
اس کا بیاہ ہو۔ اس خیال سے اس نے تپ کر کے شری
شیو جی کو خوش کیا۔ جب شری شیو جی ور دان کے لئے آئے
تو گھبرا گئی۔ اور پانچ بار اس کے منہ سے نکلا۔ جس میں سب
گن ہوں ایسے شخص کے ساتھ میری شادی ہو۔ اس پر
شری شیو جی نے فرمایا۔ اس لئے پانچ آدمیوں کے ساتھ تمہاری
شادی ہوگی۔ وہی رشی پتری اس جنم میں دروپدی ہو کر مہاراجہ
دروپد کے ہاں پیدا ہوئی ہے۔ شیو جی کے ارشاد کے
مطابق ان پانچوں کے ساتھ ہی اس کا بیاہ ہوگا۔
یہ سن کر سب خاموش ہو گئے۔ مہاراجہ دروپد نے بڑی

کی زبردست خواہش ہے۔ آپ خود ہی اپنا تعارف کروا کر
میری خوشی کا باعث بنیں

مہاراجہ یدھشٹر نے یوں گوہر افشانی کی ۔ مہاراج ! آپ فکر نہ کیجئے۔ ہم کشتری ہیں ۔ اور پانڈو کمار ہیں۔ میں یدھشٹر ہوں اس کا نام بھیم ہے۔ یہ ارجن ہے۔ اور وہ دونوں نکل اور سہدیو ہیں۔

مہاراجہ یدھشٹر کی بات سن کر مہاراجہ دروپد کو اس قدر خوشی ہوئی۔ کہ کئی لمحوں تک فرطِ مسرت کی وجہ سے بول نہ سکے۔ اس کی بات خوب دل کھول کر باتیں ہوئیں۔ پانڈووں کے مصائب کی کہانی سن کر مہاراجہ دروپد نے فرمایا۔ تمہاری سلطنت تم لوگوں کو دلوانی ہوگی۔

اس کے بعد شادی کے متعلق بات چلی۔ مہاراجہ یدھشٹر بولے۔ آج ہم جس وقت گھر لوٹے۔ تو دروپدی ہمارے ساتھ تھی۔ گھر کا دروازہ اندر سے بند تھا۔ ہم نے باہر سے آواز دے کر ماتا جی سے کہا۔ ماتا جی! آج بھکشا میں ہمیں ایک بڑی ہی خوبصورت چیز میسر ہوئی ہے۔ انہوں نے بغیر کچھ سوچے سمجھے اندر سے کہا۔ "بیٹا"! آپس میں بانٹ لو۔ لیکن جب وہ باہر آئیں۔ تو حیران ہو کر بولیں۔ ارے یہ تو راجکماری ہے۔

نہیں پڑی۔ دروپدی کے پتی کشتری اور کسی اچھے
خاندان کے ہیں اِس بات میں شک کی گنجائش نہیں رہتی
ہے۔ کہ پانڈو برناوٹ کے لاکھ محل میں جلے نہیں۔ بچ نکلے
ہیں۔ میں تو یہ سمجھتا ہوں۔ کہ برہمنوں کے بھیس میں وہ
پانڈو ہی ہیں۔

یہ سنتے ہی مہاراجہ دروپد نے راج پروہت کو مہاراجہ
یدھشٹر کے پاس بھیجا۔ پروہت نے واپس آکر دھرشٹ
دیومن نے جو کہا تھا۔ اُس کی تائید کی۔ مہاراجہ دروپد کی
خوشی کی انتہا نہ رہی۔ اُن کی جو دِلی خواہش تھی۔ پوری
ہوئی۔

اب کیا تھا۔ سنہری رتھ بھیجا گیا۔ اُس رتھ میں
سوار ہو کر پانڈو شاہی محل میں آئے۔ وہاں اُن کی جو خاطر
تواضع ہوئی۔ اُس کا کہنا ہی کیا ہے۔ سونے کے تھالوں
میں لذیذ کھانے اُن کی خدمت میں پیش کئے گئے۔ بہت سی
قیمتی اشیاء اُن کی نذر کی گئیں۔ لیکن انہوں نے سوائے
ہتھیاروں کے اور کسی چیز تک کو چھوا تک نہیں۔ یہ
بات یہ یقین دلانے کے لئے کافی تھا۔ کہ وہ کشتری
ہیں۔ تو بھی مہاراجہ دروپد نے مہاراجہ یدھشٹر سے التجا
آمیز لہجہ میں کہا۔ مہاراج! آپ نے کب تک ہمیں یہ جانے

جی نے فرمایا۔ کہیں لعل بھی گودڑیوں میں چھپے رہتے ہیں۔
اول تو مچھلی کی آنکھ میں چھید کرتے وقت ارجن لیے انداز
سے ہی ظاہر ہو گیا تھا۔ اور جب لڑائی کے وقت تم
پانچوں نے مخالفین کو صفوں کے اندر اپنے تیروں کی
بوچھاڑ سے ہل چل مچا دی تو اُس وقت میرا رہا سہا شک
بھی جاتا رہا۔ کیونکہ میں جانتا تھا کہ بغیر پانڈوں کے
کوئی بھی ایسی دلاوری کے ساتھ معرکہ آرائی نہیں کر سکتا
یہی تمہاری شناخت کا سبب ہے۔

جب آنند کند بھگوان شری کرشن چندر جی
مہاراج پانڈوؤں اور دروپدی کے ساتھ لے کر ان
اُن کی قیام گاہ کی طرف آ رہے تھے۔ تو درشٹ
دیومن بھی یہ پتہ لگانے کے لئے کہ یہ برہمن کون ہیں۔ ان
کے تعاقب میں اُن کی جائے رہائش تک ساتھ آیا۔

جب پانڈو دروپدی اور سولہ کلا سمپورن آنند
کند بھگوان شری کرشن چندر جی مکان کے اندر چلے
گئے۔ تو درشٹ دیومن اپنے محلوں کو واپس ہوا

مہاراجہ دروپد وہاں بہت متفکر بیٹھے تھے۔
درشٹ دیومن نے اُن سے کہا۔ پتا جی! فکر کی کوئی
بات نہیں۔ دروپدی کسی ایرے غیرے کے ہاتھ

رنج و غم بدرجہ غایت ہے۔ لیکن صبر کیجئے اور اس خالق حقیقی
اور مالک ہر دو جہان سے دعا کیجئے۔ کہ وہ آپ کی مشکل آسان
کرکے آپ کو ایسے رنج و مصیبت سے نجات دے۔ آنند
کند بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج کے تشفی آمیز کلمات
سن کر مہارانی کنتی بولی۔ بیٹا۔ میں اب کیا خاک خوش ہونگی
میرے رنج و الم کا ذکر نہ کرو۔ ایشور تمہیں سلامت
رکھے۔

مہارانی کنتی کی یہ بات سن کر سولہ کلا سمپورن آنند
کند بھگوان شری کرشن چندر جی اور سبھی بیتاب ہوگئے۔
تبسم کھا کر فرمایا۔ بوا! جب تک کرشن کی اس
جسم میں جان ہے۔ یہ جسم بے جان اور یہ سر سب
یدھشٹر کی حمایت میں رہیں گے

مہارانی کنتی خاموش ہوگئی۔ اس کی نگاہیں اپنے
بیٹوں کی طرف اٹھیں۔

مہاراجہ یدھشٹر آنند کند بھگوان شری کرشن چندر
جی مہاراج کی طرف متوجہ ہوئے۔ اور دریافت فرمایا۔
کرشن! آپ نے ہمیں منڈپ میں کس طرح پہچان
لیا۔؟

سولہ کلا سمپورن آنند کند بھگوان شری کرشن چندر

تو اِس شرط کا پورا ہونا کوئی مشکل کام نہ تھا۔
درشٹ دیومن کے الفاظ پر کرن اپنی جگہ سے اُٹھا۔ مگر وہ
جلد ہی دروپدی کے یہ کہنے پر کہ وہ سارتھی کے بیٹے سے
بیاہ نہیں کرے گی۔ کھسیانہ ہو کر اپنی جگہ پر بیٹھ گیا۔
ویر ارجن نے سوچا کہ اب کوئی نہیں اُٹھے گا۔ لہٰذا
برہمنوں کی قطاروں سے اُٹھ کر وہ آگے بڑھا۔ ایک
برہمن کو شرط پوری کرنے کے لئے اٹھا ہوا دیکھ کر راجے
مہاراجے اور خود برہمن ہی اس پر آوازے کسنے لگے اور
کہنے لگے۔ جو کام اتنے شہزور کشتریوں سے نہیں
ہو سکا۔ یہ برہمن بھلا کیا کر سکے گا۔ لیکن جونہی ارجن
نے چلہ چڑھا کر اپنی کمان سے تیر چھوڑا۔ اور وہ مچھلی کی
آنکھ چیرتا ہوا نکل گیا۔ تو سب کی حیرت کی کوئی انتہا نہ
رہی۔ دروپدی نے آگے بڑھ کے مالا ارجن کے گلے
میں پہنا دی۔
اس وقت تمام راجے ارجن سے مائل بہ خاش ہونے
اور کہنے لگے۔ کشتریوں کے سوئمبر میں برہمن کو ایسی
حرکت کرنی لازم نہ تھی۔ اِس کو اس کی نازیبا جرأت
کی سزا دینا ضروری ہے۔ کہہ کر گھیر لیا تھا۔ ارجن پر تلواروں
کے وار اور تیروں کی بوچھاڑ شروع ہو گئی۔ ادھر [illegible]

سہرے میں لگے ہوئے ایک چکر کے ساتھ ایک مچھلی گھوم
رہی تھی۔ ستون کے نیچے ایک بہت بڑی کڑاہی تیل سے بھری
ہوئی رکھی تھی۔ سوئمبر کی شرط یہ تھی۔ کہ جو شخص کڑاہی
میں سے مچھلی کا عکس دیکھ کر اس کی آنکھ کا نشانہ بنائے
گا۔ وہی دروپدی کا حقدار ہوگا۔

برہمنوں کے خوش الحانی سے گائے گئے۔ منتروں
اور ہون کے ساتھ کی گئی سوئمبر کی ابتدائی مراسم جب
طے ہو چکیں۔ تو راجے مہاراجے ایک ایک کر کے شرط پوری
کرنے کی غرض سے ستون کی طرف بڑھنے لگے۔ مگر شرط
ایسی نہ تھی۔ جو کہ آسانی سے پوری ہو جاتی۔ تیل کی بھری
کڑاہی میں سے عکس دیکھ کر گھومتی ہوئی مچھلی کی آنکھ
کا نشانہ بنانا کوئی بچوں کا کھیل نہ تھا۔

بیسوں راجے مہاراجے طبع آزمائی کے لئے اٹھے۔ مگر
منہ کی کھا کر اور کھسیانے ہو کر اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھ گئے
محفل میں سناٹا چھا جانے پر درشٹ دیومن اپنی
جگہ سے اٹھ کر بولا۔ کیا آج اس سرزمین پر ایک بھی ویر
نہیں رہا۔ جو اس مچھلی کی آنکھ کا نشانہ بنا سکے۔ کیا
دروپدی کو عمر بھر کنواری ہی رہنا ہوگا۔ اگر آج ہمارے
درمیان بھیم اور ارجن جیسے دلاور اور شہزور ہوتے

ویاس کے ساتھ تارک الدنیا فقرا کی طرح بے لباس برہنہ پا خار دار
اور وحشت خیز جنگلوں کی خاک چھان رہے ہیں۔
کئی دنوں تک پانڈو اسی طرح سے جنگلوں میں بھٹکتے
رہے۔

انہوں نے سنا کہ مہاراجہ دروپد والئے پانچال نے بیٹی (لڑکی)
کا سوئمبر رچایا ہے۔ رونق دیکھنے کے خیال سے پانڈو بھی وہاں
پہنچ گئے۔ پایہ سلطنت پانچال کی رونق دیکھنے کے قابل تھی۔
محلات کے عین درمیان میں جو وسیع میدان تھا۔ اس میں ایک
بہت بڑا شامیانہ لگایا گیا تھا۔ نقرئی و طلائی ستونوں رنگین
اور چمکیلے قمقموں رنگ برنگی جھنڈیوں کی وجہ سے ....
.... اور انواع و اقسام کی سنہری و روپہلی میناکاری
صنعتوں کے باعث شامیانہ رشک فردوس بن رہا تھا۔ صدر
میں مخملی چوکیاں بچھی ہوئی تھیں۔ جن پر ملک کے ادنیٰ و اعلیٰ
راجے مہاراجے اپنے مرتبوں کے مطابق رونق افروز تھے۔ چوکیوں
کی قطاروں کے عین درمیان میں شری بلدیو جی اور سولہ کلا
سمپورن آنند کند بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج
چودھویں کے چاند کی طرح سبھا کی رونق اور شان کو دوبالا
کر رہے تھے۔
شامیانہ کے عین درمیان میں ایک ستون کے اوپر والے

میں یہ راز پنہاں تھا کہ جتو دہ میں عالیشان محل میں شب باش ہوں۔ موقعہ پا کر اسے آگ لگا دی جائے۔ جس سے ان کا نام و نشان تک صفحۂ ہستی سے مٹ جائے۔ مگر پانڈوؤں اور کوروؤں کے چچا ودرجی کو مہاراج دریودھن کی اس کمینہ چال کا پہلے ہی سے پتہ چل گیا تھا۔ اور انہوں نے پانڈوؤں کو خبردار کر دیا تھا۔ ورناوٹ میں آکر جس دن پانڈوؤں نے قیام کیا۔ اسی شب کو دریودھن کے آدمیوں نے موقع پا کر لاکھ محل کو آگ لگا دی۔ آگ کے لگنے کے ساتھ ہی پانڈو ایک تہہ خانے کے راستے سے جو کہ پہلے ہی اس مطلب کے لئے تیار کروا رکھی تھی۔ باہر جنگل میں آ گئے۔ اور ان کی جگہ ایک بھیلنی اور اس کے پانچ نوجوان لڑکے جو کہ خیرات وغیرہ لینے کے لئے محل کے دالان میں پڑے سو رہے تھے۔ جل کر راکھ ہو گئے۔ دریودھن سمجھا۔ کہ پانڈو اور مہارانی کنتی ہی جل مرے ہیں۔ لہٰذا وہ اور اس کے سازشی ساتھی دل ہی دل میں بہت خوش ہوئے۔

لیکن پانڈو کے وہ نونہال غنچے جن کو نسیم سحری بھی نگاہ ناز سے نہ دیکھ سکتی تھی۔ آج بادِ صرصر کی بدولت اس قدر تباہی و بربادی کو پہنچ گئے۔ کہ آشفتہ

کو پھانسنے کے لئے کسی مکروفریب کی چال یا دھوکہ کے جال
کی اُدھیڑبُن میں مصروف رہتا تھا۔ اور اُس کی اِن سازشوں
میں اُس کا چالاک ماموں شکنی اُس کا ہاتھ بٹاتا تھا
تجویز مرتب کرتا تھا۔ کام میں یہ لاتا تھا۔ بھیم کو اپنے راستے
میں سے ہٹانے کے لئے ایک بار یہ چال چلی۔ کہ شہر کے
باہر دریا کے کنارے ایک خوبصورت بارہ دری میں پانڈوؤں
کو ایک پُرلطف دعوتِ طعام میں مدعو کیا۔ پہلے تو ہنسی
مذاق ہوتا رہا۔ اِس کے بعد جب کھانا کھانے کا وقت
آیا۔ تو بھیم کو زہر ملا ہوا کھانا کھانے کے لئے دیا گیا۔ بھیم
زیادہ کھانے کے لئے مشہور ہی تھا۔ جب خوب پیٹ
بھر کر کھانا کھا چکا۔ تو اُس کو کچھ نیند سی آنے لگی۔ لہٰذا
وہ دریا کے کنارے ایک درخت کے نیچے لیٹ گیا۔

دریودھن اور شکنی جو کہ موقعہ کی تاک میں تھے جب
دیکھا۔ کہ آس پاس کوئی نہیں۔ اور ہمیں کوئی نہیں دیکھ
سکتا۔ زہر کے اثر سے بے ہوش۔ غافل اور مدہوش بھیم
کو دریا میں دھکیل دیا۔

مگر دریودھن کی یہ چال کارگر نہ ہوئی۔ مثل مشہور
ہے۔ کہ ہیرے کو ہیرا کاٹتا ہے۔ اور زہر کو زہر مارتا
ہے۔ جونہی بھیم دریا میں گرا۔ چند زہریلے سانپوں نے

ہو جائے لہٰذا انہیں مجبور ہو کر پیچ و تاب کھاتے ہوئے راجکماروں کو اپنی اپنی جگہ پر بیٹھانا پڑا۔ بھیشم پتامہ جی نے راجکماروں کو مخاطب کئے گئے ہوئے الفاظ نصیحت کے ساتھ امتحان کی کاروائی ختم کر دی گئی۔

جب راجکمار جوان ہوئے۔ تو مہاراجہ دھرت راشٹر نے اراکین سلطنت کے مشورے سے راجکمار یدھشٹر کو اپنا یووراج قرار دیا۔ مگر دریودھن جیسے حاسد اور کینہ ور شخص کی موجودگی میں ایسا ہونا ناممکنات تھا۔ اس نے مہاراجہ دھرت راشٹر کو دھمکی دی۔ کہ یہ راجیہ اُس کا ہے۔ تاج و تخت اُس کا ہے۔ یدھشٹر کا اس پر کوئی حق نہیں۔ اگر اس کا کہا نہ مانا گیا۔ وہ اپنی جان دے دیگا مہاراجہ دھرت راشٹر دریودھن کو بہت چاہتے تھے وہ گھبرائے کہ کہیں یہ بدبخت اپنی ضد میں اپنی جان پر نہ کھیل جائے۔ لہٰذا ان کو فوراً ہی اپنا ارادہ بدل دینا پڑا۔

دریودھن بھیم سے بہت خار کھاتا تھا۔ اُس کا جی چاہتا تھا کہ جس طرح سے بھی ہو بھیم کا خاتمہ ہو جائے۔ لیکن قوت بازو سے بھیم کا کوروؤں سے زیر ہونا محالات سے تھا۔ اس لئے دریودھن ہر وقت بھیم

کی اولاد کورو کہلاتی تھی۔ اور مہاراجہ پانڈو کی پانڈو۔ مہاراجہ
دہرت راشٹر نے راجکماروں کو بغرض تعلیم راجگورو شری
درون آچاریہ جی کے حوالے کیا گیا۔ جنہوں نے تھوڑے ہی
عرصہ میں راجکماروں کو فن سپاہ گری میں طاق کر دیا۔ مہاراجہ
دھرت راشٹر کی خواہش کے مطابق شری درون آچاریہ
جی نے ایک دن شہزادوں کے امتحان کے لئے مقرر کیا۔ وقت
مقررہ پر مہاراجہ دھرت راشٹر۔ شری بھیشم پتامہ جی
شری درون آچاریہ جی۔ ودر۔ دیگر بہی خواہان سلطنت
باشندگان ہستناپور اور راجگان شہر کے باہر ایک وسیع
میدان میں جمع ہوئے۔ پہلے تو راجکمار تیر اندازی۔ نیزہ
بازی اور شمشیر زنی کے کرتب کھلاتے رہے۔ اس کے
بعد مصنوعی لڑائی شروع ہوئی

دریودھن کو پانڈو آنکھ نہ بھاتے تھے۔ ان کی
قابلیت اور شہزوری ہی اس کے حسد اور بغض کا باعث
تھی۔ بھیم سے تو وہ اس قدر جلتا تھا۔ کہ اسے دیکھنا
بھی پسند نہ کرتا تھا۔

جب بھیم اور دریودھن کا گدا یدھ شروع ہوا۔ اور
بزرگوں نے دونوں کے تیور بدلے ہوئے دیکھے۔ تو انہیں خدشہ
ہوا۔ کہ کہیں یہ مصنوعی لڑائی اصلی لڑائی میں نہ تبدیل

جی مہاراج کی پھوپھی مہارانی کنتی ہستنا پور نریش مہاراجہ
پانڈو سے بیاہی ہوئی تھی ۔
مہارانی کنتی کے علاوہ مہاراجہ پانڈو کی ایک اور رانی
بھی تھی جس کا نام مادری تھا ۔
مہاراجہ پانڈو ہستنا پور کے تخت کے حقدار نہیں تھے
بلکہ گدی کے حقدار اُن کے بڑے بھائی مہاراجہ دھرت راشٹر
تھے ۔ مگر چونکہ وہ جنم سے اندھے تھے ۔ اس لئے وہ گدی نشین
نہیں ہوئے ۔ اور مسند حکومت مہاراجہ پانڈو نے ہی سنبھالی
مہاراجہ پانڈو سیر و شکار کے بہت دلدادہ تھے ۔ اُن کا
اکثر وقت جنگلوں میں ہی گذرتا تھا ۔ یہاں تک کہ انہوں نے
وفات بھی سیر و سیاحت کے دوران میں جنگل میں ہی پائی
مہاراجہ پانڈو اپنے پیچھے پانچ لڑکے چھوڑ گئے ۔ جن میں
سے تین لڑکے یدھشٹر ارجن اور بھیم مہارانی کنتی کے بطن
سے تھے ۔ اور دو لڑکے نکل اور سہدیو مہارانی مادری
کے بطن سے تھے ۔ مہاراجہ پانڈو کے بعد کیونکہ لڑکے ابھی
کمسن تھے سلطنت کا کام مہاراجہ دھرت راشٹر کو
ہی سنبھالنا پڑا ۔
مہاراجہ دھرت راشٹر کے ایک سو لڑکے تھے جن میں
سب سے بڑا راجکمار دریودھن تھا ۔ مہاراجہ دھرت راشٹر

وہ دونو فوراً ہی چاروں شانے چت ہو کر گرے اور جان
بحق ہو گئے۔ ان کی موت سے کنس کے چھکے چھوٹ گئے۔
آنند کند بھگوان شری کرشن چندر جی اور شری بلدیو
جی کی گرفتاری کے لئے حکم دیا۔ مگر کنس کی جان بن بنی تھی
جو اس حکم کی تعمیل میں سولہ کلا سمپورن آنند کند شری کرشن
چندر جی کی طرف بڑھتا۔ اور اس حکم کی تعمیل کرتا۔ کنس
محل کے ایک مچان پر چڑھ گیا۔ شری کرشن چندر جی اور
شری بلدیو جی تعاقب میں تھے۔ اوپر پہنچ کر شری کرشن چندر
جی نے اسے گردن سے پکڑ کر ایک ایسی پٹخنی دی۔ کہ کنس چکرا
کر گرا۔ اور گرتے ہی اس کا دم نکل گیا۔

تماشائیوں کے فلک شگاف نعروں اور جے جے کاروں سے
فضا گونج اٹھی۔ شری سولہ کلا سمپورن بھگوان شری
کرشن چندر جی کے حکم سے مہاراجہ اگرسین کو شری
بسدیو جی اور شری دیوکی جی کو جیل سے نکالا گیا۔ مہاراجہ
اگرسین کو شری کرشن چندر جی کی مرضی سے بہی خواہاں سلطنت
نے اسی وقت تخت پر بٹھایا۔ مہاراجہ اگرسین جی۔ شری
بسدیو جی اور شری دیوکی جی بار بار سولہ کلا سمپورن آنند
کند بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج کو پیار سے گلے سے
لگاتے تھے۔ اور بھگوان کی اپار لیلا کے گن گاتے تھے

اٹھائے ہوئے تھا۔ جس میں کہ کنس کے قیمتی پارچا جات
تھے۔ شری کرشن چندر جی نے اُس کی گٹھڑی چھین لی
اور کپڑے اپنے ساتھیوں میں بانٹ دیئے۔
شری کرشن چندر جی جب اُس وسیع میدان میں پہنچے
جہاں کہ اُتسو کا پنڈال تھا۔ اور جہاں باقی پہلوانوں کے دنگل کا انتظام
تھا۔ اور ایک وسیع اکھاڑہ بنا ہوا تھا۔ تو کنس کے
حکم سے اُن پر ایک بدمست ہاتھی چھوڑا گیا۔ جابر کنس
کی اس کمینی حرکت سے بھگوت بھگتوں میں کھلبلی مچ گئی۔
سب دل ہی دل میں دعا کر رہے تھے کہ ہے بھگوان! ان
بچوں پر رحم کی نظر رکھیو۔ لیکن تماشائیوں کی خوشی اور
حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی۔ جب انہوں نے دیکھا کہ شری
کرشن چندر جی اور شری بلدیو جی نے آن واحد میں ہاتھی
کو مار گرایا ہے۔
گناہوں کے بند سے اور دل کے گندے تصور رہا۔
اور سب جب کنس نے اپنے دو نامی گرامی پہلوانوں کو حکم دے
رکھا تھا۔ کہ اگر یہ دونوں بالک ہاتھی سے نہ مریں۔ تو تم نے
انہیں مقابلہ کے لئے اکھاڑے میں آنے کو کہنا۔ پہلوانوں نے
ایسا ہی کیا۔ لیکن شری کرشن چندر جی اور شری بلدیو جی
کے سامنے اُن کی کیا مجال تھی۔ جو تم مقابلہ کر سکتے۔

اُس کو کال روپ میں بھگوان شری کرشن چندر جی ہی
دکھائی دیتے تھے۔ اس نے سوچا۔ جس طرح سے بھی
ہو سکے۔ اُن کو جلد مروا ڈالنا چاہیئے۔ اسی خیال کو مدِ نظر
رکھتے ہوئے اُس نے ایک اتسو کی تقریب پہ شری گوکل
جی سے سب گوالوں اور بھگوان شری کرشن چندر
جی اور شری بلدیو جی کو بلا بھیجا۔ اُن کو بلانے کے لیے
متھرا سے شری اکرور جی جو کہ کنس کے دربار میں اور
مہاراجہ اگرسین کے زمانہ میں اُن کے پردھان تھے
شاہی رتھ لے کر گوکل گئے۔ شری نند جی اور دیگر گوالوں
کو اُنہوں نے کنس کا پیغام سنایا۔ مگر اُس مجسم گناہ
کا عزم کیا تھا۔ یہ شری کرشن چندر جی کو علیحدگی میں
اُن کے کان میں بتایا۔

آنند کند بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج اور
شری بلدیو جی مع دیگر گوال بالوں کے متھرا پہنچے۔ اتسو
کی خوشی میں شہر خوب سجا ہوا تھا۔ بازار خوب آراستہ
تھے۔ اور اُن میں تماشائیوں کا خوب ہجوم تھا۔ بازار
میں چلتے چلتے سولہ کلا سمپورن آنند کند بھگوان شری
کرشن چندر جی مہاراج کو ایک جگہ شاہی دھوبی دکھائی
دیا۔ جو کہ اس وقت کپڑوں کی ایک بھاری گٹھڑی سر پہ

سب گوال بالوں میں بانٹ دی۔ کہتے ہیں، اُس دن اتنی
بارش ہوئی۔ کہ جل تھل ایک ہو گئے وہ موسلا دھار پانی برسا
کہ چاروں طرف پانی ہی پانی نظر آتا تھا۔ شری کرشن چندر
جی آنند سے بنسی بجاتے ہوئے سب کو اپنے ساتھ لے
کر گوردھن پہاڑ کی آڑ میں لے گئے۔ باوجود اتنی بارش کے
کسی کو رتی بھر بھی نقصان نہ پہنچا۔ سب نے بھگوان،
شری کرشن چندر جی کا شکریہ ادا کیا۔ اور اُن کا گُن
گاتے ہوئے اپنے گھروں کو واپس ہوئے۔

آنند کند بھگوان شری کرشن چندر جی اور بلدیو جی کی ان
کی اس چھوٹی سی عمر میں غیر معمولی ذہانت کی وجہ سے دور
دور تک شہرت ہو گئی تھی۔ ان کی قوت بازو۔ ان کے معجزوں
اور ان دھیر لیلاؤں کا ذکر جب کبھی بھی کنس سنتا۔ تو وہ
چونک اٹھتا تھا۔ کیونکہ وہ اس نتیجے پر پہنچ چکا تھا۔ کہ یہ ہونہار
لڑکے نند جی کے فرزند نہیں ہیں۔ بلکہ شری بسدیو جی اور
شری دیوکی جی کے نورِ چشم ہیں۔ اب وہ ہر وقت کسی
طرح سے ان کو اپنے جال میں پھنسانے کی کوشش میں
رہنے لگا۔ کیونکہ آکاش بانی کے الفاظ اُسے لمحہ بھر کے لئے
بھی نہ بھولتے تھے۔ اور اُسے چین نہ لینے دیتے تھے
اس کے ظلم و ستم نے اُس کو وہی بنا دیا تھا۔ ہر چہار طرف

نہیں۔

جمنا میں کھڑا ہو کر ناگ سے جنگ کرنے میں مشغول ہے
اس خبر کے سنتے ہی شری نند جی اور شری یشودھا
جی شری جمنا جی کے کنارے پہنچے۔ ہزار ہا مرد و زن ساتھ
تھے۔ لوگ روتے تھے۔ دعائیں کرتے تھے۔ منتیں مانتے تھے
اور بار بار شری کرشن چندر جی کو پکارتے تھے۔ مگر انہیں ان
کی پرواہ ہی نہ تھی۔ وہ مزے سے ناگ کو موت کے گھاٹ اتار
رہے تھے۔ جب اس کی روح قفس عنصری سے پرواز
کر گئی۔ تو آپ گیند لے کر پانی سے باہر نکلے۔ شری نند جی
اور شری یشودھا جی نے آگے بڑھ کر گلے سے لگا لیا۔

گوکل کے باشندوں کا قاعدہ تھا۔ کہ ہر سال شری جمنا جی
کے کنارے گوبردھن پہاڑی کے نزدیک اکٹھے ہو کر اندر کی پوجا
کیا کرتے تھے۔ ایک بار جب اس تقریب کو منانے کے لئے
سب شری جمنا جی کے کنارے اکٹھے ہوئے۔ تو شری کرشن
جی نے اصرار کیا۔ کہ پوجا نہ کی جائے
لوگوں نے انہیں کہا۔ کہ بارش کے خیال سے ہم اندر
کی پوجا کرتے ہیں۔
شری کرشن چندر جی نے انہیں ایسا کرنے سے روکا۔
اور سامگری جو باشندگان گوکل نے پوجا کے لئے اکٹھی کی تھی۔

چرند پرند تک وجد میں آجاتے۔

ایک دن گیند کھیلتے کھیلتے گیند شری جمنا جی میں جا پڑی
جس جگہ گیند گری تھی۔ اُس جگہ کے قریب ایک سیاہ سانپ
رہتا تھا۔ اُس کی اُس جگہ رہائش کے متعلق سب گوال
بالوں کو علم تھا۔ اِس لیئے اُسے پانی میں سے نکالنے کے لیئے
کوئی بھی آگے نہ بڑھا۔ لیکن بھگوان نے آؤ دیکھا نہ تاؤ تاک کر چھلانگ
لگائی۔ گیند کی طرف تو پھر گئے۔ پہلے سانپ کی کمین گاہ کی
طرف بڑھے۔

سانپ کئی ناکردہ گناہوں کو جو کہ بے خبری کے عالم میں
نہاتے ہوئے۔ یا دریا پار کرتے ہوئے اُس تک پہنچ گئے تھے
لقمۂ اجل بنا چکا تھا۔ آج جب اُس نے خود بخود ہی ایک
لڑکے کو اپنی طرف آتا ہوا دیکھا۔ تو کاٹنے کے خیال سے
پھنکارتا ہوا شری کرشن چندر جی کی طرف بڑھا۔ انہوں نے
اُسے آڑے ہاتھوں لیا۔ دُم سے پکڑ کر وہ جھٹکے دیئے کہ
دیکھنے والے دنگ رہ گئے۔

اب اُدھر کی سنیئے۔ ادھر تو آنند کند بھگوان شری کرشن
چندر جی اُس سیاہ سانپ کو موت کے گھاٹ اُتار رہے
تھے۔ اُدھر شری نند جی کے کسی بہی خواہ نے اُن کے گھر
پہنچ کر انہیں اِس امر کی اطلاع دی۔ کہ آج لڑکے کی خیر

جی کو بہن کے حوالے کیا۔ اور لڑکی کو لے کر متھرا میں واپس آ گئے۔

بھگوان کی قدرت ملاحظہ ہو۔ کہ جیل کی کوٹھڑی میں پہنچنے کے ساتھ ہی لڑکی نے رونا شروع کر دیا۔ اُس کے رونے سے سب پہرے دار خواب غفلت سے بیدار ہو گئے۔ ایک دم چونکے اور ہوشیار ہو گئے۔

چاروں طرف یہ خبر بجلی کی طرح پھیل گئی۔ کہ شری بسدیو جی کے ہاں آٹھواں بچہ پیدا ہوا ہے۔ کنس نے سوچا یہ بچہ نہیں میری اجل ہے۔ میرا جان لیوا ہے۔ وہ فوراً جیل کی طرف بڑھا۔ اور وہاں پہنچ کر بچے کو بہن کی گود سے چھین لیا۔ دیکھا تو لڑکا نہیں لڑکی ہے۔ اُس کے غصے کی کوئی انتہا نہ رہی۔ نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ۔ لڑکی کو جیل کے سنگین چبوترے پر پٹک دیا۔ لڑکی کی روح اُسی وقت قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ عین اُسی وقت آکاش بانی ہوئی۔ "اے کنس! جس کی خاطر تو نے اتنے معصوم بچوں کا خون کیا ہے۔ وہ پیدا ہو چکا ہے۔ اور اس وقت صحیح وسلامت تیری ہی سلطنت میں موجود ہے۔"

مارے غصے کے کنس کے منہ سے کف جاری ہو گیا۔ آنکھیں خون کبوتر کی طرح سرخ ہو گئیں۔ اُسی وقت اپنے

سائیں سائیں جنگلی جانوروں کی آوازیں۔ بادلوں کی گڑگڑاہٹ سب دل کو ہلائے دیتی تھیں۔ شری جمنا جی میں طغیانی آئی ہوئی تھی پاٹ بہ نسبت بیشتر کے ڈیوڑھا چوڑا ہو گیا تھا۔ مگر مہا ہیر شری بسدیو جی کو ان میں سے کسی ایک کی پرواہ نہ تھی ان پر صرف ایک ہی دھن سوار تھی۔ کہ جس طرح سے بھی ہو سکے۔ یہ بالک صحیح و سلامت شری گوکل جی میں شری نند جی کے ہاں پہنچ جائے۔ اور وہ قدم بڑھائے شری جمنا جی کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ ایک بار انہوں نے شری جمنا جی کی ہیبت لہروں کو دیکھا۔ اور پھر ایشور کا نام لے کر پانی میں اترے۔ دریا میں اتنا زور تھا۔ کہ پانی پاؤں اکھاڑے دیتا تھا۔ اسی تیزی کی وجہ سے کہیں اونچا تھا اور کہیں نیچا لہروں کے بیچ کبھی بلند ہو جاتا تھا۔ اور کبھی کمر تک رہ جاتا تھا ایک بار تو سر تک بلند ہوا۔ مگر آنند کند بھگوان شری کرشن چندر جی کے پاؤں جو کہ ٹوکرے سے باہر لٹک رہے تھے۔ کے ساتھ چھوتے ہی اس طرح سے اتر گیا۔ جیسے کہ کبھی طغیانی آئی ہی نہ تھی۔

شری بسدیو جی شری جمنا جی کو پار کر کے شری نند جی کے ہاں تشریف لے گئے۔ حسن اتفاق سے اس دن ان کے لڑکی پیدا ہوئی تھی۔ شری بسدیو جی نے شری کرشن چندر

شری بسدیو جی تو گوکل میں پہنچ گئے۔ ادھر متھرا میں -
شری دیوکی جی کے حمل کا اسقاط ہونا مشہور کر دیا گیا
یہ خبر سن کر کنس نے بہت پیچ و تاب کھایا۔ مگر کچھ کر نہیں
سکا۔ سوائے اس کے کہ جیل کا پہرہ اور بھی مضبوط کر دیا
ماہ بھادوں کی کرشن پکش کی اشٹمی کو جنگ مہابھارت
سے ساٹھ سال قبل بدھوار کو جبکہ شب نصف سے زیادہ
گزر چکی تھی۔ یوگیراج سولہ کلا سمپورن آنند کند بھگوان
شری کرشن چندر جی مہاراج نے جنم دھارن کیا۔
جیل کی تنگ و تاریک کوٹھڑی کے چاروں طرف سنگین
پہرہ متعین تھا۔ لیکن بھگوان کی شکل و صورت دیکھ کر شری بسدیو
جی کی شفقت پدری جوش میں آئی۔ اور انہوں نے اپنے جی کو کڑا
کر کے بچے کو اٹھایا۔ سینے سے لگایا۔ اور پھر ایک کپڑے
میں لپیٹ کر اور ایک ٹوکرے میں رکھ کر سر پر اٹھا لیا۔ اور
جیل سے باہر نکل آئے۔
بھگوان کی قدرت دیکھئے۔ کہ پہرے دار سب کے
سب سوئے ہوئے تھے۔ ماہ بھادوں کی تاریک و سیاہ
رات شب ظلمات کو مات کر رہی تھی۔ چاروں طرف تاریکی چھائی
ہوئی تھی۔
کبھی کبھی بجلی چمک کر راستہ دکھا دیتی تھی۔ درختوں کی

میں آٹھواں حمل تھا۔ لیکن ماں اور باپ آنے والی مصیبت کے
خیال سے پہلے ہی سے خون کے آنسو رو رہے تھے۔
شری بسدیو جی اب تک اپنے دھرم اور قول کی وجہ سے
خاموش تھے۔ مگر اب ان کے صبر کا پیمانہ چھلک گیا تھا
وہ سوچنے لگے۔ کہ جس طرح سے بھی ہو سکے۔ اپنی اولاد کی
حفاظت کرنی چاہیئے۔ جب انسان پر کسی کام کی دھن سوار
ہو جاتی ہے۔ تو پھر اس کا وہ کام ضرور ہو جاتا ہے۔ بہت
غور اور فکر کے بعد شری بسدیو جی کی یہ تجویز ہوئی۔ کہ اس
حمل کو روہنی کا حمل مشہور کر دیا جائے۔ کیونکہ باوجود قید
ہونے کے ہر طرح سے آزاد تھے۔ اور اُن کی پہلی بیوی روہنی
جی شری گوکل جی میں رہائش تھی۔
پھر کیا تھا۔ شری دیوکی جی کا ساتواں لڑکا پوشیدہ طور پر
شری گوکل جی میں روہنی جی کے پاس پہنچا دیا گیا۔ شری بسدیو
اور دیوکی جی کے اس سپوت کا نام بعد میں شری بلرام جی (بلدیو)
جی ہوا۔ جن کی مردانگی اور شجاعت کا یہ عالم تھا۔ کہ تواریخ
میں جہاں کہیں بھی یوگیراج سولہ کلا سمپورن آنند کند بھگوان
شری کرشن چندر جی کا نام آیا ہے۔ اُن کا نام بھی ساتھ ہے
اور جہاں کہیں بھی بھگوان شری کرشن چندر جی کی جے کا نعرہ
لگایا جاتا ہے۔ شری بلدیو جی کا نام ضرور ساتھ آتا ہے۔

جی سے ہوا ۔ جب برات کے رخصت ہونے کا وقت آیا ۔ تو کنس
بطور سارتھی کے اپنی بہن اور بہنوئی کو وداع کرنے کے لئے
اُن کا رتھ ہانکتا ہوا ساتھ چلا ۔ عین اسی وقت آکاش بانی ہوئی
کہ اے کنس آج اپنی جس بہن کو تو بڑی شان و شوکت سے
کے ساتھ رخصت کرنے کے لئے جا رہا ہے ۔ اسی کی سنتان
تیری موت کا کارن ہوگی ۔

کنس نے اسی وقت گھوڑوں کی باگیں کھینچ لیں ۔ اور
تلوار نکال لی ۔ اور دیوکی کے قتل کے لئے آمادہ ہوا ۔ لیکن جب
شری بسدیو جی نے عاجزانہ طور پر اس کی جان بخشی کے لئے منتی کرتے
اور یہ کہا ۔ کہ ہمارے ہاں جو بچہ پیدا ہوگا ۔ آپ کے حوالے کر دیا
جائے گا ۔ تو کنس کا جوش کچھ کم ہوا ۔ مگر دیوکی کے مارنے کا
ارادہ ترک کر کے بھی اس نے بہن اور بہنوئی کو چھوڑا نہیں ۔
بلکہ جیل میں ڈال دیا ۔

چھ سال تک شری بسدیو جی اور دیوکی قید کی تکلیفیں
اور اذیتیں برداشت کرتے رہے ۔ اس دوران میں ان
کے چھ لڑکے ظالم کنس نے موت کے گھاٹ اتار [illegible]
غم کا بوجھ [illegible] تھا ۔ جو [illegible] سے برداشت [illegible]
شری بسدیو جی اور دیوکی [illegible]
[illegible]

اوم

کرشن جنم

متھرا اور اُس کے نواحی علاقہ میں مہاراجہ اُگرسین کی حکومت تھی۔ اُن کا ولیعہد سلطنت راجکمار کنس بڑا ہی جابر اور تندخو تھا۔ رعیت اُس کے مظالم سے ازحد نالاں تھی۔

جوان ہونے کے ساتھ ہی کنس نے سب سے پہلا کام یہ کیا۔ کہ مہاراجہ اُگرسین کو تخت سے اُتار کر قید کر دیا۔ اور خود تخت نشین ہو بیٹھا۔ اِس سے رعایا کی مصائب میں ایک بہت بڑا اضافہ ہو گیا۔

اُنہی ایام میں کنس کی چچازاد بہن دیوکی کا بیاہ شری لبدیو